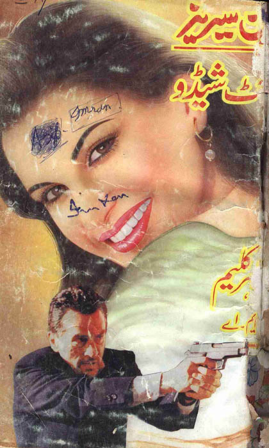
ن سیریز
ٹ شیڈو
ہر کلیم
ایم اے
Imran

# چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " وائٹ شیڈو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو مشن کی تکمیل کے لئے جن جانکاہ مراحل سے گزرنا پڑا ہے اور وائٹ شیڈو سے مقابلے میں انہیں جس طرح جان توڑ جدوجہد کرنا پڑی ہے وہ یقیناً آپ کو پسند آئے گی۔ ناول میں ایکشن بھی اپنے عروج پر نظر آتا ہے اور سسپنس بھی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار اور اعتماد پر پورا اترے گا۔ لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب روایت اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیجئے۔

چک نمبر 16/T.D.A پکی نہر ضلع بھکر سے تنویر اقبال لکھتے ہیں۔ " طویل عرصہ سے آپ کے ناولوں کا شیدائی ہوں۔ ایک خواہش ہے۔ امید ہے کہ آپ ضرور پوری کریں گے کہ عمران سیریز کے ساتھ ساتھ فریدی سیریز اور پرمود سیریز بھی لکھا کریں اور اگر تینوں ناول ایک ہی ماہ میں لکھے جانے ممکن نہ ہوں تو ہر ماہ ایک سیریز لکھا کریں۔ دوسرے ماہ دوسری اور تیسرے ماہ تیسری سیریز۔ تاکہ عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی اور پرمود کو پسند کرنے والوں کو بھی یہ ناول پڑھنے کو مل سکیں"۔

محترم تنویر اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

شکریہ۔ آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ لیکن پہلے قارئین سے پوچھنا پڑے گا کہ کیا وہ عمران کی دو ماہ تک کی برداشت بھی کر لیں گے یا نہیں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر ایک ماہ بھی عمران سیریز کسی بھی وجہ سے شائع نہ ہو سکے تو قارئین میرا اور پبلشر دونوں کا ناطقہ بند کر دیتے ہیں۔ جبکہ آپ دو ماہ کی غیر حاضری کی بات کر رہے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ضلع قصور سے نوید خالد لکھتے ہیں۔ "ہم طویل عرصہ سے آپ کے ناولوں کے شیدائی ہیں۔ خاص طور پر اسرائیل اور روحانیت کے موضوع پر لکھے گئے ناول ہمیں بے حد پسند ہیں۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ جولیا کا کردار کچھ عجیب سا لگتا ہے کیونکہ پہلے پہل تو جولیا کو عمران کے مزاج کا اچھی طرح سے علم نہ تھا اور وہ عمران کی باتوں میں آ جاتی تھیں لیکن اب تو جولیا کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ عمران کا مزاج کیا ہے۔ اب وہ کیوں عمران کی باتوں پر جذباتی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو اس کی جذباتی باتوں پر ہم بے حد بور ہو جاتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم نوید خالد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جولیا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی آپ کا واسطہ دل کے معاملات سے نہیں پڑا۔ ورنہ آپ ایسی بات نہ لکھتے۔ جولیا کو بھی سب کچھ معلوم ہے اور تنویر کو بھی۔ لیکن اس کے باوجود جولیا بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہے اور تنویر بھی۔ یہ دل کے معاملات ہی ایسے ہوتے ہیں کہ انسان سب کچھ جاننے بوجھنے کے باوجود مجبور ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جڑانوالہ سے مزمل حسین گوریجہ لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا پرانا قاری ہوں۔ آپ کے ناول واقعی تعریف کے قابل ہوتے ہیں البتہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ آپ کے ناولوں میں جولیا بعض اوقات عمران کو تعریفی نظروں سے دیکھتی ہے جبکہ جولیا ایک مسلمان عورت ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے اور ایکسٹو بھی اس معاملے میں خاموش رہتا ہے حالانکہ ایکسٹو بھی مسلمان ہے۔ اسے جولیا کو ایسا کرنے سے روکنا چاہئے۔ امید ہے آپ ضرور اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم مزمل حسین گوریجہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جولیا کے بارے میں جو بات نوٹ کی ہے اس میں آپ نے اس بات کو مدنظر نہیں رکھا کہ عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کی ایکسٹو نے تربیت اسی انداز میں کی ہے کہ ان میں کسی کے اندر سفلی سطح کے جذبات کسی بھی حالت میں نہیں ابھرتے۔ عمران سمیت سیکرٹ سروس کا ہر ممبر جس میں جولیا اور صالحہ بھی شامل ہیں انتہائی ٹھوس کردار کی حامل ہیں۔ اس لئے بعض اوقات جولیا کا عمران کو تعریفی نظروں سے دیکھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا جو آپ نے لیا ہے اور نہ ہی جولیا کی کسی بات یا کسی فعل سے ایسے کسی سطحی جذبات کا اشارہ سامنے آیا ہے۔ یہ تعریف عمران کے کردار،

صلاحیتوں اور کارکردگی کی نسبت سے ہوتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر ڈاکٹر خالد فاروق لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا میں دیوانہ ہوں اور طویل عرصے سے ناول زیر مطالعہ ہیں البتہ کچھ عرصہ سے میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کے ناولوں میں پہلے جیسا ایکشن، سسپنس اور کہانی نظر نہیں آتی۔ شاید آپ نے اب دوسروں سے ناول لکھوانے شروع کر دیتے ہیں۔ ایک بات اور بھی محل نظر ہے کہ عمران کی تعلیم تو سب کے سامنے ہے لیکن ایکسٹو نے آج تک کسی کو اپنی تعلیم کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس لئے ایکسٹو کی جو بھی تعلیم ہو وہ ضرور سامنے لائی جائے۔ امید ہے آپ ضرور میری بات پر توجہ دیں گے"۔

محترم ڈاکٹر خالد فاروق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ناول دوسروں سے لکھوانے کا تعلق ہے تو محترم۔ ایسا تو سوچنا ہی محال ہے کیونکہ ہر لکھنے والے کا اپنا مخصوص انداز ہوتا ہے اور قارئین چند سطریں پڑھ کر ہی محسوس کر لیتے ہیں کہ یہ ناول کس کا لکھا ہوا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی ناول کسی بھی وجہ سے آپ کو پسند نہ آیا ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ ناول کسی اور کا لکھا ہوا ہے۔ جہاں تک ایکسٹو کی تعلیم کا تعلق ہے تو ایکسٹو جس انداز میں کام کرتا ہے اسے اپنی تعلیم کے بارے میں کسی کو آگاہ کرنے کی کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ اس لئے اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ عمران کی طرح اپنی تعلیم کی نمائش کرتا رہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر ج۔ب /32 امین پور بنگلہ ضلع فیصل آباد سے اکرم بہار لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں اور آپ میرے آئیڈیل ہیں اور میں گذشتہ بارہ سالوں یا اس بھی زیادہ طویل عرصے سے آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھتا آ رہا ہوں۔ ہمارے گاؤں میں تقریباً بارہ لڑکوں کا ایک گروپ ہے جو آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور آپ کے ناول ہمیں طویل فاصلہ طے کر کے فیصل آباد سے لے آنے پڑتے ہیں۔ ایک خواہش ہے کہ آپ کسی ناول میں نعمانی کی صلاحیتیں اجاگر کریں۔ ایسی صلاحیتیں کہ عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اس سے متاثر ہو جائیں۔ میں پنجابی زبان کا شاعر ہوں۔ ایک پنجابی غزل بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے پسند آئے گی"۔

محترم اکرم بہار صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ناول کے حصول کے لئے جو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس پر میں معذرت خواہ ہوں۔ آپ ادارے کے مینجر صاحب کے نام جوابی خط لکھ کر ان سے معلومات حاصل کر لیں کہ وہ کسی طرح نیا ناول براہ راست آپ کو آپ کے پتے پر بذریعہ ڈاک ارسال کر سکتے ہیں۔ جہاں تک نعمانی کی صلاحیتوں کا تعلق ہے تو انشاء اللہ جلد ہی آپ کی فرمائش پوری کر دی جائے گی۔ آپ کی شاعری واقعی اس قابل ہے کہ دیگر قارئین کو بھی اس کے مطالعہ میں

شامل کیا جائے لیکن محدود صفحات کی وجہ سے صرف ایک شعر درج کر رہا ہوں۔ مشتے از خروارے کے مصداق اس شعر سے بھی آپ کی شاعری کا مکمل احاطہ کیا جا سکتا ہے۔

سارے لوکی کملے دسن تے سب یار سودائی
اینویں پارہ چڑھیا رہندا خورے کہڑی گلوں

امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اجازت لینے سے پہلے میں ان قارئین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے بیٹے فیصل جان کی وفات پر تعزیت کے خطوط لکھے اور مجھے دعاؤں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر دے گا۔

ضلع حافظ آباد سے عمر رزاق، رحیم یار خان سے محمد حسان، ٹنڈو آدم سے ملک ذوالفقار علی، اختر آباد (بھاگل) لیہ سے غلام محی الدین، شہر کا نام لکھے بغیر ڈاکٹر خالد فاروق، طلحہ بن خالد (ٹیپو سلطان) موضع بدھوآنہ ضلع جھنگ سے کامران احمد جابر۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے موجود آدمی کو اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے اس نے آج سے پہلے کبھی کسی آدمی کو نہ دیکھا ہو اور سامنے کھڑا ہوا آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے دیکھ کر تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے علی عمران۔ میں بھوت نہیں ہوں واقعی فلیک ہوں"...... سامنے کھڑے آدمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فلیک یا فلوک"...... عمران نے پہلے کی طرح آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت رائل ہوٹل کے برآمدے میں موجود تھے۔ عمران دوپہر کا کھانا کھانے رائل ہوٹل آیا تھا لیکن جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچا اسی وقت ہوٹل کا مین گیٹ کھلا اور ایک غیر ملکی باہر آیا۔ اس وقت عمران برآمدے تک پہنچ گیا تھا اور پھر جیسے ہی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا عمران کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی

چلی گئیں جبکہ اس غیر ملکی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" اچھا۔ اب تمہیں میرا نام بھی بھول گیا ہے۔ تمہاری یادداشت اتنی تو خراب نہیں ہونی چاہئے "...... اس غیر ملکی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ ہمارے ہاں فلوک اسے کہتے ہیں جو خیال ہو۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم واقعی فلیک ہو یا فلوک مین ہو۔ مطلب ہے خیالی آدمی"...... عمران نے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" تم اچھی طرح دیکھ لو۔ میں واقعی فلیک ہوں اور یہ بھی سن لو کہ میں ایک گھنٹہ پہلے یہاں پہنچا ہوں اور اب تمہارے فلیٹ پر جانے کے لئے یہاں سے نکل رہا تھا کہ تم جن کی طرح سامنے پہنچ گئے "۔ فلیک نے کہا۔

" ارے ۔ اب تو میں نے ہاتھ ملا کر دیکھ لیا ہے ۔ تمہارے ہاتھ ویسے ہی گرم ہیں جیسے کہ پہلے کبھی تھے۔ جب لوگ کہتے تھے کہ آتش جوان تھا اور ایکریمیا کی آدھی عورتیں تمہارے پیچھے کنیزوں کی طرح چلا کرتی تھیں"...... عمران نے کہا تو فلیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" آؤ ۔ اب اندر بیٹھتے ہیں"...... فلیک نے گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے اور ایک طرف خالی میز کی طرف بڑھ گئے۔



" جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے ایکریمیا کی سپیشل ایجنسی چھوڑ دی تھی اور پھر تم یکلخت غائب ہو گئے تھے اور میں سمجھا کہ کوہ قاف کی پریاں تمہیں اڑا کر لے گئی ہوں گی لیکن مجھے چونکہ دیوؤں سے بڑا ڈر لگتا ہے اس لئے میں باوجود خواہش کے کوہ قاف نہ جا سکا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارہ کر کے بلایا اور اسے ہاٹ کافی کا آرڈر دے دیا۔

" سپیشل ایجنسی کے چیف سے میرا جھگڑا ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے ایجنسی چھوڑ دی اور پھر میں یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک سلاکیہ چلا گیا۔ وہاں میں نے سلاکیہ کی ایک سرکاری ایجنسی کو جائن کر لیا"...... فلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا سلاکیہ میں سرکاری ایجنٹ کو قید خانے میں بند کیا جاتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فلیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ بات نہیں ہے۔ وہاں سے فرصت ہی نہیں ملی تھی کہیں آنے جانے کی۔ لیکن اب میں نے وہ ایجنسی چھوڑ دی ہے اور اب میں نے سلاکیہ میں اپنی ایک پرائیویٹ تنظیم بنا لی ہے جس کا نام فلیک ایجنسی ہے اور اسی سلسلے میں مجھے پاکیشیا آنا پڑا ہے"...... فلیک نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے ہاٹ کافی میز پر سرو کر دی تو عمران نے کافی کی پیالیاں تیار کیں اور ایک پیالی فلیک کے سامنے رکھ دی۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم شراب کے علاوہ اور کچھ نہیں پیا کرتے

لیکن یہاں تمہیں بہرحال اس کافی کی کڑواہٹ پر ہی گزارہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو فلیک بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارے ہاتھوں سے تو زہر بھی پی سکتا ہوں۔ یہ تو پھر کافی ہے"...... فلیک نے کہا۔

" ابھی تک وہ پرانے رٹے رٹائے فقرے یاد ہیں تمہیں جو تم ان لڑکیوں کے سامنے بولا کرتے تھے"...... عمران نے جواب دیا تو فلیک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" عمران۔ میری ایجنسی کو یہاں پاکیشیا میں ایک کام ملا ہے اور اسی سلسلے میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے"...... فلیک نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اگر مجھے اغوا کرنے کا کام ہے تو میں حاضر ہوں"...... عمران نے کہا تو فلیک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اگر یہ کام ہوتا تو میں پہلے ہی معذرت کر لیتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ کام ناممکن ہے"...... فلیک نے کہا۔

" ارے نہیں۔ کئی بار مجھے اغوا کیا گیا لیکن پھر اس لئے چھوڑ دیا گیا کہ اغوا کرنے والوں کی پسند کے معیار پر میں پورا نہیں اترا"۔ عمران نے کہا تو فلیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بہرحال کام معمولی سا ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا میں تمہاری مرضی کے بغیر معمولی سا کام بھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ کام صرف اتنا ہے کہ سلاکیہ میں ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دن ڈاکٹر



سجاد وہاں کی ایک لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ وہ اس لیبارٹری سے فرار ہو کر پاکیشیا آگیا ہے اور اپنے ساتھ اس لیبارٹری میں مکمل ہونے والے ایک سائنسی فارمولے کی کاپی بھی لے آیا ہے۔ یہ فارمولا دفاعی نہیں ہے بلکہ یہ فارمولا زمین کی تہوں میں موجود تیل کی تلاش کے ایک جدید ترین آلے کا ہے۔ ایسا آلہ جو اس کام میں بے شمار رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ سلاکیہ اس آلے کو اس وقت اوپن کرنا چاہتا ہے جب یہ مکمل ہو جائے اور اس آلے کی فروخت سے اپنے ملک کے لئے بھاری زرمبادلہ کمانا چاہتا ہے لیکن ڈاکٹر سجاد نے اگر یہ فارمولا کسی اور ملک کو فروخت کر دیا اور انہوں نے آلہ بنا کر اسے پہلے اوپن کر دیا تو سلاکیہ کا تمام منصوبہ ختم ہو جائے گا"۔ فلیک نے کہا۔

" کیا یہ فارمولا ڈاکٹر سجاد کی ریسرچ پر مبنی ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ وہ سلاکیہ کے ایک یہودی سائنس دان ڈاکٹر رونالڈ کی ریسرچ پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر سجاد اس لیبارٹری میں طویل عرصہ سے کام کرتا تھا جہاں یہ فارمولا مکمل ہونے کے لئے بھجوایا تھا اور ڈاکٹر سجاد اسے لے اڑا"...... فلیک نے جواب دیا۔

" یہ کیسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سجاد جاتے ہوئے اپنے ساتھ فارمولے کی کاپی لے گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہاں ایسے شواہد ملے ہوں گے۔ مجھے تفصیل کا تو علم نہیں

ہے"....... فلیک نے جواب دیا۔

" لیکن اس کے لئے سلاکیہ حکومت نے اپنی سرکاری ایجنسی کی بجائے تمہاری پرائیویٹ تنظیم کو کام کیوں دیا ہے اور ویسے بھی وہ حکومت پاکیشیا سے سرکاری سطح پر بات کرتے تو یہ کاپی واپس لے سکتے تھے"....... عمران نے کہا۔

" حکومت سلاکیہ اسے اوپن نہیں کرنا چاہتی ورنہ وہاں موجود ایکریمین اور دیگر ممالک کے ایجنٹ اس کے پیچھے لگ جاتے ۔ دوسری بات یہ کہ انہیں یہ معلوم ہے کہ ان کی سرکاری ایجنسی یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کامیاب نہیں ہو سکتی۔ میرے بارے میں ان کے پاس اطلاعات موجود تھیں کہ میں تمہارا دوست ہوں اس لئے انہوں نے مجھے بلا کر مجھ سے بات کی اور جب مجھے یقین ہو گیا کہ فارمولا واقعی سلاکیہ کا ہے اور ڈاکٹر سجاد نے اسے چوری کیا ہے تو میں نے مشن مکمل کرنے کی حامی بھر لی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کو کرنے دیتے ہو"....... فلیک نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم یہاں کس کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" میں دوسری منزل کے کمرہ نمبر دو سو آٹھ میں ہوں۔ فلیک کے نام سے "....... فلیک نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ پھر تم آرام کرو۔ تم طویل سفر کر کے آئے ہو۔ میں پہلے اس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں پھر تمہیں یہاں کی سیر کراؤں گا"....... عمران نے کہا۔

" بے حد شکریہ عمران۔ یہ تمہارا مجھ پر احسان ہو گا کیونکہ ان دنوں میرے مالی حالات خاصے کمزور ہیں جبکہ اس مشن کے مکمل ہونے سے میں بہت سیٹ ہو جاؤں گا"....... فلیک نے کہا۔

" ارے ۔ تم ایک فارمولے کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہیں دس فارمولے لا دوں گا۔ بے فکر رہو"....... عمران نے کہا تو فلیک بے اختیار ہنس پڑا اور پھر فلیک اس سے مصافحہ کر کے لفٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے ویٹر کو بل ادا کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ہوٹل سے باہر آ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ دوپہر کا کھانا تم کھا چکے ہو یا نہیں"....... عمران نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔

" ابھی تو نہیں کھایا۔ کیوں"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" سلیمان ان دنوں چھٹی پر ہے اور میں دوپہر کا کھانا کھانے رائل ہوٹل گیا تو وہاں ایک پرانا دوست مل گیا۔ اب تمہیں معلوم ہے کہ چیل کے گھونسلے میں کتنا گوشت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مجبوراً اسے ہاٹ

"کافی پلا کر مجھے واپس آنا پڑا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ کھانا میں اتنا تیار کر لیتا ہوں دوپہر کے لئے بھی اور رات کے لئے بھی اس لئے آپ کو مل جائے گا"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"....... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی ہونے کے باوجود اگر تم نادان ہو تو پھر بے چارے تم سے کم درجے کی ڈگریاں رکھنے والے کیا ہوں گے"....... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سائنس دان"....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ سائنس دان جاہل ہوتے ہیں"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شاید فرصت میں تھے۔

"میں نے تو قافیہ ملایا ہے جناب۔ نادان اور سائنس دان۔ ویسے نادان کا مطلب ہے کچھ نہ جاننے والا اور سائنس دان کا مطلب ہوتا



ہے سائنس کو سمجھنے والا اور سائنس ایسا علم ہے جو سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا۔ نادان تو چلو عظیم ہوئے کہ اپنے آپ کو کھلے عام نادان کہہ لیتے ہیں جبکہ سائنس دانوں کو اب کیا کہوں۔ آپ بہرحال نادان نہیں ہیں"....... عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"سمجھنے کا دعویٰ تو سائنس دان بھی نہیں کر سکتے کیونکہ واقعی سائنس ایسا علم ہے کہ جس کو مکمل طور پر سمجھنے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بہرحال نادان تو وہ نہیں ہوتے۔ کچھ نہ کچھ تو جانتے ہیں"....... سرداور نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہ کچھ کے درمیان نا آتا ہے جبکہ نادان کے آغاز میں بھی نا آتا ہے۔ بات بہرحال ایک ہی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ چلو میں نے مان لیا کہ سائنس دان نادان ہوتے ہیں لیکن پھر تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے"....... سرداور نے کہا۔

"تاکہ آپ کا بھرم رہ جائے"....... عمران نے بے ساختہ کہا تو سرداور اس بار کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے۔ بہرحال اب میں نے کافی پینی ہے اس لئے اب بتا دو کہ فون کیوں کیا ہے"....... سرداور نے کہا۔

"سلاکیہ کے کسی لیبارٹری میں ایک ایسے آلے پر کام ہو رہا تھا جس سے زیر زمین تیل کو تلاش کرنے میں بے شمار رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں۔ اس طرح یہ آلہ جدید انداز میں خاصا کامیاب بزنس دے

سکتا ہے اور یہ فارمولا سلاکیہ کے کسی سائنس دان ڈاکٹر رونالڈ کی ریسرچ پر مبنی ہے۔ اس لیبارٹری میں پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر سجاد بھی کام کرتا تھا۔ ڈاکٹر سجاد وہاں سے فرار ہو کر پاکیشیا آگیا ہے اور اس فارمولے کی کاپی بھی ساتھ لے آیا ہے جبکہ سلاکیہ کی ایک ایجنسی میں کام کرنے والا میرا پرانا دوست ہے۔ وہ میرے پاس آیا ہے تاکہ میں چوری ہونے والے مال کو برآمد کر سکوں اور اسے واپس دے دوں"...... عمران نے کہا۔

" یہ فارمولا دفاعی تو نہیں ہے۔ پھر اس ڈاکٹر سجاد نے اسے کیوں چوری کیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس فارمولے کی فروخت سے کافی دولت کمائی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو واقعی یہ چوری ہے ۔ لیکن میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں"...... سرداور نے کہا۔

" کیا آپ ڈاکٹر رونالڈ سے واقف ہیں"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ مجھے یاد تو نہیں آرہا لیکن سلاکیہ کے چند بڑے بڑے سائنس دان میرے دوست ہیں ۔ ان سے معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"...... سرداور نے کہا۔

" پہلی بات تو یہ کہ کیا واقعی یہ فارمولا چرایا گیا ہے ۔ دوسری بات یہ کہ کیا یہ واقعی ڈاکٹر رونالڈ کی ریسرچ ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکٹر سجاد کی ہی ریسرچ ہو اور مجھے چکر دے کر اسے واپس حاصل کیا



جا رہا ہو اور تیسری بات یہ کہ یہاں ڈاکٹر سجاد سے لازماً کوئی نہ کوئی سائنس دان واقف ہو گا۔ اسے بہرحال تلاش کرنا ہی پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ کچھ معلوم ہو جائے ۔ تم مجھے ایک گھنٹے بعد فون کر لینا"...... سرداور نے کہا۔

" اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے فلیک سے ہونے والی ملاقات اور اس سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" ویسے یہ آلہ پاکیشیا کے بھی تو کام آسکتا ہے۔ یہاں بھی تو تیل کی تلاش کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ یہ اصول کے خلاف ہے۔ جب یہ آلہ بن جائے گا تو سلاکیہ ظاہر ہے اسے فروخت کرے گا اور ہمارے ملک میں بہرحال تیل کی تلاش بڑی کمپنیاں کرتی ہیں۔ حکومت اپنے طور پر نہیں کرتی اس لئے وہ کمپنیاں خود ہی اپنی سہولت کے لئے یہ آلہ خرید لیں گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اب تم کھانا لگاؤ۔ میرے پیٹ میں چوہے چھوڑ ٹائیگر دوڑنے

لگ گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ڈائننگ ہال میں آجائیں"....... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے کے بعد دونوں واپس آپریشن روم میں آکر بیٹھ گئے۔

" عمران صاحب۔ ڈاکٹر سجاد کو کیسے تلاش کیا جائے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" دیکھو۔ پہلے کنفرمیشن ہو جائے پھر کچھ سوچیں گے"....... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے سرداور کو دوبارہ فون کیا۔

" عمران۔ میں نے سلاکیہ سے معلوم کر لیا ہے۔ یہ فارمولا واقعی ڈاکٹر رونالڈ کی ایجاد ہے اور ڈاکٹر رونالڈ بھی اسی لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں جہاں ڈاکٹر سجاد کام کرتا تھا۔ میری ڈاکٹر رونالڈ سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھ سے بھی درخواست کی ہے کہ اس فارمولے کی کاپی کو واپس دلانے میں ان کی مدد کی جائے کیونکہ اس فارمولے کی وجہ سے ڈاکٹر رونالڈ کا خیال ہے کہ انہیں اتنی رائلٹی مل جائے گی اور ان کی باقی زندگی آرام سے گزر جائے گی۔ جہاں تک ڈاکٹر سجاد کا تعلق ہے تو میں نے یہاں چند سائنس دانوں سے معلوم کیا ہے جن کا تعلق سلاکیہ سے رہا ہے۔ ریڈ لیبارٹری میں کام کرنے والے ڈاکٹر سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ دو روز پہلے ان کی ملاقات ڈاکٹر سجاد سے ہوئی تھی۔ ڈاکٹر سجاد نے انہیں بتایا کہ وہ اب مستقل یہیں پاکیشیا میں شفٹ ہو گیا ہے اور وہ خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں



رہائش پذیر ہے"....... سرداور نے کہا۔

" ارے۔ آپ نے تو سارا کیس ہی مکمل کر لیا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے چیف سے چیک لینے کا میرا اسکوپ ختم کر دیا ہے ورنہ میں چیف کو چکر دے کر اس سے کچھ نہ کچھ حاصل کر ہی لیتا"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" چیف کا نمبر مجھے معلوم نہیں ہے ورنہ میں اسے ہوشیار کر دیتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اب اسے چکر دے ہی دینا ہے"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے۔ تو پھر آپ چیف کو نہیں جانتے۔ اگر نوبل پرائز دینے والے کنجوسی پر بھی نوبل پرائز دیا کرتے تو ہر سال کا نوبل پرائز چیف کو ہی ملتا"....... عمران نے کہا۔

" اس کے باوجود تم ان سے چیک حاصل کر لیتے ہو"۔ سرداور نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب کیا کروں آخر نادان ہوں۔ سائنس دان کا ہم قافیہ۔ اللہ حافظ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس۔ انکوائری پلیز"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں نصب فون کا نمبر معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں سر۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"تھینک یو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کر دیا جو انکوائری آپریٹر نے بتایا تھا۔

"جی صاحب"...... ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

"میرا نام ڈاکٹر سلطان ہے۔ ڈاکٹر سجاد صاحب نے مجھے یہ نمبر دیا تھا۔ کیا ان سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں جناب۔ البتہ ایک گھنٹے بعد وہ آئیں گے۔ آپ ایک گھنٹے بعد فون کر لیں یا کوئی پیغام ہو تو مجھے بتا دیں"...... ملازم نے کہا۔

"وہ کہاں گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی وہ مجھے یہ کہہ کر گئے ہیں کہ وہ دو گھنٹے بعد آ جائیں گے اور انہیں گئے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے"...... ملازم نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کر لوں گا"...... عمران



نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سرداو، کو درست بتایا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو اب کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا کرنا ہے۔ ڈاکٹر سجاد سے فارمولے کی کاپی لے کر فلیک کو دے دوں گا اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا ڈاکٹر سجاد کاپی دے دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جوزف اور جوانا کو ساتھ لے جانا پڑے گا۔ پھر ایک چھوڑ دس کاپیاں مل جائیں گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات سے متفق ہو۔

"عمران صاحب۔ یہ ڈاکٹر سجاد جس طرح کھلے عام یہاں رہ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہے کہ سلاکیہ والے اسے تلاش کرنے یہاں بھی آ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سائنس دان ہے اور میں نے سرداور کو بھی بتایا تھا کہ سائنس دان اور نادان ہم قافیہ ہیں۔ وہ سلاکیہ سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا اور بس"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے اگر آپ درمیان میں نہ آتے تو فلیک کے لئے اسے ٹریس

کرنا مشکل ہو جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ فلیک بے حد تیز آدمی ہے۔ وہ لازماً سراغ لگا لیتا"۔ عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹہ انہوں نے ادھر ادھر کی گپ شپ میں گزارا اور پھر عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں ڈاکٹر سجاد سے کاپی لے لوں تاکہ فلیک کے سامنے بھرم رہ جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ملازم باہر آگیا۔

" کیا ڈاکٹر سجاد صاحب واپس آگئے ہیں۔ میرا نام ڈاکٹر سلطان ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں جناب۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں"...... ملازم نے کہا اور واپس مڑ کر اندر چلا گیا جبکہ عمران جا کر کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور عمران کار اندر پورچ میں لے گیا جہاں پہلے ہی ایک کار موجود تھی۔ عمران کار سے نیچے اترا تو ملازم پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

" آئیے"...... ملازم نے کہا اور پھر وہ اسے برآمدے کے کونے میں موجود ایک درمیانے درجے کے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔

" تشریف رکھیں۔ میں صاحب کو اطلاع دیتا ہوں"...... ملازم



نے کہا تو عمران سر ہلاتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی پردہ ہٹا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی نظر کی عینک تھی۔ وہ آدھے سر سے گنجا تھا۔

" اوہ۔ آپ کون ہیں۔ مجھے تو بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر سلطان آئے ہیں"...... آنے والے نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق سپیشل سروسز سے ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" سپیشل سروسز۔ کیا مطلب۔ میرا سپیشل سروسز سے کیا تعلق"...... آنے والے نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ کا نام ڈاکٹر سجاد ہے"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ مگر"...... ڈاکٹر سجاد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تشریف رکھیں اور اطمینان سے میری بات سن لیں ورنہ آپ کسی بڑی مشکل میں پھنس سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سجاد سامنے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ عمران دوبارہ اسی صوفے پر بیٹھ گیا۔

" ڈاکٹر سجاد۔ آپ سلاکیہ کی لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہیں اور ڈاکٹر رونالڈ کے تیل تلاش کرنے والے جدید آلے کے فارمولے کی کاپی چرا کر آپ وہاں سے فرار ہو کر یہاں آئے ہیں۔ حکومت سلاکیہ اور حکومت پاکیشیا میں ایسا معاہدہ موجود ہے کہ ایسے افراد کو گرفتار کر کے ان کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حکومت سلاکیہ نے حکومت پاکیشیا سے درخواست کی اور پھر یہ کیس سپیشل سروسز کو

دے دیا گیا جس کے نتیجے میں آپ کو ٹریس کیا گیا اور اب میں یہاں موجود ہوں۔ اب ایک صورت تو یہ ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے حکومت سلاکیہ کے حوالے کر دیا جائے جہاں یقیناً آپ کو بھیانک سزا بھی دی جا سکتی ہے لیکن آپ سائنس دان ہیں اور پاکیشیائی نژاد ہیں اور میں ذاتی طور پر سائنس دانوں کی بڑی عزت کرتا ہوں اس لئے دوسری صورت یہ ہے کہ آپ یہ کاپی میرے حوالے کر دیں۔ حکومت اسے واپس سلاکیہ حکومت کو بھجوا دے گی اور آپ کے بارے میں کہہ دیا جائے گا کہ آپ نے معافی مانگ لی ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے کوئی فارمولا یا اس کی کاپی نہیں چرائی"....... ڈاکٹر سجاد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر سجاد۔ آپ سائنس دان ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ سپیشل سروسز کس انداز میں کام کرتی ہے۔ آپ کو میں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا اور آپ پر تھرڈ ڈگری استعمال ہوئی تو پھر کاپی بھی سامنے آ جائے گی اور آپ کی باقی زندگی بھی جیل کی کوٹھڑی میں گزر جائے گی کیونکہ پاکیشیا حکومت کا قانون ایسا ہی ہے۔ اب فیصلہ آپ کر لیں"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" لیکن اس فارمولے سے پاکیشیا کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔ ڈاکٹر سجاد نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" حکومت سلاکیہ سے حکومت پاکیشیا کی بات ہو چکی ہے۔ جب



وہ آلہ تیار کر لیں گے تو ایک آلہ تحفے کے طور پر حکومت پاکیشیا کو دے دیں گے اس لئے جو فائدہ آپ سوچ رہے ہیں وہ ویسے ہی پاکیشیا کو دستیاب ہو جائے گا۔ البتہ آپ کی زندگی ختم ہو جائے گی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس بات کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ کا تعلق سپیشل سروسز سے ہے"....... ڈاکٹر سجاد نے کہا۔

" آپ میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلیں۔ ثبوت آپ کو مل جائے گا لیکن پھر کوئی رعایت نہیں ہو گی"....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ مگر"....... ڈاکٹر سجاد نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر سجاد۔ آپ کی ڈاکٹر سلطان سے ملاقات ہوئی ہے اور ڈاکٹر سلطان سرکاری لیبارٹری میں سائنس دان ہیں اور اس وقت تمام سرکاری لیبارٹریوں کی مینجمنٹ کے انچارج ڈاکٹر سرداور ہیں۔ کیا آپ سرداور کو جانتے ہیں"....... عمران نے اسے الجھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

" سرداور ۔ ہاں وہ میرے استاد رہے ہیں۔ مگر آپ ان کا حوالہ کیوں دے رہے ہیں"....... ڈاکٹر سجاد نے کہا۔

" اگر سرداور آپ کو فون پر کہہ دیں کہ تو کیا آپ وہ کاپی مجھے دے دیں گے"....... عمران نے کہا۔

" جب میرے پاس کوئی کاپی ہو گی تو میں دوں گا"....... ڈاکٹر سجاد نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے۔ اب مزید بات چیت کا معاملہ ختم۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ آپ اپنی زندگی بچالیں کیونکہ بہرحال آپ سائنس دان ہیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اب باقاعدہ سپیشل سروسز پولیس آپ کو ہیڈ کوارٹر لے جائے گی۔ اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ڈاکٹر سجاد بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور حیرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ شاید عمران کے اس طرح دھمکیاں دینے اور پھر اچانک خاموشی سے واپس جانے پر وہ حیرت کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر الجھ بھی گیا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر جا گرا اور پھر پلٹ کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر سجاد ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا اور عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ملازم اسے کچن میں مل گیا۔ اس نے اسے بے ہوش کیا اور پھر اس نے اس پوری کوٹھی کی باقاعدہ تلاشی لی لیکن سوائے ڈاکٹر سجاد اور اس کے ملازم کے اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے اب خود ہی کوٹھی کی تلاشی لینا شروع کر دی تاکہ وہ اس کاپی کو پہلے حاصل کر لے۔ وہ ایسی تمام جگہیں چیک کر رہا تھا جہاں ڈاکٹر سجاد کاپی رکھ سکتا تھا لیکن جب اسے کاپی نہ ملی تو عمران واپس ڈرائینگ روم میں آیا اور اس نے ڈاکٹر سجاد کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور باہر لا کر اسے اپنی کار کی عقبی سیٹ پر ڈال کر دروازہ بند کیا اور پھر خود ہی آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک کھولا



اور واپس مڑ کر وہ کار کو بیک کر کے پورچ سے باہر لے آیا اور پھر اسے پھاٹک سے باہر لا کر روکا اور پھر نیچے اتر کر اس نے پھاٹک بند کیا اور خود چھوٹے پھاٹک سے باہر نکل کر کار میں بیٹھا اور پھر اس کی کار تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے جوزف کو ڈاکٹر سجاد کو کار سے نکال کر بلیک روم میں پہنچانے اور راڈز میں جکڑنے کی ہدایت کی اور وہ خود اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ رانا ہاؤس سے۔ ڈاکٹر سجاد کو میں اس کی رہائش گاہ سے لے آیا ہوں۔ البتہ وہاں اس کا ملازم بے ہوش پڑا ہے۔ اگر اسے جلدی ہوش آگیا تو وہ لازماً پولیس وغیرہ کو اطلاع دے گا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر سجاد سے وہ کاپی حاصل کر کے اسے واپس پہنچا دوں۔ تم کسی ممبر کو وہاں بھجوا دو تاکہ وہ اس ملازم کا خیال رکھے۔ جب میں ڈاکٹر سجاد کو واپس پہنچاؤں گا تو پھر اسے بھی وہاں سے فارغ کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو اسے رانا ہاؤس لے جانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہیں اس سے معلوم کر لینا تھا"...... طاہر نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"وہ مجھے ذہین اور باصلاحیت سائنس دان لگتا ہے۔ وہاں مجھے اس پر تشدد کرنا پڑتا جبکہ یہاں اسے جوانا اور جوزف کو دیکھ کر عقل آ جائے گی اس لئے میں اسے یہاں لے آیا ہوں" ...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں۔ خیابان کالونی کوٹھی نمبر بارہ اے۔ یہی ہے ناں اس کی رہائش گاہ" ...... طاہر نے کہا۔

"ہاں" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بلیک روم میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ڈاکٹر سجاد موجود تھا جبکہ جوزف اور جوانا بھی وہیں موجود تھے۔

"یہ کون ہے ماسٹر۔ بڑا معصوم سا آدمی نظر آ رہا ہے" ...... جوانا نے کہا۔

"یہ سائنس دان ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جوزف۔ اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر الماری سے خاردار کوڑا نکال کر اس کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ تم نے میرے حکم پر کوڑا چٹخانا ضرور ہے لیکن اسے مارنا نہیں ورنہ یہ ایک ہی کوڑے میں ہلاک ہو جائے گا" ...... عمران نے کہا۔

"یس باس" ...... جوزف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر سجاد کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب



اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے ہٹ گیا اور اس نے دیوار میں موجود الماری کھول کر اس میں سے خاردار کوڑا نکالا اور ڈاکٹر سجاد کے سامنے اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے عمران کے حکم پر وہ اس پر کوڑے برسانا شروع کر دے گا جبکہ جوانا عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کسی دیو کی طرح دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔

"ڈاکٹر سجاد نے آنکھیں کھولیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس کے منہ سے چیخ سی نکل گئی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اسی لمحے جوزف نے کوڑے کو فضا میں چٹخایا تو ڈاکٹر سجاد کے منہ سے بے اختیار اس انداز میں چیخ نکلی جیسے جوزف نے کوڑا اس کے جسم پر مار دیا ہو۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں خوف سے پھٹ گئی تھیں۔ وہ واقعی اس ماحول کو دیکھ کر بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"میں نے تو شرافت سے کام لینے کی کوشش کی تھی ڈاکٹر سجاد لیکن تم نے خود ہی اپنے آپ کو عذاب میں ڈالا ہے" ...... عمران نے اچانک سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ مم۔ مم۔ مگر۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے" ...... ڈاکٹر سجاد نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اب بھی وقت ہے وہ کاپی دے کر اپنی جان بچا لو ورنہ یہ دونوں

تمہیں نہ مرنے دیں گے اور نہ جینے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پپ ۔ پپ ۔ پلیز ۔ پلیز مجھے کچھ نہ کہو ۔ وہ ۔ وہ کاپی لے لو ۔ پپ پپ ۔ پلیز"...... ڈاکٹر سجاد کی حالت واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔

"کہاں ہے کاپی ۔ بولو"...... عمران نے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میری رہائش گاہ میں"...... ڈاکٹر سجاد نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ ورنہ"...... عمران کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا۔

"میرے بیڈ روم میں ایک بچے کی بڑی سی تصویر لگی ہوئی ہے۔ اس تصویر کے پیچھے خفیہ سیف ہے جو اس کیل کو دبانے سے جس سے تصویر لٹکی ہوئی ہے سامنے آتا ہے۔ یہ نمبروں والا سیف ہے۔ فارمولے کی کاپی اس سیف میں ہے"...... ڈاکٹر سجاد نے کہا۔

"سیف کے نمبرز کیا ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سجاد نے نمبر بتا دیئے۔

"اس کا خیال رکھنا۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ بلیک روم سے باہر آیا اور پھر فون والے کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا



کیونکہ وہ صرف ایک لفظ سننے سے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا نعمانی ہے۔

"تین بار یس کہنا پڑتا ہے نعمانی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ ۔ میں ابھی یہاں پہنچا ہوں تو گھنٹی بج رہی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں۔ چیف نے تو کہا تھا کہ آپ اس سائنس دان کو لے کر یہاں واپس آئیں گے تب تک میں ملازم کو بے ہوش رکھوں لیکن آپ نے تو فون کر دیا ہے"۔ نعمانی نے جواب دیا۔

"چونکہ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ تم کیا کرو اس لئے وہی بتانے کے لئے میں نے فون کیا ہے۔ یہاں بیڈ روم میں جاؤ اور بے فکر ہو کر جانا۔ بیڈ روم خالی پڑا ہے۔ اس کی ایک دیوار پر ایک بچے کی تصویر ہے۔ اس تصویر کے پیچھے ایک خفیہ سیف ہے جو اس کیل کو دبانے سے ظاہر ہوتا ہے جس کیل سے تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ یہ سیف نمبروں والا ہے۔ میں تمہیں اس کے نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم نے اس سیف کو کھولنا ہے۔ اس میں فارمولے کی ایک کاپی موجود ہے۔ اگر وہ کاپی وہاں موجود ہو تو تم مجھے اطلاع دو گے اور اگر نہ ہو تب بھی اطلاع دو گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیف کے نمبر بتا دیئے۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں اور یہ چکر کیا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"رانا ہاؤس سے بات کر رہا ہوں۔ چکر دوستی کا ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہاں فون ہولڈ کر دو۔ اس کی ایکسٹینشن بیڈ روم میں ہو گی۔ وہاں سے مجھے اطلاع دے دینا۔ میں فون پر ہی رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔

"ہیلو۔ تھوڑی دیر بعد نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رہا"...... عمران نے کہا۔

"ایک فائل موجود ہے جس پر ای ایس ٹی کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ اندر چار صفحات ہیں جو کمپیوٹر کوڈ میں ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"فائل پر کوئی رائیٹنگ وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس پر سپر ایکس لیبارٹری سلاکیہ موجود ہے"...... نعمانی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ یہی فائل ہے۔ تم یہ فائل یہاں سے اٹھا کر دانش منزل چیف کو پہنچا دو اور تمہارا کام ختم"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔



کمرے کا دروازہ کھلا تو بڑی سی دفتری میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار چونک کر سامنے دیکھنے لگا۔ دروازے سے ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے جو تم اس قدر پرجوش نظر آ رہے ہو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کی منصوبہ بندی کامیاب رہی ہے"...... اس نوجوان نے میز کے قریب آکر کہا۔

"کیا مطلب۔ کس منصوبہ بندی کی بات کر رہے ہو"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر کہا۔

"باس۔ اس عمران نے ڈاکٹر سجاد کو ٹریس کر لیا ہے اور اب ہمارے ایجنٹ اس کی نگرانی کر رہے ہیں"...... اس نوجوان نے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔اوہ ۔ کیسے ۔تفصیل بتاؤ"...... ادھیڑ عمر آدمی نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔آپ کے منصوبے کے مطابق حکومت سلاکیہ نے عمران کے دوست فلیک کو فارمولے کی کاپی لانے کے لئے پاکیشیا بھیجا اور ہمارے ایجنٹ فلیک کی نگرانی کے لئے ساتھ گئے ۔وہاں ہوٹل میں عمران اور فلیک کی اچانک ملاقات ہو گئی۔ فلیک نے عمران سے ساری بات کی تو عمران نے اس سے وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد فلیک تو ہوٹل میں اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ عمران کار میں سوار ہو کر واپس چلا گیا۔ ہمارے ایجنٹوں نے زیرو سپر کی مدد سے اس کی نگرانی کی تاکہ اسے معلوم نہ ہو سکے ۔وہ ایک عمارت میں چلا گیا۔ زیرو سپر اس عمارت کی اندرونی چیکنگ نہ کر سکا۔ بہرحال ہمارے ایجنٹ وہیں عمارت کے قریب موجود رہے۔ پھر کافی دیر بعد عمران اس عمارت سے نکل کر وہاں کی ایک اور رہائشی کالونی جسے خیابان کالونی کہا جاتا ہے پہنچ گیا۔ وہ وہاں کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں چلا گیا۔ زیرو سپر نے اندرونی چیکنگ کی تو معلوم ہو گیا کہ اندر ڈاکٹر سجاد موجود ہے۔ پھر عمران نے ڈاکٹر سجاد کو بھی بے ہوش کیا اور اس کے ملازم کو بھی۔ وہ ڈاکٹر سجاد سے فارمولے کی کاپی طلب کر رہا تھا لیکن ڈاکٹر سجاد کاپی دینے سے انکاری تھا۔ عمران اسے بے ہوش کر کے کار میں ڈال کر اس کوٹھی سے نکلا اور ایک اور قلعہ نما عمارت میں چلا گیا۔ اس عمارت میں بھی زیرو سپر کام نہیں کر سکا۔ بہرحال ہمارے ایجنٹ باہر موجود رہے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اس عمارت سے باہر نکلا تو ڈاکٹر سجاد بھی اس کے ساتھ کار میں موجود تھا اور وہ ہوش میں تھا۔ عمران اسے خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں چھوڑ کر واپس چلا گیا تو ہمارے ایجنٹوں نے عمران کی نگرانی ختم کر کے ڈاکٹر سجاد کی نگرانی شروع کر دی ۔ڈاکٹر سجاد نے کوٹھی میں جا کر پہلے اپنے ملازم کو ہوش دلایا اور پھر اس نے کئی فون کئے ۔اس کے بعد وہ کار میں سوار ہو کر اس کوٹھی سے نکلا اور پھر وہ دارالحکومت سے تقریباً دو اڑھائی سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مضافاتی شہر کی ایک عمارت میں پہنچا اور اب تک وہیں ہے۔ اس عمارت میں ایک بوڑھا آدمی رہتا ہے جو پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ اب ریٹائر ہو کر وہاں رہ رہا ہے لیکن اس نے اس عمارت کے تہہ خانوں میں ایک نجی لیبارٹری بنا رکھی ہے۔ ڈاکٹر سجاد اس وقت بھی وہیں موجود ہے جبکہ حکومت سلاکیہ نے اطلاع دی ہے کہ فلیک نے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے انہیں پہنچا دی ہے"...... نوجوان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس واقعہ کو کتنے دن گزر چکے ہیں"...... باس نے پوچھا۔

"دو روز ہو چکے ہیں۔ ہمیں اطلاع اس لئے نہیں دی گئی تھی کہ فلیک کی واپسی کے بعد ہمیں اطلاع دی جائے گی۔ چنانچہ جب فلیک نے کاپی حکومت سلاکیہ کو پہنچائی تو وہاں موجود ہمارے ایجنٹوں کے ساتھ رابطہ کر کے انہیں کہا گیا کہ وہ ہمیں تفصیل بتائیں کیونکہ آپ

نے سیٹنگ ہی یہی کی تھی۔ چنانچہ اب ایڈورڈ نے اطلاع دی ہے اور میں آپ کے پاس آیا ہوں"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"اس دوران عمران اور ڈاکٹر سجاد میں کوئی رابطہ تو نہیں ہوا"۔ باس نے پوچھا۔

"میں نے ایڈورڈ سے معلوم کیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ جب سے عمران ڈاکٹر سجاد کو واپس خیابان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں پہنچا کر گیا ہے ان کے درمیان کہیں بھی کوئی رابطہ نہیں ہوا"۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ ساری منصوبہ بندی اسی بنیاد پر کی گئی تھی کہ عمران کو اس انداز میں استعمال کیا جائے ورنہ تم نے دیکھا تھا کہ ہمارے آدمی وہاں باوجود کوشش کے ڈاکٹر سجاد کا سراغ نہ لگا سکے تھے لیکن عمران نے فوری طور پر اس کو نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ اس سے کاپی بھی حاصل کر لی۔ مجھے خدشہ صرف یہ تھا کہ عمران بے حد وہمی آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ صرف فارمولے کی کاپی اس سے حاصل کر کے مطمئن نہ ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پھر اس ڈاکٹر سجاد سے رابطہ کرے اور اس سے اصل معاملات معلوم کرنے کی کوشش کرے لیکن یہ اچھا ہوا کہ اس کی توجہ صرف کاپی حاصل کرنے تک ہی محدود رہی ہے اور اس نے دوبارہ ڈاکٹر سجاد سے رابطہ نہیں کیا۔ تم اب بقیہ منصوبہ بندی پر عمل کراؤ اور اس ڈاکٹر سجاد کو وہاں سے اغوا کرا کر جزیرہ جارجیا کی لیبارٹری میں پہنچانے کا حکم دے دو۔



پاکیشیا میں موجود ان ایجنٹوں کو کہہ دینا کہ وہ اس وقت تک وہیں رہیں جب تک انہیں یہ اطلاع نہ دے دی جائے کہ وہ واپس آجائیں اور اس دوران وہ عمران کی نگرانی کرتے رہیں لیکن ان کی نگرانی صرف اس حد تک محدود ہونی چاہئے کہ کہیں عمران کو اصل معاملے کی اطلاع تو نہیں مل گئی اور جب ڈاکٹر سجاد جارجیا پہنچ جائے تو پھر ان ایجنٹوں کو حکم دے دینا کہ وہ خاموشی سے واپس آجائیں"۔ باس نے کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر سلام کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا کسی سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی۔

" یہ چائے کی آخری پیالی ہے۔ اس کے بعد مزید چائے نہیں مل سکے گی"....... سلیمان نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

" کیوں۔ کیا اس کے بعد تم چائے بنانا بھول جاؤ گے "۔ عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

" چائے بنانے کی بات نہیں کی میں نے۔ چائے نہ ملنے کی بات کی ہے کیونکہ اب تک چار پیالیاں ناشتے کے بعد آپ کو بنا کر دے چکا ہوں اور آپ کا دو روز کا کوٹہ ختم ہو گیا ہے اس لئے آج تو کیا کل بھی آپ کو چائے نہیں ملے گی۔ البتہ پرسوں شاید ناشتے کے ساتھ چائے



کی ایک پیالی مل جائے"....... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑنے لگا۔

" کیا یہ کوٹہ حکومت نے مقرر کیا ہے"....... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر کہا لیکن سلیمان کوئی جواب دیئے بغیر واپس چلا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے چائے کی پیالی اٹھائی اور منہ سے لگا لی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان چائے بنا بنا کر تھک گیا ہے اس لئے وہ دھمکی دے گیا ہے۔ اس نے رسالہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے پینا شروع کر دی اور پھر اس نے چائے کی پیالی رکھی ہی تھی کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ عمران نے رسالے سے نظریں نہ ہٹائیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان فلیٹ میں موجود ہے۔

" کون ہے"....... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" جی ہاں۔ موجود ہیں۔ آئیے "....... سلیمان کی قدرے مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سلیمان کے جواب سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ آنے والا متاثر کن شخصیت کا مالک ہے ورنہ سلیمان اس طرح مؤدب نہیں ہوا کرتا۔

" ڈاکٹر عالم تشریف لائے ہیں"....... سلیمان نے آنے والے کو ڈرائینگ روم میں بٹھا کر سٹنگ روم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

" ڈاکٹر عالم "....... عمران نے چونک کر کہا۔ اس نے ذہن پر زور دیا لیکن اسے ایسا کوئی آدمی یاد نہ آرہا تھا جس کا نام ڈاکٹر عالم ہو اور وہ

اسے جانتا ہو۔ بہرحال اس نے رسالہ بند کر کے اسے میز پر رکھا اور اٹھ کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جب وہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سامنے صوفے پر ایک بزرگ شخصیت موجود تھی اور انہیں دیکھ کر ہی عمران کو یاد آگیا کہ ایک بار ایک محفل میں اس نے انہیں سرداور کے ساتھ دیکھا تھا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "...... عمران نے اندر داخل ہو کر کہا تو وہ بزرگ بے اختیار مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ میرا نام ڈاکٹر عالم ہے۔ آج بڑے طویل عرصے بعد مکمل سلام سنا ہے تو واقعی اس کا طبیعت پر بڑا خوشگوار اثر پڑا ہے۔ آپ کا نام علی عمران ہے ناں "...... ڈاکٹر عالم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ایک چھڑی کا سہارا لے کر اٹھے تھے۔

" جی ہاں۔ تشریف رکھیں۔ آپ سے ایک بار پہلے بھی ملاقات ہو چکی ہے۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے۔ ایک نجی محفل میں سرداور کے ساتھ آپ موجود تھے "...... عمران نے کہا اور پھر ڈاکٹر عالم کے بیٹھتے ہی وہ بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اند آیا۔ اس میں چائے کے ساتھ ساتھ سنیکس بھی موجود تھے لیکن چا کی صرف ایک پیالی تھی اور عمران چائے کی ایک پیالی دیکھ کر ب اختیار مسکرا دیا۔ سلیمان نے چائے کی پیالی اٹھائی اور اسے ڈاکٹر عا کے سامنے رکھ کر اس نے ٹرالی میں سے سنیکس کی پلیٹ اٹھا ساتھ رکھ دی اور ٹرالی کو دھکیل کر ایک طرف کر دیا۔



" آپ نہیں لیں گے "...... ڈاکٹر عالم نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے آپ کے آنے سے چند لمحے پہلے چائے پی ہے۔ آپ لیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" مجھے آپ کے پاس سرداور نے ہی بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر آپ فلیٹ پر مل جائیں تو آپ سے کہا جائے کہ آپ سرداور کو فون کر کے بات کر لیں "...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

" کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ آپ فرمائیں آپ میرے لئے سرداور کی طرح محترم ہیں "...... عمران نے کہا۔

" میں سائنس دان ہوں اور میں ریڈ لیبارٹری میں کام کرتا ہوں۔ اب ریٹائر ہو کر اپنے آبائی شہر نیلم نگر میں اپنی حویلی میں رہتا ہوں۔ وہاں میں نے اپنے شوق کی خاطر ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ میرا فیلڈ توانائی رہا ہے اور میں نے سولر انرجی پر خاصی ریسرچ کی ہوئی ہے اور اب بھی میں اس سلسلے میں ہی کام کرتا رہتا ہوں "...... ڈاکٹر عالم نے چند سنیکس کھانے اور چائے پینے کے بعد کہنا شروع کیا۔

" جی "...... عمران نے کہا۔

" میرا ایک دور کا رشتہ دار ہے سجاد۔ جو بچپن میں ہی یتیم ہو گیا تو میں نے اسے اپنا بیٹا بنا کر پالا۔ اسے سائنس کی اعلیٰ تعلیم دلوائی اور پھر وہ ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں کام کرنے لگ گیا۔ وہاں سے

وہ سلاکیہ چلا گیا اور وہاں کام کرتا رہا۔ طویل عرصے تک میرا اس سے صرف فون پر رابطہ رہا۔ پھر اچانک ایک ہفتہ پہلے وہ نیلم نگر آگیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ سلاکیہ سے مستقل طور پر واپس آگیا ہے اور اسے یہاں پاکیشیائی دارالحکومت آئے ہوئے تو کافی دن ہو گئے ہیں اور وہ کسی خاص کام میں مصروف تھا۔ اب فارغ ہو کر وہ میرے پاس آیا ہے تو اس کی واپسی پر مجھے بے حد خوشی ہوئی کیونکہ میں بے اولاد ہوں اور میری بیوی بھی طویل عرصہ پہلے وفات پا چکی ہے اس لئے میں اکیلا رہتا ہوں اور سجاد کو میں نے بیٹے کی طرح پالا ہے اور وہ مجھے بیٹے کی طرح عزیز ہے۔ اس نے بھی چونکہ توانائی پر سپیشلائزیشن کیا ہوا ہے اور سلاکیہ کی جس لیبارٹری میں وہ کام کرتا تھا۔ وہاں تیل کی تلاش کے سلسلے میں کسی جدید آلے پر بھی کام ہو رہا تھا لیکن بہرحال اس سے سجاد کا تعلق نہ تھا۔ سجاد اس لیبارٹری میں سولر انرجی کے شعبے سے متعلق تھا اور اس نے وہاں سولر انرجی کی مائیکرو چپ بنانے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ اس کا علم صرف اس کے چند ساتھیوں کو ہی تھا۔ یہ اتنی بڑی اور انقلابی ایجاد ہے کہ آپ اس کا تصور کریں تو یقیناً یہ دنیا بھر میں انقلاب برپا کر دینے والی ایجاد ہے لیکن اسے وہاں سے اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ چھپ کر وہاں سے فرار ہو گیا اور یہاں پاکیشیا پہنچ گیا۔ یہاں دارالحکومت میں وہ چھپا رہا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ وہاں سے آتے ہوئے تیل کی تلاش کے اس جدید آلے کے فارمولے



کی کاپی بھی ساتھ لے آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس فارمولے کو فروخت کر کے اسے اتنی رقم مل جائے گی کہ وہ سولر انرجی کی مائیکرو چپ پر اپنی بقیہ ریسرچ کرنے اور اسے تیار کرنے کے لئے لیبارٹری قائم کر لے گا کیونکہ میرے پاس تو اتنی دولت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جائیداد۔ بس پنشن مل جاتی ہے اور میں اکیلا آدمی ہوں اس لئے گزر ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں پہنچ کر وہ اس فارمولے کو فروخت کرنے کے سلسلے میں بھاگ دوڑ کر رہا تھا کہ یہاں کی سپیشل سروسز اس کے سر پر پہنچ گئی اور انہوں نے ڈرا دھمکا کر اس سے فارمولے کی وہ کاپی حاصل کر لی۔ وہ کیا کر سکتا تھا اس لئے وہ خاموش ہو کر رہ گیا کیونکہ بہرحال یہ اس کا اپنا فارمولا نہ تھا۔ پھر وہ میرے پاس آگیا۔ اس نے مجھ سے تفصیل کے ساتھ اس سولر انرجی کے مائیکرو چپ کے سلسلے میں ڈسکس کی۔ چونکہ میرا اپنا بھی یہی فیلڈ تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ وہ درست لائنوں پر کام کر رہا ہے لیکن یہ مائیکرو چپ اتنی ایڈوانس نہ تھی کہ اس کے ذریعے کوئی بڑا فائدہ اٹھایا جا سکتا۔ بہرحال بنیادی فارمولا درست تھا۔ اس کو ایڈوانس سطح پر لے جانے کے لئے بڑی تحقیقی لیبارٹری میں مزید ریسرچ کی ضرورت تھی۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔ پھر میں نے سوچا کہ سرداور سے اس سلسلے میں ڈسکس کی جائے کہ ایک روز اچانک میں اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو گیا جبکہ سجاد بھی میرے ساتھ موجود تھا اور جب مجھے ہوش آیا تو سجاد غائب تھا۔ میرے یہاں

دو ملازم ہیں۔ وہ بھی بے ہوش ہو گئے تھے اور انہیں بھی میرے ساتھ ہی ہوش آیا تھا۔ حویلی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور سجاد غائب تھا۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ میں نے ادھر ادھر سے معلوم کیا تو مجھے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ ایک سرخ رنگ کی کار میری حویلی میں داخل ہوئی اور پھر واپس جاتے دیکھی گئی ہے اور اس سرخ رنگ کی کار میں دو غیر ملکی جو کہ شاید ایکریمین تھے بیٹھے ہوئے دیکھے گئے ہیں اور یہ کار دارالحکومت کی طرف جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے۔ لیکن سجاد کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ میں نے وہاں کی پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے انکوائری کی اور انہوں نے دارالحکومت میں اس کار کو تلاش کر لیا۔ کار ایک پارکنگ میں خالی کھڑی ہوئی دارالحکومت کی پولیس کو مل گئی اور اس کار کو دو روز پہلے کسی پارکنگ سے چوری کیا گیا تھا۔ یہ کار کسی بزنس مین کی تھی۔ البتہ پولیس کو یہ شواہد مل گئے کہ اس پارکنگ میں جب کار آکر رکی تو اس میں دو ایکریمین موجود تھے اور انہوں نے کار کی عقبی سیٹ پر کسی بے ہوش آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ قریب ہی گلی میں جا کر غائب ہو گئے۔ یہ اطلاع بھی اس پارکنگ کے سامنے ایک عمارت کے چوکیدار نے دی تھی۔ بہرحال اس کے بعد پولیس کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ڈاکٹر سجاد کہاں گیا۔ اس اطلاع کے بعد یہ بات کنفرم ہو گئی کہ ڈاکٹر سجاد کو باقاعدہ اغوا کیا گیا ہے اور چونکہ غیر ملکیوں نے اسے اغوا کیا ہے اس لئے لازماً ان کا مقصد اس مائیکروچپ کے فارمولے کا حصول ہو گا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ پولیس کی بجائے کسی اعلیٰ ایجنسی کو اس سلسلے میں آگاہ کیا جائے لیکن میری کسی ایجنسی سے واقفیت نہ تھی۔ چنانچہ میں نے سرداور سے فون پر بات کی اور انہیں جب میں نے تفصیل بتائی تو انہوں نے آپ کا نام لیا اور آپ کے فلیٹ کے بارے میں بتایا تو میں یہاں آپ کے پاس آگیا ہوں"...... ڈاکٹر عالم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ ڈاکٹر عالم جس ڈاکٹر سجاد کی بات کر رہے ہیں وہ وہی ڈاکٹر سجاد ہے جس سے اس نے ڈاکٹر رونالڈ کے فارمولے کی کاپی لے کر فلیک کو دی تھی۔

"سولر انرجی کی مائیکروچپ کا فارمولا کیا قابل عمل تھا"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر عالم بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ بنیادی فارمولا درست تھا لیکن ابھی اس پر کافی کام ہونے والا تھا۔ تب ہی وہ مفید ثابت ہو سکتا تھا لیکن جس قدر میری ڈاکٹر سجاد سے ڈسکس ہوئی ہے اگر اس پر محنت کی جاتی تو نتیجہ شاندار نکل سکتا تھا اور آپ عمران صاحب تصور بھی نہیں کر سکتے کہ یہ کس قدر بڑی اور انقلابی ایجاد ہے"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"کیا وہ فارمولا آپ کو معلوم ہے اور آپ بھی تو اس پر ریسرچ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے۔ اوہ نہیں۔ مجھے تو اس کی تفصیلات تو معلوم ہی نہیں۔ میں نے تو بس بنیادی باتیں ہی ڈسکس کی تھیں۔ اس پر کام تو ڈاکٹر سجاد ہی کر سکتا تھا"...... ڈاکٹر عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو

عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" داور بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ڈاکٹر عالم صاحب میرے پاس تشریف رکھتے ہیں"...... عمران نے جان بوجھ کر اپنی ڈگریاں دوہراتے ہوئے کہا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا تھا کہ اس کی ڈگریاں سن کر ڈاکٹر عالم نہ صرف بے اختیار چونک پڑے تھے بلکہ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

" ڈاکٹر عالم صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے منہ بولے بیٹے ڈاکٹر سجاد کو اغوا کیا گیا ہے اور یہ اغوا غیر ملکیوں نے کیا ہے اور ڈاکٹر سجاد سولر انرجی کی مائیکروچپ کا بنیادی فارمولا تیار کر چکا تھا۔ان سے میری جو بات ہوئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ درست کہہ رہے ہیں۔ویسے بھی ڈاکٹر عالم میرے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ان کا سبجیکٹ بھی سولر انرجی تھا اور تم بہرحال اتنی بات تو جانتے ہی ہو کہ اگر سولر انرجی کی مائیکروچپ ایجاد ہو جائے تو یہ دنیا کی سب سے انقلابی ایجاد ہو گی۔پھر تیل، گیس اور بجلی وغیرہ سب پرانے دور کی باتیں ہو جائیں گی اور آج تک پوری دنیا کے سائنس دان



کوشش کے باوجود سولر انرجی کی مائیکروچپ تو ایک طرف عام چپ بھی تیار نہیں کر سکے "...... سرداور نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں سرداور کہ یہ ایسی ایجاد ہے جو صدیوں میں سامنے آتی ہے۔لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس پر مزید ریسرچ کرنے اور اسے تیار کرنے کے لئے شاید ہمارے ہاں کوئی لیبارٹری نہ ہو اس لئے جب یہ ایجاد ہو جائے گی تو لازمی بات ہے کہ اسے کمرشل طور پر تیار کیا جائے گا اور تب یہ خودبخود پوری دنیا میں پھیل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران۔اس پر ایڈوانس ریسرچ کے لئے لیبارٹری قائم کی جا سکتی ہے۔یہ ایسی ایجاد ہے جسے اگر پاکیشیا تیار کرتا ہے تو پاکیشیا کی عزت نہ صرف پوری دنیا میں قائم ہو جائے گی بلکہ پاکیشیا اس سے سب سے زیادہ مفاد اٹھا سکتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس مائیکروچپ کو دفاعی طیاروں اور میزائلوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور تم بہرحال مجھ سے زیادہ بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہو کہ اس صورت میں ملک کی فوجی طاقت کہاں سے کہاں پہنچ جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر سجاد کو اغوا بھی اسی مقصد کے لئے کیا گیا ہے کہ اس سے یہ فارمولا حاصل کر کے اس پر ریسرچ کر کے اسے دفاعی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے ورنہ اسے اغوا کرنے والے تمہارے انداز میں بھی تو سوچ سکتے تھے"...... سرداور نے کہا۔

" اوہ۔اوہ۔واقعی آپ نے یہ بات کر کے میرے سامنے نیا پہلو

اجاگر کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ایسی صورت میں چیف کو قائل کیا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر سجاد کو واپس لایا جائے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ ڈی ایس سی ہیں۔ کیا واقعی"...... ڈاکٹر عالم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈگریاں حاصل کرنے کی حد تک تو واقعی ہوں اور بس۔ بہرحال آپ مطمئن ہو کر واپس جائیں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو تفصیلی رپورٹ دے دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ ڈاکٹر سجاد کو برآمد کرانے کے مشن پر کام کرنے پر تیار ہو جائیں گے اور اگر وہ تیار ہو گئے تو پھر سمجھ لیں کہ ڈاکٹر سجاد انشاء اللہ صحیح سلامت واپس آجائیں گے۔ ویسے سرداور خود بھی اس مائیکرو چپ میں دلچسپی لے رہے ہیں اس لئے حکومتی سطح پر اس کی لیبارٹری قائم ہونے میں بھی کوئی رکاوٹ نہ رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر واقعی ہمارے ملک کے لئے انتہائی فائدہ مند رہے گا اور ڈاکٹر سجاد کی واپسی سے میرا بڑھاپا بھی اچھا کٹ جائے گا۔ لیکن کیا آپ کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے جبکہ آپ سائنس دان ہیں"...... ڈاکٹر عالم نے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کا سائنسی مشیر ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں کیونکہ سرداور بھی سیکرٹ سروس کی کارکردگی کی بے حد تعریف کرتے رہتے ہیں"



ڈاکٹر عالم نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ اپنا فون نمبر اور پتہ بتا دیں کیونکہ ڈاکٹر سجاد کے سلسلے میں یہاں جو انکوائری کی جائے گی یقیناً اس کا آغاز آپ کی حویلی سے ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر عالم نے اپنا فون نمبر بتا دیا اور اپنی رہائش گاہ کی تفصیل بھی بتا دی۔ پھر عمران انہیں چھوڑنے نیچے سڑک تک آیا اور جب وہ اپنی کار میں بیٹھ کر جسے ڈرائیور چلا رہا تھا واپس چلے گئے تو عمران واپس اپنے فلیٹ میں آگیا۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں آرہا تھا کہ کہیں فلیک نے اسے اس سلسلے میں استعمال نہ کیا ہو۔ اس نے سٹنگ روم میں آکر رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے سلاکیہ کا رابطہ نمبر اور سلاکیہ کے دارالحکومت سراگ کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اسے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جوزفین کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فلیک یہاں موجود ہو گا۔ اس سے میری بات کراؤ"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا۔ یہ کون سا ملک ہے"....... دوسری طرف سے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا۔ شاید اس لڑکی نے یہ نام ہی پہلی بار سنا تھا۔

" براعظم ایشیا کا ملک ہے۔ فلیک سے بات کراؤ"....... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" فلیک بول رہا ہوں"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فلیک کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں فلیک"....... عمران نے کہا۔

" اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے"....... دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تمہارا مشن صرف فارمولے کی کاپی حاصل کرنا تھا یا اس ڈاکٹر سجاد کو اغوا کرنا بھی مشن کا حصہ تھا"....... عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر سجاد کو اغوا کرنا۔ کیا مطلب۔ کیوں۔ مجھے کیا ضرورت تھی سے اغوا کرنے کی۔ ویسے بھی میں نے تو اسے دیکھا تک نہیں۔ لیکن تم یہ سب کیوں کہہ رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"....... فلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ڈاکٹر سجاد کو دو غیر ملکیوں نے اغوا کر لیا ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے فلیک کیونکہ میری ریڈنگ غلط نہیں ہو سکتی۔ تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ دوستی کے لبادے میں سازش کرو اس لئے تم اپنے طور پر حکومت سلاکیہ یا اس لیبارٹری سے معلومات حاصل کرو اور مجھے حتمی طور پر بتاؤ کہ کیا ڈاکٹر سجاد کو سلاکیہ کے حکام نے اغوا کرایا ہے اور اگر کرایا ہے تو وہ اس وقت کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ ایسی کوئی بات تو میرے ذہن میں ہی نہ تھی۔ بہرحال میں معلوم کر لیتا ہوں۔ تم کہاں سے فون کر رہے ہو"۔ فلیک نے کہا۔

" اپنے فلیٹ سے۔ نمبر تمہیں معلوم ہے لیکن تم کتنی دیر تک حتمی معلومات حاصل کر لو گے"....... عمران نے کہا۔

" دو گھنٹوں کے اندر اندر میں تمہیں رنگ کر دوں گا۔ بے فکر رہو۔ میرے آدمی حکومت کی ایجنسیوں میں بھی ہیں اور اس لیبارٹری میں بھی۔ میں سب کچھ معلوم کر لوں گا"....... فلیک نے کہا۔

" اوکے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" سلیمان"....... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

" جی صاحب"....... دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ عمران کی آواز سے ہی سمجھ گیا

تھا کہ عمران ذہنی طور پر الجھا ہوا ہے۔

"چائے لاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا۔ ابھی لے آتا ہوں"...... سلیمان نے بڑے مستعدانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اگر ان کا مقصد ڈاکٹر سجاد کو اغوا کرنا تھا تو پھر انہوں نے فارمولے کی کاپی کے لئے اتنا لمبا چوڑا چکر کیوں چلایا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان چائے کا کپ لے آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کپ عمران کے سامنے رکھ دیا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ عمران چائے پینے کے ساتھ ساتھ مسلسل سوچتا رہا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس وقت وہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔

"فلیک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فلیک کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ اتنی جلدی کیسے کال کر دی"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اتفاق سے پہلے ہی آدمی سے تمام معلومات مل گئی ہیں۔ آئی ایم سوری عمران۔ میں انتہائی شرمندہ ہوں کہ ان لوگوں نے مجھے اس اغوا کے لئے استعمال کیا ہے اور میں نادانستگی میں ان کا آلہ کار بن گیا ہوں"...... دوسری طرف سے فلیک نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس کے مطابق اس فارمولے کی جس کی کاپی ڈاکٹر سجاد لے گیا تھا کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔ اس کی اہمیت صرف تجارتی تھی۔ اصل مسئلہ اور تھا کہ ڈاکٹر سجاد نے سولر انرجی میں کوئی ایسی جدید ترین ایجاد کا فارمولا تیار کیا تھا جسے انتہائی انقلابی دفاعی ایجاد کہا جا رہا تھا اور پھر ڈاکٹر سجاد نے اس بارے میں ایک سائنسی کانفرنس میں عام سائنس دانوں سے ڈسکس بھی کی۔ اس طرح یہ اطلاع حکومت کرانس تک پہنچ گئی۔ حکومت کرانس خود بھی سولر انرجی کے سلسلے میں ایڈوانس کام کر رہی ہے لیکن ڈاکٹر سجاد اس دوران فارمولے کی کاپی لے کر فرار ہو چکا تھا جس کی اطلاع کرانس حکومت کو دے دی گئی۔ حکومت کرانس نے پاکیشیا میں اپنے ایجنٹ بھیجے تاکہ اس ڈاکٹر سجاد کو اغوا کر کے کرانس لایا جا سکے لیکن اس کے ایجنٹ باوجود کوشش کے ڈاکٹر سجاد کو تلاش نہ کر سکے تو حکومت کرانس نے اس سلسلے میں اپنی ایک سرکاری ایجنسی وائٹ شیڈو کے چیف سے بات کی۔ اس چیف نے حکومت کو باقاعدہ ایک منصوبہ پیش کیا۔ وائٹ شیڈو کا چیف آرچر ایکریمیا میں کام کر چکا ہے اور وہ تمہیں بھی جانتا ہے اور مجھے بھی اور اسے میرے اور تمہارے درمیان دوستانہ تعلقات کا بھی علم تھا۔ چنانچہ اس نے

میرے ذریعے تمہیں استعمال کرنے کی پلاننگ کی۔ اس پلاننگ کے تحت حکومت سلاکیہ نے مجھے ہائر کیا اور میں پاکیشیا پہنچ گیا۔ وائٹ شیڈو کے ایجنٹ بھی یہاں سلاکیہ پہنچ چکے تھے۔ وہ بھی میرے ساتھ پاکیشیا پہنچے۔ میں نہ انہیں پہچانتا تھا اور نہ ہی مجھے اس سارے کھیل کا علم تھا اس لئے میں ان سے بے خبر رہا۔ پھر میری ملاقات تم سے ہوئی تو انہوں نے تمہاری نگرانی شروع کر دی۔ انہوں نے یہ نگرانی کسی جدید ترین آلے کی مدد سے کی جس کا علم تمہیں بھی نہ ہو سکا۔ بہرحال آرچر کو چونکہ تمہاری صلاحیتوں کا علم تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ تم میری دوستی کی وجہ سے اس ڈاکٹر سجاد کو تلاش کر لو گے او ایسا ہی ہوا۔ تم نے اسے تلاش کر لیا اور اس سے فارمولے کی کاپ لے کر مجھے دے دی اور میں واپس چلا آیا اور یہاں میں نے وہ کاپ حکام کے حوالے کر دی جبکہ اس دوران وائٹ شیڈو کے ایجنٹ وہاں پاکیشیا میں ڈاکٹر سجاد کو چیک کرتے رہے اور پھر انہوں نے اسے اغوا کر لیا اور اسے لے کر کافرستان پہنچے اور کافرستان سے اسے کرانس پہنچا دیا گیا"...... فلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی اتنی تفصیل تمہیں کیسے معلوم ہو گئی"...... عمران نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ پر شک کر رہے ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ حکومت سلاکیہ اور حکومت کرانس کے درمیان یہ ساری ڈیل وزارت سائنس کے سیکرٹری کے ذریعے ہوئی ہے اور سیکرٹر وزارت سائنس کے پرسنل سیکرٹری کو نہ صرف ان سارے معاملات کا علم تھا بلکہ اس کا رابطہ وائٹ شیڈو کے آرچر سے بھی سرکاری طور پر تھا اور اتفاق سے مجھے اس کے بارے میں معلوم تھا کہ وہ دولت کا پجاری ہے۔ میں نے اسے کال کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ مجھے یہ مشن وزارت سائنس کے سیکرٹری کے ذریعے دیا گیا تھا۔ پھر اس پرسنل سیکرٹری جس کا نام مارٹن ہے، سے بات ہوئی تو مجھے شک پڑا کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے۔ میں نے اس سے بھاری معاوضے کی بات کی تو وہ خود ہی جوزفین کلب پہنچ گیا اور پھر اسے ایک لاکھ ڈالر دے کر میں نے نہ صرف ساری معلومات حاصل کیں بلکہ مارٹن نے میرے سامنے وائٹ شیڈو کے چیف آرچر سے بات کر کے اس بارے میں مجھے کنفرم بھی کرا دیا"...... فلیک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ لیکن کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ ڈاکٹر سجاد اب کہاں ہے کیونکہ وائٹ شیڈو نے اسے اپنی تحویل میں تو نہ رکھا ہو گا بلکہ کسی لیبارٹری میں ہی بھجوایا ہو گا اور اگر تم مجھے اس بارے میں کوئی حتمی اطلاع دے دو تو میں تمہارے ایک لاکھ ڈالر کے علاوہ بھی جو کچھ تم اب اس اطلاع کے حصول کے لئے خرچ کرو گے وہ سب کچھ تمہیں مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے مزید جوتیاں نہ مارو عمران۔ میں پہلے ہی تم سے بے حد شرمندہ ہوں۔ ایک لاکھ ڈالر تو ایک طرف میں دس لاکھ ڈالر بھی خرچ کر کے تمہارے سامنے سر نہیں اٹھا سکتا۔ ویسے اگر تم کہو تو اس

ڈاکٹر سجاد کی بازیابی کا مشن میں تمہاری طرف سے مکمل کر دوں"۔ فلیک نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں۔ اس کی شاید ضرورت ہی نہ پڑے اس لئے کہ ڈاکٹر سجاد کی سولر انرجی کے سلسلے میں جو ریسرچ ہے اس سے پاکیشیا کو کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ پاکیشیا کے پاس اس ٹائپ کی لیبارٹری ہی نہیں ہے اور نہ ہی پاکیشیا کے پاس اتنے وسائل ہیں کہ وہ اس پر کام کر سکے لیکن ڈاکٹر سجاد کو میں نے ایک بڑے سائنس دان کے ذریعے ٹریس کیا تھا اس لئے اب اس کے اغوا ہونے پر انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ جو معلومات تم مجھے دو گے وہ میں اس سائنس دان تک پہنچا دوں گا اور وہ مطمئن ہو جائیں گے کہ ڈاکٹر سجاد بخیریت ہے۔ ویسے بھی اس کا کوئی خاص تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے۔ وہ پاکیشیائی نژاد ضرور ہے لیکن طویل عرصے سے وہ سلاکیہ میں رہا ہے"....... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ پھر تمہیں فون کروں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی اٹھائی اور ایک ایک گھونٹ کر کے چائے پینا شروع کر دی۔ وائٹ شیڈو کے چیف آرچر کو وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ یہ شخص انتہائی ذہین ہے اور خصوصی منصوبہ بندی کرنے کا ماہر سمجھا جاتا ہے اس لئے آرچر ہی اس طرح کی منصوبہ بندی کر سکتا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا کیونکہ اس کا اندازہ تھا کہ کال فلیک کی طرف سے ہو گی۔

" فلیک بول رہا ہوں عمران۔ دوسری طرف واقعی فلیک ہی تھا۔

" کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ڈاکٹر سجاد کو پاکیشیا سے کافرستان اور پھر کافرستان سے اسے کرانس لے آنے کی بجائے براہ راست جنوبی بحر اوقیانوس میں واقع ایک جزیرے جارجیا پہنچایا گیا ہے اور اب بھی وہ وہیں ہے۔ وہاں کرانس کی کوئی خفیہ لیبارٹری ہے"....... فلیک نے کہا۔

" جارجیا تو گریٹ لینڈ کے قبضے میں تھا۔ وہاں کرانس کی لیبارٹری کیسے ہو سکتی ہے اور پھر جارجیا تو جنوبی ایکریمیا کے قریب ہے جبکہ کرانس تو یورپ میں ہے"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ مجھے تو تفصیل معلوم نہیں۔ بہرحال جو اطلاع میں نے دی ہے وہ حتمی ہے کیونکہ یہ اطلاع آرچر کے پرسنل سیکرٹری سے حاصل کی گئی ہے۔ آرچر نے اپنے اسسٹنٹ کو یہی ہدایت کی تھی کہ ڈاکٹر سجاد کو براہ راست جارجیا پہنچا دیا جائے اور پھر یہ بات کنفرم کی

گئی اور تحریری رپورٹ بھی آرچر کے پاس پہنچ گئی جس کو اس پرسنل سیکرٹری نے پڑھا تھا اس لئے یہ بات تو حتمی ہے۔ اب باقی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ اگر تم کہو تو میں مزید معلومات حاصل کروں"۔ فلیک نے کہا۔

"نہیں۔ جو کچھ تم نے معلوم کیا ہے یہ بہت ہے۔ اگر مزید کچھ معلوم کرنے کی ضرورت پڑی تو میں خود معلوم کر لوں گا۔ تم اب اس سارے کھیل کو بھول جاؤ۔ گڈ بائی"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور اس نے سلیمان کو آواز دے کر اسے دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور خود وہ فلیٹ سے نیچے آگیا۔ اس نے گیراج سے کار نکالی اور سیدھا دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ اب وہ مزید کارروائی وہاں بیٹھ کر کرنا چاہتا تھا۔



آرچر اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... آرچر نے کہا۔ وہ کرانس کی سرکاری ایجنسی وائٹ شیڈو کا چیف تھا اور جہاں وہ موجود تھا وہ اس کا آفس تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"کال کیوں کی ہے"....... آرچر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ فون پر بات کرنے کی نہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ"....... آرچر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل کو بند کیا اور اسے اٹھا کر میز کی دراز میں رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور نوجوان رابرٹ اندر داخل ہوا۔

اس نے ادھیڑ عمر آرچر کو سلام کیا اور پھر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا خاص بات ہے"...... آرچر نے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمران ڈاکٹر سجاد کو ٹریس کر رہا ہے اور اسے اطلاع مل گئی ہے کہ ڈاکٹر سجاد کو وائٹ شیڈو کے ایجنٹوں نے اغوا کیا ہے اور اسے پاکیشیا سے کافرستان اور کافرستان سے براہ راست جارجیا پہنچایا گیا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو آرچر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ کیوں اسے تلاش کر رہا ہے۔ اس کا اس سے کیا تعلق۔ اس نے اس سے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے فلیک کو دے دی او بس۔ ڈاکٹر سجاد نہ وہاں کسی لیبارٹری میں ملازم تھا اور نہ ہی اس حکومت سے کوئی تعلق تھا جبکہ سیکرٹ سروس بہرحال سرکار ایجنسی ہے"...... آرچر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو مجھے معلوم نہیں ہو سکی لیکن یہ بات اب طے شد ہے کہ عمران ڈاکٹر سجاد کو واپس حاصل کرنے کی غرض سے لاز جارجیا پہنچے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہیں کیسے اس بات کا علم ہوا"...... آرچر نے کہا۔

"فلیک سلاکیہ میں جوزفین کلب کا مالک ہے اور اس کی پرائیوٹ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر بھی جوزفین کلب میں ہی ہے۔ جوزفین کلب میں میرا ایک دوست کام کرتا ہے۔ وہ اس فلیک کا پرسنل



سیکرٹری ہے اور اسے معلوم ہے کہ میں آپ کا اسسٹنٹ ہوں۔ وہ آپ کو بھی جانتا ہے کیونکہ وہ کرانسی ہے۔ بہرحال اس نے مجھے اچانک کال کیا اور مجھے بتایا کہ پاکیشیا سے علی عمران کا فون فلیک کو آیا جس میں اس نے ڈاکٹر سجاد کے اغوا کے سلسلے میں بات کی اور اس کال میں وائٹ شیڈو، آپ کا اور میرا نام بھی لیا گیا تو میرا دوست چونک پڑا۔ فلیک کے اس فون پر ہونے والی کالز ٹیپ ہو جاتی ہیں لیکن یہ ٹیپس فلیک کی اپنی تحویل میں رہتی ہیں اس لئے میرا دوست اسے حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن اس نے وہ کال سن لی اور اس سے مجھے معلوم ہوا اور میں نے آپ کو بتا دیا اور یہ معلومات فلیک نے عمران کو دی ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو کسی نہ کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر سجاد کو اغوا کیا گیا ہے۔ حالانکہ میں نے کوشش کی تھی کہ اس وقت اسے اغوا کیا جائے کہ عمران کا اس سے رابطہ نہ ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں اب اعلیٰ حکام کو اس کی اطلاع دے دوں گا۔ وہ جارجیا میں خود ہی کوئی حفاظتی انتظامات کر لیں گے"...... آرچر نے کہا۔

"یس باس"...... رابرٹ نے کہا اور اٹھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد آرچر نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کافی

دیر تک وہ نمبر پریس کرتا رہا اور پھر اس کا ہاتھ پیچھے ہٹا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ گلیڈ پارک ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کرانس سے بول رہا ہوں۔ فارگو میرا نام ہے۔ ڈینی سے بات کراؤ"...... آرچر نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا فون محفوظ ہے ڈینی۔ میں کرانس سے آرچر بول رہا ہوں"۔ آرچر نے اس بار اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گی۔

"ہیلو آرچر۔ اب کھل کر بات کر سکتے ہیں آپ"...... چند لمحوں بعد ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈینی۔ جارجیا میں تمہارا سیٹ اپ کیا ہے"...... آرچر نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات"...... ڈینی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں ڈینی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس شاید جارجیا میں مشن مکمل کرے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے



میں تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ وہ کس قدر فعال اور خطرناک سروس ہے"...... آرچر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور جارجیا میں مشن۔ کیا مطلب۔ ان کا جارجیا سے کیا تعلق"...... ڈینی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرانس نے سولر انرجی کے سلسلے میں ایک فارمولے پر کام کرنے کے لئے پاکیشیا سے ایک سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر سجاد ہے، کو اغوا کرایا اور اسے جارجیا کی ایک لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا۔ یہ مشن وائٹ شیڈو نے مکمل کیا۔ ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے لیکن ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس عمران کو یہ اطلاع مل گئی ہے کہ سائنس دان ڈاکٹر سجاد کو پاکیشیا سے اغوا کر کے جارجیا پہنچایا گیا ہے۔ گو مجھے معلوم ہے کہ جارجیا میں موجود تمام لیبارٹریوں کی اپنی اپنی سیکورٹی موجود ہے اور یہ سیکورٹی بھی فول پروف ہے لیکن اس کے باوجود اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے خصوصی انتظامات کرنے بہرحال ضروری ہیں۔ تم جارجیا میں کام کر رہی ہو اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لی جائے۔ اگر تمہارا سیٹ اپ وہاں ایسا ہے کہ تم انہیں روک سکو تو ٹھیک ورنہ میں وائٹ شیڈو کا سیٹ اپ وہاں قائم کروں"۔ آرچر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران کون ہے جس کا آپ بار بار حوالہ دے رہے ہیں"۔ ڈینی نے کہا تو آرچر بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ گو یہ خود سیکرٹ سروس میں شامل نہیں ہے لیکن جب بھی سیکرٹ سروس کوئی مشن مکمل کرتی ہے تو سیکرٹ سروس کو لیڈ یہی عمران ہی کرتا ہے۔ بظاہر انتہائی سیدھا سادا، احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن اسے دنیا کا انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم نے اس عمران کا نام نہیں سنا اب تک"...... آرچر نے کہا۔

"میں تو اس کا نام پہلی بار سن رہی ہوں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے ڈینی اسے روکنے اور ہلاک کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یہاں جارجیا میں بلیک ہارٹ کا کنٹرول اس قدر سخت ہے کہ یہاں بلیک ہارٹ کی اجازت کے بغیر مکھی بھی نہیں اڑ سکتی اور آپ کو تو معلوم ہے کہ بلیک ہارٹ قائم ہی اس لئے کی گئی ہے کہ جارجیا میں آزادی حاصل کرنے والا جو گروپ کام کر رہا ہے اس کا خاتمہ کیا جا سکے اور بلیک ہارٹ نے اب تک تین چوتھائی کام مکمل کر لیا ہے۔ اب صرف تھوڑا سا کام رہ گیا ہے۔ وہ بھی جلد مکمل ہو جائے گا اور یہی بلیک ہارٹ کی کارکردگی کا ثبوت ہے"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں سیکرٹری صاحب کو اطلاع دے دیتا ہوں کہ وہ



سرکاری طور پر تمہیں یہ کام سونپ دیں"...... آرچر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے ڈینی نے کہا تو آرچر نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف وائٹ شیڈو آرچر بول رہا ہوں۔ سر وانڈر سے بات کرائیں"...... آرچر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں آرچر بول رہا ہوں۔ آپ کو ایک اطلاع دینی تھی"۔ آرچر نے کہا۔

"کیسی اطلاع۔ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کے حکم پر وائٹ شیڈو نے پاکیشیا سے ڈاکٹر سجاد کو اغوا کرایا تھا اور اسے جارجیا کی ایک لیبارٹری میں پہنچا دیا تھا"...... آرچر نے کہا۔

"ہاں۔ پھر کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح خشک اور سرد لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ عمران نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ڈاکٹر سجاد کو

جارجیا پہنچایا گیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اب جارجیا میں ڈاکٹر سجاد کی برآمدگی کے لئے کام کرے گا"...... آرچر نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس عمران کو کیسے معلوم ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے۔ وہ تو ایکس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دے گا"...... سیکرٹری نے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سر۔ اس کی دلچسپی لیبارٹری سے نہیں بلکہ سائنس دان ڈاکٹر سجاد کی برآمدگی سے ہے اس لئے وہ ڈاکٹر سجاد کی برآمدگی پر ہی توجہ دے گا"...... آرچر نے جواب دیا۔

" لیکن ڈاکٹر سجاد تو ہلاک ہو چکا ہے"...... سیکرٹری نے کہا تو اس بار آرچر بے اختیار چونک پڑا۔

" ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس سے کام نہیں لیا جا سکا"...... آرچر نے کہا۔

" وہ تعاون نہیں کر رہا تھا اس لئے اس سے بنیادی فارمولے کے ساتھ ساتھ مزید جو کچھ اس نے اس سلسلے میں کام کیا تھا اس سب کو مشینی ذرائع سے معلوم کیا گیا اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اب ہمارے اپنے سائنس دان اس پر کام کر رہے ہیں اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ مل رہی ہے کہ اس فارمولے پر کام کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے لیکن ابھی اس پر کافی عرصہ لگے گا۔ البتہ سائنس دانوں کو بہرحال یہ امید لگ گئی ہے کہ آخرکار انہیں کامیابی مل جائے گی اور یہ ایجاد کرانس کو دنیا کا نہ صرف سب سے امیر ترین ملک بلکہ



سب سے طاقتور ملک بھی بنا دے گا"...... سیکرٹری نے کہا۔

" پھر تو ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم عمران تک یہ بات پہنچا دیں کہ جارجیا پہنچتے ہی ڈاکٹر سجاد نے خودکشی کر لی اور ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔ اس طرح وہ خاموش ہو جائے گا ورنہ وہ جارجیا پہنچ گیا تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے"...... آرچر نے کہا۔

" وہ اتنی آسانی سے باز آنے والا نہیں ہے۔ ہمیں اس کے خلاف خصوصی انتظامات بہرحال کرنے پڑیں گے"...... سیکرٹری نے کہا۔

" وہاں بلیک ہارٹ کی مادام ڈینی موجود ہے اور اس نے وہاں مکمل سیٹ اپ کر رکھا ہے اور میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آسانی سے کور کر لے گی اور میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہو گا کیونکہ مادام ڈینی بے حد باصلاحیت بھی ہے اور انتہائی ذہین ایجنٹ بھی اور پھر طویل عرصے سے وہ جارجیا میں کام کر رہی ہے۔ نیا آدمی وہاں اس انداز میں کام نہ کر سکے گا جس انداز میں مادام ڈینی کر لے گی اس لئے آپ اسے الرٹ کر دیں۔ ادھر میں عمران تک یہ بات پہنچا دیتا ہوں کہ ڈاکٹر سجاد ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر اس کے باوجود وہ وہاں پہنچا تو پھر مادام ڈینی اس سے نمٹ لے گی اور اگر اس کے باوجود بھی ضرورت پڑی تو پھر وائٹ شیڈو بھی وہاں کام کر سکتی ہے"...... آرچر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مادام ڈینی واقعی ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ ٹھیک ہے میں اسے کہہ دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرچر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" رابرٹ بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" رابرٹ۔ میں نے سیکرٹری آف سائنس سے بات کر لی ہے۔ وہاں جارجیا میں بلیک ہارٹ کی چیف مادام ڈینی کا مکمل سیٹ اپ موجود ہے اس لئے سیکرٹری صاحب مطمئن ہیں کہ مادام ڈینی وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کور کر لے گی۔ البتہ میری تجویز پر انہوں نے یہ اجازت بھی دے دی ہے کہ ہم اس عمران تک یہ بات پہنچا دیں کہ سائنس دان ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو چکا ہے۔ اس طرح امید تو یہی ہے کہ وہ جارجیا جائے گا ہی نہیں۔ تم اس سلسلے میں کسی طرح فلیک کے ذریعے یہ پیغام پہنچا دو"....... آرچر نے کہا۔

" باس۔ فلیک سے میرا براہ راست تو کوئی رابطہ نہیں ہے اس لئے میرا تو اس تک پیغام پہنچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا جب معاملات کو اب بلیک ہارٹ ڈیل کرے گی تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے اس معاملے میں دخل دینے کی"....... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم وہاں اپنے آدمی کے کان میں یہ بات ڈال دو۔ مجھے یقین ہے کہ بات عمران تک پہنچ جائے گی۔ میں نہیں چاہتا کہ جارجیا میں



کرانس کی لیبارٹری ضائع ہو جائے"....... آرچر نے کہا۔

" اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ مادام ڈینی ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی حالانکہ اس کا ریکارڈ بے حد شاندار ہے"....... رابرٹ نے چونک کر کہا۔

" مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ انتہائی باصلاحیت اور ذہین ایجنٹ ہے لیکن جس شخص کا نام عمران ہے وہ دراصل کچھ اور ہی چیز ہے اس لئے تو میں نے جان بوجھ کر یہ معاملہ مادام ڈینی پر ڈال دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ وہ جارجیا تک نہ ہی پہنچے تو اچھا ہے"۔ آرچر نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ میں اپنے آدمی تک یہ بات پہنچا دیتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرچر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر موجود سرخ ڈائری کے صفحات پلٹنے میں مصروف تھا۔ بلیک زیرو اس کے لئے چائے بنانے کچن میں گیا ہوا تھا۔ پھر ایک صفحے پر عمران کی نظریں رک گئیں۔ اس نے چند لمحے غور سے اس صفحے کو دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ارجنٹائن کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت بونس ایرز کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔



"یس"...... عمران نے کہا۔

"نمبرز نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے راس نے تیزی سے مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ پہلی ار رابطہ قائم نہ ہو سکا تو عمران نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ائل کرنے شروع کر دیئے اور اس بار رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہرسٹ کلب"...... ایک نسوانی آواز سنای دی۔

"میں براعظم ایشیا کے ملک پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ مارشا ابھی ت ہرسٹ کلب کی مالکہ ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میڈم مارشا ہی کلب کی مالکہ ہیں"...... دوسری طرف ے کہا گیا۔

"ان سے بات کرائیں۔ میرا نام پرنس علی عمران ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارشا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی ازسنائی دی۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا ابھی تک تمہارے گلے کی خشک اریوں کی آئلنگ نہیں ہوئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے یا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم پرنس ۔ پرنس تم ۔ ارے کیا واقعی تم ہو ۔ ا سے بول رہے ہو "...... اس بار دوسری طرف سے تقریباً ہذیانی ا میں بات کرتے ہوئے کہا گیا جیسے بولنے والی کو خود یقین نہ آر کہ وہ واقعی اس کی آواز سن رہی ہے جس سے بات ہو رہی ہے ۔

" پاکیشیا سے بول رہا ہوں اور پاکیشیا میں سب کچھ سستا سوائے فون کال کے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں صرف نا پرنس ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" بس ۔ بس ۔ رہنے دو ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اصل پرنس تم چاہو تو ارجنٹائن کی ساری فون کمپنیاں خرید لو ۔ لیکن آج تم مارشا کیسے یاد آ گئی ۔ میرا خیال ہے چار سال پہلے تم سے بات ؛ تھی "...... مارشا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" چار نہیں ساڑھے چار سال ۔ لیکن تمہاری آواز بتا رہی ہے تمہاری عمر ساڑھے چار سال کم ہو گئی ہے "...... عمران نے جو دیا تو اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے وہاں پہنچا ۔ نے ایک پیالی عمران کے سامنے اور دوسری پیالی اٹھائے وہ کرسی کی طرف بڑھ گیا ۔

" اور یقیناً تمہاری عمر چالیس سال کم ہو گئی ہو گی ۔ تمہاری بتا رہی ہے کہ تم اسی طرح تروتازہ ہو جیسے آج سے چار سال تھے "...... مارشا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" میری آواز میں تمہیں جو کچھ محسوس ہو رہا ہے وہ صرف ار



کہ بات تم سے ہو رہی ہے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مارشا کافی دیر ہنستی رہی ۔

" یہ بتاؤ مارشا کہ جارجیا تک تمہارے حسن کا عکس پھیلا ہوا ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا ۔

" جارجیا ۔ اوہ ۔ جارجیا میں تمہیں کیا کام پڑ گیا ۔ وہ تو پاکیشیا سے بہت دور ہے "...... مارشا نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہمارے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے پاکیشیا سے جارجیا لے جایا گیا ہے اور یہ کام کرانس کی سرکاری ایجنسی نے سرانجام دیا ہے حالانکہ جارجیا تو گریٹ لینڈ کے قبضے میں ہے پھر نجانے کرانس کا وہاں کیا سلسلہ ہے "...... عمران نے کہا ۔

" اوہ ۔ یہ بات دو سال پہلے کی ہے ۔ دو سال ہوئے کرانس نے گریٹ لینڈ سے باقاعدہ جارجیا کو خرید لیا ہے اور اب یہ جزیرہ گریٹ لینڈ کے نہیں بلکہ کرانس کے قبضے میں ہے لیکن کرانس کا قبضہ اس انداز میں ہے کہ کرانس کی فوجیں یہاں موجود نہیں اور نہ اس کی انتظامیہ ۔ کرانس نے یہاں صرف ایک گورنر رکھا ہوا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہاں ایک بہت بڑا میزائل سٹیشن قائم کیا ہوا ہے ۔ باقی جارجیا کی اپنی انتظامیہ ہے اور جارجیا کو ایک کھلا جزیرہ قرار دے دیا گیا ہے اس لئے ایک لحاظ سے جارجیا اس وقت سمگلروں، بدمعاشوں اور سیاحوں کی مشترکہ جنت ہے ۔ پوری دنیا میں جو کام ناممکن ہو جاتا ہے وہ جارجیا میں ممکن ہو جاتا ہے اور اگر

واقعی پاکیشیا کے سائنس دان کو کرانس نے جارجیا پہنچایا ہے تو پھر یہاں انہوں نے خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہو گی"۔ مارشا نے کہا۔

" اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ تمہارے حسن کا عکس وہاں تک پھیلا ہوا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" بالکل ہے۔ مارشا کا نام جارجیا میں بھی اسی طرح احترام سے لیا جاتا ہے جس طرح یہاں بونس ایرز میں لیا جاتا ہے ہرسٹ کلب کی طرح۔ پریٹا ہوٹل کو جارجیا میں بے حد اہمیت دی جاتی ہے"۔ مارشا نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کرانس کی کوئی سرکاری ایجنسی بھی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں۔ البتہ معلوم کرایا جا سکتا ہے"...... مارشا نے کہا۔

" کتنے سال لگیں گے معلوم کرنے میں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مارشا بے اختیار ہنس پڑی۔

" میں جانتی ہوں کہ تمہاری فطرت کیا ہے۔ زیادہ نہیں صرف چار گھنٹے"...... مارشا نے کہا۔

" اوکے۔ پھر میں چار گھنٹوں بعد دوبارہ تمہاری خوبصورت آواز سننے کے لئے فون کروں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔



" ڈاکٹر سجاد کو اغوا کر کے جارجیا لے جایا گیا ہے اور یہ کام کرانس کی سرکاری ایجنسی نے کیا ہے"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر سجاد۔ وہی سائنس دان جس سے آپ نے فارمولے کی کاپی حاصل کر کے فلیک کو دی تھی"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر عالم کے فلیٹ پر آنے سے لے کر فلیک سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

" تو آپ کو ڈاکٹر سجاد کی تلاش کے لئے باقاعدہ استعمال کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ڈاکٹر سجاد اس قسم کے فارمولے کا بھی موجد ہو گا اور نہ ڈاکٹر سجاد نے اس سلسلے میں کوئی بات کی ورنہ شاید میں اس سلسلے میں مزید کام کرتا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن اب آپ کیا اس ڈاکٹر سجاد کو جارجیا سے واپس لائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ سولر انرجی کی مائیکرو چپ کی ایجاد کوئی معمولی بات نہیں ہے بلیک زیرو۔ صدیوں کی انقلابی دریافت ہے اور اس سے یوں سمجھو کہ پوری دنیا کا نقشہ ہی تبدیل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" وہ کس طرح عمران صاحب۔ یہی ہو گا کہ جدید مائیکرو چپ سے سولر انرجی کو کام میں لایا جا سکے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔

" زندگی کے ہر شعبے میں اس کا استعمال ہو گا بلیک زیرو۔ انسانی سہولیات کے لئے بھی اور دفاعی مقاصد کے لئے بھی۔ توانائی کے تمام زمینی ذرائع اس کے سامنے کوئی حیثیت نہ رکھیں گے۔ پٹرول، گیس، بجلی سب کچھ ختم ہو جائے گا اور تم جانتے ہو کہ سورج ہی توانائی کا اصل منبع ہے اس لئے ٹرینیں، بحری جہاز، ہوائی جہاز، خلائی جہاز، کاریں اور موٹر سائیکل سب کچھ سورج کی توانائی سے حرکت میں آئیں گے اور یہ سب کچھ مفت ہو گا۔ سورج نے بل نہیں بھیجنے گھروں میں استعمال ہونے والی بجلی اور گیس کی تمام اشیاء مفت کام کریں گے۔ آج تک اصل مسئلہ یہی تھا کہ سولر انرجی کو سٹور کرنے اور اس سے بجلی یا توانائی کو استعمال کرنے کے لئے بڑے بڑے سٹیشن قائم کرنے پڑتے تھے لیکن اگر یہ توانائی ماچس کی تیلی کے سرے کے اندر سٹور ہو جائے اور استعمال میں بھی آسکے تو تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھیں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب واقعی۔ اوہ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی انسان کے لئے سب سے بڑی رحمت ہو گی۔ اوہ۔ یہ تو واقعی سب کچھ تبدیل کر کے رکھ دے گی۔ سب کچھ "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اور جب اس مائیکرو چپ کی ایجاد کا سہرا پاکیشیا کے سر بندھے گا اور پوری دنیا اس کی ٹیکنالوجی پاکیشیا سے حاصل کرے گی تو تم خو



سوچو کہ پاکیشیا کو کتنا بڑا تاریخی کریڈٹ حاصل ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ابھی تو اس کا علم سپر پاورز کو نہیں ہو سکا ورنہ شاید پوری دنیا اس کے پیچھے پاگل ہو جاتی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اسی طرح کافی دیر تک باتیں کرتے رہے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے سلیمان"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" سلاکیہ سے آپ کے دوست فلیک کا فون آیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ کو انتہائی اہم اطلاع دینی ہے اس لئے آپ تک پیغام پہنچایا جائے۔ اس نے بتایا ہے کہ آپ اس کا نمبر جانتے ہیں اس لئے آپ سے کہا جائے کہ آپ فون کر لیں"...... سلیمان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں فون"...... عمران نے کہا اور ریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ رابطہ نمبر اور جوزفین کلب کے نمبر یاد تھے اس لئے اسے انکوائری آپریٹر سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

" جوزفین کلب "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
سنائی دی۔

" فلیک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بو
ہوں "....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ فلیک بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد فلیک ک
سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ خیریت۔ کیسے فون کیا تھا
پر "....... عمران نے کہا۔

" اوہ عمران صاحب۔ میں نے یہ بتانے کے لئے فون کیا
پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر سجاد جارجیا میں ہلاک ہو چکا ۔
فلیک نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ لاؤڈر پر فلیک کی آواز
وجہ سے بلیک زیرو بھی چونک پڑا تھا۔

" ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا اسے اغوا کرنے والو
ہلاک کیا ہے "....... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ جو اطلاع مجھے ملی ہے اس سے معلو
ہے کہ ڈاکٹر سجاد کسی ایسی بیماری میں مبتلا تھا کہ اس کا ذہن
کے ذریعے چیک کیا جانے لگا تو اس کا برین ہیمرج ہو گیا اور وہ
ہو گیا "....... فلیک نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے اتنی تفصیل سے اطلاع ملی ہے "....... عمرا



ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میرے پرسنل سیکرٹری کا دوست کرانس کی سرکاری ایجنسی وائٹ شیڈو کا ڈپٹی چیف رابرٹ ہے۔ رابرٹ جارجیا آتا جاتا رہتا ہے۔ اس بار میرا پرسنل سیکرٹری بھی چھٹی لے کر اس کے ساتھ جارجیا چلا گیا کیونکہ جارجیا سیاحوں کی جنت کہلاتا ہے اور میرا پرسنل سیکرٹری فطری طور پر ایسے جزیروں کی سیر کرنے کا عادی ہے۔ وہاں اس رابرٹ نے کسی میڈم کو فون کر کے اس سے پوچھا کہ کیا اس سائنس دان جسے وائٹ شیڈو نے پاکیشیا سے اغوا کر کے یہاں پہنچایا تھا اس سے تمام معلومات مل گئی ہیں یا نہیں تو اس نے جواب میں اسے یہ تفصیل بتائی تھی اور پھر رابرٹ نے اپنے باس آرچر کو فون پر تفصیل بتائی۔ اس پر میرے پرسنل سیکرٹری کو تجسس ہوا تو اس نے ساری تفصیل معلوم کی تو اس رابرٹ نے اسے شاید غیر متعلقہ سمجھتے ہوئے تفصیلات بتا دیں لیکن میرا پرسنل سیکرٹری جانتا ہے کہ میں پاکیشیا آپ کے پاس گیا تھا اس لئے اس نے پاکیشیا کے حوالے کی وجہ سے مجھ سے بات کی جس پر میں نے اپنے طور پر وائٹ شیڈو میں اپنے خاص آدمی سے بات کی تو وہاں سے بھی یہ اطلاع کنفرم ہو گئی اور سلاکیہ کے اعلیٰ حکام کو بھی اس کی رپورٹ مل چکی ہے کہ ان کی ساری کارروائی نہ صرف فضول ثابت ہوئی ہے بلکہ ان کے مطابق انتہائی اہم فارمولا بھی ہمیشہ کے لئے ضائع ہو گیا ہے۔ میں نے کنفرمیشن کرنے کے بعد آپ کو کال کیا ہے تاکہ آپ کو بتا

دوں" ۔ فلیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب قدرت کے کاموں میں کون دخل دے س ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے اطلاع دی۔ گڈ بائی" ۔ عمرا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ ساری کہانی مصنوعی لگتی ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ میرا خیال ہے کہ فلیک کے ذریعے مجھ تک یہ با باقاعدہ پہنچائی گئی ہے تاکہ میں ڈاکٹر سجاد کے پیچھے جارجیا جاؤں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر ساڑھے چار گھنٹے گزرنے کے بعد عمران نے ایک بار پھر مارشیا رابطہ کیا۔

" میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں پرنس۔ جارجیا میں کرائ کی ایک سرکاری ایجنسی بلیک ہارٹ کا مکمل سیٹ اپ ہے اور ا کی چیف ایک عورت مادام ڈینی ہے اور سنا ہے کہ مادام ڈینی کرائ کی معروف سیکرٹ ایجنٹ ہے"...... مارشا نے کہا۔

" اس مادام ڈینی سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران کہا۔

" بلیک ہارٹ کلب جارجیا کا سب سے معروف کلب ہے اور ما ڈینی اس کی مالک ہے اور جنرل مینجر بھی"...... مارشا نے جواب د

" اوکے ۔ اب ایک اور کام بھی تم نے کرنا ہے"...... عمران



کہا۔

" کون سا کام"...... مارشا نے چونک کر پوچھا۔

" ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سے جس سائنس دان ک اغوا کر کے جارجیا پہنچایا گیا تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہے اس مادام ڈینی کو یقیناً اس کا علم ہو گا۔ کیا تم اس مادام ڈینی کے کس آدمی کو کور کر سکتی ہو جو حتمی معلومات مہیا کر سکے"...... عمران کہا۔

" ہاں۔ کر تو سکتی ہوں لیکن"...... مارشا نے قدرے ہچکچا ہوئے کہا۔

" رقم کی فکر مت کرو۔ اب پرنس اتنا بھی مفلس نہیں ہے ک معمولی سی رقم بھی ادا نہ کر سکے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف مارشا بے اختیار ہنس پڑی۔

" معمولی رقم کی بات ہوتی تو میں خود ہی برداشت کر لیتی لیک مجھے معلوم ہے کہ اس کام میں کم از کم ایک دو لاکھ ڈالر خرچ کر پڑیں گے"...... مارشا نے کہا۔

" جتنے بھی خرچ ہو جائیں پرواہ مت کرو۔ تمہیں مل جائیں گے البتہ معلومات حتمی ہونی چاہئیں کہ اگر یہ سائنس دان واقعی ہلا ہو گیا ہے تو کیا وہ کچھ بتا کر ہلاک ہوا ہے یا نہیں"...... عمران کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر کل اس وقت مجھے کال کر لینا۔ میں معلوم

لوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اگر مارشا یہ معلومات حاصل کر لیتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری جہاں ڈاکٹر سجاد کو پہنچایا گیا ہو گا اس کا علم بھی مادام ڈینی کو ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ وہاں ہمارے مقابل بھی یہی مادام ڈینی ہی اترے گی۔ ویسے میں نے اس کی کارکردگی کی خصوصی تعریف سن رکھی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔



سیاہ رنگ کی کار جارجیا کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان تھا جس کے جسم پر باقاعدہ ڈرائیور یونیفارم تھی جبکہ عقبی سیٹ پر ایک لمبے قد اور چھریرے بدن کی مالکہ نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی گردن اس کے جسم کی مناسبت سے قدرے لمبی دکھائی دیتی تھی جبکہ سر پر موجود اخروٹی رنگ کے بال مردوں کی طرح تراشے ہوئے تھے۔ اس نے اسکرٹ اور اس کے اوپر بلیک لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں کانوں میں ہیروں کے ٹاپس تھے۔ چہرے پر معصومیت تھی۔ آنکھیں بڑی بڑی لیکن خوابناک سی تھیں۔ آنکھوں کا رنگ سیاہ تھا۔ سرخ و سفید رنگ پر سیاہ آنکھوں نے اس کی خوبصورتی میں خاصا اضافہ کر دیا تھا۔ بحیثیت مجموعی وہ ایسی لڑکی تھی جسے لوگ سرسری طور پر دیکھ کر لازماً مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہو جاتے

تھے۔ وہ کار کی عقبی سیٹ پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکلخت کار مین روڈ سے سائیڈ روڈ پر مڑی اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگی تو لڑکی بے اختیار چونک کر تن کر بیٹھ گئی۔ سائیڈ روڈ آگے جا کر ایک کافی بڑے محل نما مکان کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے ختم ہو گئی۔ گیٹ کے باہر دو باوردی دربان موجود تھے جن میں سے ایک تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

" یس میڈم "...... دربان نے جھک کر اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ کارڈ لارڈ صاحب کو پہنچا دو "...... لڑکی نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک چھوٹا سا سنہری رنگ کا کارڈ دربان کی طرف بڑھا دیا۔ سنہری رنگ کے کارڈ پر سیاہ رنگ سے دل کا نشان بنا ہوا تھا۔

" یس میڈم "...... اس دربان نے کہا اور کارڈ لے کر وہ تیزی سے واپس گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ کے ساتھ ہی وہ ایک دروازے میں جا کر غائب ہو گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد وہ کارڈ لئے واپس آ گیا۔

" آپ جا سکتی ہیں میڈم ۔ لارڈ صاحب آپ کے منتظر ہیں "۔ دربان نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا اور کارڈ واپس اس لڑکی کو دے دیا۔ چند لمحوں بعد جہازی سائز کا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا تو لڑکی کے کہنے پر ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ طویل راستہ



طے کرنے کے بعد کار ایک برآمدے کے قریب بنے ہوئے جہازی سائز کے پورچ میں جا کر رک گئی جہاں سیاہ اور سفید رنگ کی دو جدید ترین ماڈلز کی کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ جیسے ہی کار ان کے پیچھے جا کر رکی لڑکی نے خود ہی دروازہ کھولا اور باہر آ گئی اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

" میرا نام فیرک ہے اور میں مینجر ہوں "...... اس آدمی نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میڈم ڈینی "...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے انداز میں کہا۔

" اوہ ۔ یس میڈم ۔ تشریف لائیے ۔ لارڈ صاحب آپ کے منتظر ہیں "...... مینجر نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ واپس برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے سے وہ ایک راہداری میں گئے اور پھر ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ کر مینجر فیرک رک گیا۔

" تشریف لے جائیے لارڈ صاحب موجود ہیں "...... مینجر نے ایک سائیڈ پر ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ میڈم ڈینی اندر داخل ہوئی۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جسے شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے صوفے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر لیکن صحت مند آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے مکمل طور پر گنجا تھا۔ اس کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ تھا اور اس نے سرخ لکیروں والی ٹائی

باندھ رکھی تھی۔ جیب میں سرخ رومال بھی موجود تھا۔

" خوش آمدید مس ڈینی "...... لڑکی کے اندر داخل ہوتے ہ ادھیڑ عمر آدمی نے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں لڑکی کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" لارڈ سموئیل ۔ مجھے آپ سے ملاقات کا بڑا شوق تھا لیکن طویل عرصے سے آپ ایکریمیا میں تھے اس لئے ملاقات نہ ہو سکی۔ آج جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ آپ جارجیا تشریف لے آئے ہیں تو میں پہلی فرصت میں ہی ملنے آگئی ہوں "...... ڈینی نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ۔ ویسے آپ کی کارکردگی کی تعریفیں تو میں ایکریمیا او کرانس دونوں ممالک کے اعلیٰ حکام سے سنتا رہتا ہوں اور مجھے خوش ہے کہ اپ اب مستقل طور پر جارجیا میں موجود ہیں "...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے اسی لمحے سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی جس نے انتہائی مختصر سا لباس پہنا ہوا تھا منقش ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ ٹرے میں دو خوبصورت منقش گلاس موجود تھے جن میں شراب موجود تھی۔ اس نے ایک ایک گلاس دونوں کے سامنے رکھا اور پھ واپس چلی گئی۔

" لیجئے پرشین کی نایاب شراب ہے "...... لارڈ نے اپنے سامن رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔



" شکریہ "...... ڈینی نے کہا اور پھر دونوں نے ہی شراب کے گھونٹ لئے اور گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔

" لارڈ صاحب۔ کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واقف ہیں "۔ ڈینی نے کہا تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہاں۔ بہت اچھی طرح واقف ہوں لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں "...... لارڈ نے کہا۔

" مجھے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ آپ ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کے چیف ہیں اور آپ کی ایجنسی کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکی ہے اس لئے مجھے آپ سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا کیونکہ مجھے شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کا پہلی بار موقع ملے "...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں جارجیا میں آ رہی ہے "۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ سنا تو یہی ہے۔ میری تو دعا ہے کہ وہ ضرور آئے "۔ ڈینی نے کہا۔

" یہاں کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں آ رہی ہے "...... لارڈ نے کہا۔

" کرانس کی ایک ایجنسی نے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے یہاں پہنچایا تھا لیکن وہ سائنس دان کسی مخصوص ذہنی

مرض میں مبتلا تھا اس لئے جب اس کے ذہن سے مشینری کی مدد سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو برین ہیمرج کی وجہ سے وہ بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو گیا لیکن ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات پر یقین نہیں آئے گا اس لئے وہ لازماً یہاں اس سائنس دان کو برآمد کرنے آئیں گے اور میں بھی یہی چاہتی ہوں تاکہ یہ کارنامہ بھی ڈینی کے نام لکھا جائے کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے"...... ڈینی نے کہا تو لارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصی طور پر اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے مل کر بے حد مسرت ہو گی۔ یہ آدمی انتہائی درجے کا بااخلاق اور شگفتہ مزاج ہے"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی اس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے لیکن کیا آپ اس سے براہ راست ملے ہوئے ہیں"...... ڈینی نے پوچھا۔

"صرف ایک بار اس سے ایک کلب میں ملاقات ہوئی تھی اور بس"...... لارڈ نے جواب دیا۔ وہ ساتھ ساتھ شراب کے گھونٹ بھی لے رہا تھا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ میری بات اس عمران سے کرا دیں"۔ ڈینی نے کہا۔

"سوری مس ڈینی۔ یہ سرکاری معاملات ہیں اور آپ کرانس کی نمائندہ ہیں اور وہ پاکیشیا کا اس لئے میں اس سلسلے میں کوئی مداخلت



ں کرنا چاہتا کیونکہ میں ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ملق ہوں۔ جارجیا میں صرف آرام کرنے آیا ہوں اور میں صرف م ہی کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے میں آپ کو یہ ضرور بتانا پسند کروں گا آپ عمران کو آسان شکار نہ سمجھیں۔ وہ حد درجہ شاطر، انتہائی عیار کایاں آدمی ہے۔ اسے ڈاج دینا تقریباً ناممکن ہے۔ بہرحال وہ بھی ان ہے۔ غلطی اس سے بھی ہو سکتی ہے مگر وہ اپنی غلطی کو ت کرنے کا فن بھی جانتا ہے اس لئے آپ اس مسئلے کو اتنا آسان یں"۔ لارڈ نے کہا۔

"کیا آپ کو اس کی رہائش گاہ یا فون نمبر معلوم ہے"...... ڈینی کہا۔

"نہیں۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ البتہ میری ایجنسی کے آفس کو معلوم ہو گا لیکن آپ کیا چاہتی ہیں۔ کیا آپ اسے یہ پیغام پہنچانا تی ہیں کہ پاکیشیائی سائنس دان ہلاک ہو چکا ہے اور وہ جارجیا نہ "...... لارڈ نے کہا تو ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"جی نہیں۔ میں تو اسے باقاعدہ دوستانہ دعوت دینا چاہتی ہوں کہ ہاں آئے تو مجھ سے ضرور ملے۔ میں اسے یہاں ہر طرح کا ثبوت کر دوں گی کہ وہ سائنس دان واقعی ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے ود اگر اس نے یقین نہ کیا تو پھر میں اسے بتا دوں گی کہ اس کی ی اسی میں ہے کہ وہ یہاں سے واپس چلا جائے"...... ڈینی نے

"میں آپ کو معلوم کر کے بتا دیتا ہوں"...... لارڈ نے
کوٹ کی جیب سے اس نے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ک
فون نکالا اور اس کو آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے ش
دیئے۔

"لارڈ سموئیل بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
کرنے والے علی عمران کی رہائش گاہ کا فون نمبر چاہئے"...... ا
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد لارڈ نے کہا
فون آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھا اور ڈینی کو
دیا۔

"بے حد شکریہ۔ ویسے اگر آپ کی موجودگی میں عمران اور
سیکرٹ سروس یہاں آئی تو ہو سکتا ہے کہ میں انہیں آپ سے
کرانے یہاں لے آؤں"...... ڈینی نے کہا۔

"تو آپ اس سے دوستی کرنے کا پلان بنا چکی ہیں"...... لا
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ آپ نے بھی اس کے اخلاق کی تعریف کی۔
ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ وہ انتہائی بااخلاق اور وجیہہ آد
ایسے آدمی سے تو دوستی ہونی چاہئے"...... ڈینی نے کہا تو لا
اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی۔ بہرحال اگر وہ مجھ سے ملنے آیا تو میں انتہا



اس سے ملاقات کروں گا"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت دیں۔ آپ سے ملاقات انتہائی خوشگوار
"...... ڈینی نے کہا۔

"بے حد شکریہ مس ڈینی۔ میرے لائق کوئی بھی خدمت ہو تو
کلف کہہ دیجئے گا"...... لارڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈینی اٹھی اور
بار پھر انہوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھ
ڈینی کو کمرے کے دروازے تک چھوڑنے آیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈینی
بار پھر اپنی سیاہ رنگ کی کار میں سوار واپس ہرسٹ کلب جا رہی
اس کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ
موئیل اب کسی صورت بھی عمران تک یہ پیغام پہنچانے سے
یں آئے گا کہ سائنس دان ہلاک ہو چکا ہے اور اس کا لارڈ سے
کا مقصد بھی یہی تھا اور اسی لئے اس نے اس پر دباؤ ڈالا تھا کہ
کا فون نمبر معلوم کر کے بتائے تاکہ فون نمبر معلوم ہو جانے
راس کے ذہن میں اگر کوئی ہچکچاہٹ ہو گی تو وہ بھی ختم ہو
گی۔ ویسے اب اس کے ذہن میں واقعی یہ خیال آ رہا تھا کہ وہ
ران سے براہ راست ٹکراؤ کی صورت حال پیدا کرنے کی
کیوں ناں دوستی کر لے۔ وہ کافی دیر تک اس پوائنٹ پر
ہی۔ یہ پوائنٹ اس لارڈ سے ہونے والی گفتگو کی وجہ سے
ذہن میں آیا تھا اور پھر جب کار کلب میں داخل ہو کر اس کے
سامنے پہنچ کر رکی تو وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ خود ہی فون

کر کے عمران سے بات کرے گی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس کر بیٹھ گئی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹ کر دیئے۔

" یس ۔ سوزی بول رہی ہوں میڈم "...... دوسری ط ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔ یہ اس ک سیکرٹری تھی۔

" پاکیشیا کا ایک فون نمبر نوٹ کرو سوزی اور پاکیشیا کا معلوم کر کے اس نمبر پر ایک آدمی عمران سے میری بات کرا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گ بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ڈینی نے کہا۔

" مادام ۔ عمران نام کا آدمی موجود نہیں ہے۔ اس ک سلیمان نے فون اٹنڈ کیا ہے اور میں نے اسے اپنا فون نم ہے اور آپ کا نام بھی اس تک پہنچا دیا ہے۔ اس کا کہنا بھی عمران صاحب آئے تو وہ انہیں پیغام پہنچا دے گا"۔ کہا۔

" نہیں ۔ میں فوری طور پر اس سے بات کرنا چاہتی ہ کہو کہ وہ جہاں بھی ہو اس سے میری بات کرائے "...... لہجے میں کہا۔

" یس میڈم "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس ک



ڈینی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ڈینی نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ڈینی نے کہا۔

" میڈم ۔ میری عمران کے باورچی سے بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ عمران صاحب کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ اسے تلاش کر کے آپ کا پیغام پہنچا دے گا اور وہ خود ہی آپ سے بات کر لیں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے"...... سوزی نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... ڈینی نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" اب خود ہی کرے گا فون "...... ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر سامنے رکھ لی۔ یہ فائل اس نے ایکریمیا کی ایک مخبر ایجنسی سے تیار کرائی تھی۔ اس فائل میں عمران کے بارے میں تفصیلات درج تھیں اور اس کی ایک تصویر بھی تھی۔ لارڈ سموئیل کے پاس جانے سے پہلے وہ عمران کی تصویر دیکھ چکی تھی لیکن فائل میں عمران کی جو تصویر لگی ہوئی تھی اس سے وہ انتہائی احمق اور سادہ لوح سا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے خود جا کر لارڈ سے ملاقات کی تھی۔ لیکن جب لارڈ سموئیل نے بھی اس کی تعریف کی تو اس نے ایک بار پھر فائل اٹھا کر سامنے رکھ لی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" آپ مارشا سے بات کرنے آئے ہوں گے۔ اس نے کل اس وقت کا کہا تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ سرکاری فون پر بات کرنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے ورنہ گفتگو کے ساتھ ساتھ دل دھڑکتا رہتا ہے اور آنکھوں کے سامنے خرچ ہونے والے نوٹ لہراتے نظر آنے لگ جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا مارشا سے رابطہ ہو گیا۔



" کیا رپورٹ ہے مارشا۔ اس ڈینی کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

" میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں پرنس عمران۔ ڈینی نے بھی اس سائنس دان کی موت کی تصدیق کر دی ہے اور یہ بھی تصدیق ہو گئی ہے کہ وہ بغیر کچھ بتائے ہلاک ہوا ہے"...... مارشا نے کہا۔

" کیا تم نے اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کیا ہے جہاں اسے پہنچایا گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے معلوم تھا کہ معلومات تمہیں مہیا کرنی ہیں اور میں تمہاری عادت جانتی ہوں کہ تم ہر معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہو اس لئے میں نے واقعی اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کیا ہے بلکہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والے ایک سائنس دان کا سراغ بھی لگایا ہے اور اس کو بھاری رقم دے کر اسے زبان کھولنے پر مجبور کر دیا۔ اس سائنس دان نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے۔ وہ خود اس گروپ میں شامل تھا جو اس پاکیشیائی سائنس دان سے معلومات حاصل کر رہا تھا۔ البتہ باوجود کوشش کے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ البتہ اس کا کوڈ نام معلوم ہو گیا ہے۔ اسے ایکس لیبارٹری کہا جاتا ہے اور یہ ہے بھی جارجیا میں اور اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر دلموٹ ہے اور وہ ہر سنڈے اپنی ایک دوست کو ملنے آتا ہے۔ اس کی دوست کا نام ویرا ہے اور وہ جارجیا میں ایک رہائشی

پلازہ کے فلیٹ میں رہتی ہے"...... مارشا نے تفصیل بتاتے ہو کہا۔

"اس کا فون نمبر اور پتہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو دوسری طر سے نہ صرف فون نمبر اور پتہ بتا دیا گیا بلکہ مارشا نے یہ بھی بتا دیا یہ ویرا جارجیا کے ایک نائٹ کلب جس کا نام سلور نائٹ کلب ہے میں ملازم ہے۔

"اچھا۔ اب یہ بتا دو کہ کتنا معاوضہ بھجوا دوں اور بینک کا نام اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"صرف دو لاکھ ڈالر بھجوا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اس کے ساتھ ہی اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام وغیرہ کی تفصیل بھی دی جو عمران کے اشارے پر ساتھ ساتھ بلیک زیرو نوٹ کرتا کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ بھی مارشا کی آواز سن رہا تھا۔

"بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ د

"اسے ایکریمیا کے اکاؤنٹ سے رقم بھجوا دینا۔ شاید آئندہ بھی سے کام پڑ جائے"...... عمران نے کہا۔

"آئندہ سے کیا مطلب۔ اب یہ مشن تو ختم ہو گیا"...... بل زیرو نے کہا۔

"کیسے ختم ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب جب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بت ہلاک ہو گیا ہے تو اب ظاہر ہے یہ فارمولا بھی اس کے ساتھ ہ



میں چلا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے خصوصی طور پر اس بات کو سامنے لایا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ مارشا نے جس انداز میں معلومات حاصل کی ہیں اس سے بات کنفرم ہو گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں جناب۔ فلیٹ سے۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"جارجیا سے کوئی میڈم ڈینی آپ سے بات کرنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہی ہے۔ اس کا فون نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے جس انداز میں کہا گیا اس پر عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا ڈینی نے خود فون کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی پرسنل سیکرٹری سوزی بات کر رہی تھی۔ اس کی ضد تھی کہ فوری بات ہونی چاہئے لیکن میں نے اسے کہہ دیا کہ اب

اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مطلب ہے پھونکیں مار کر۔ ٹھیک ہے۔ اماں بی کو رپورٹ پہنچ جائے گی کہ سلیمان اب پھونکیں مارنے پر آگیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ میں تو اس سوزی کے لئے کہہ رہا تھا۔ ویسے آواز تو اس کی بھی بے حد دلکش تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جارجیا ہے بہت دور۔ بل بہت آجائے گا اور ایک مفلس کا ملازم ہوتے ہوئے بہرحال ہر طرف کا خیال رکھنا پڑتا ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان اب واقعی باتیں کرنے میں بے حد تیز ہو گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی اور ڈیڈی کا لاڈلا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ یہ ڈینی آپ سے کیوں بات کرنا چاہتی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی تمہیں سمجھ نہیں آئی۔ وہ بھی مجھے یہی یقین دلائے گی کہ ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو گیا ہے۔ ہر شخص اس بات کے لئے کوشش کر رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھانے



کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں صاحب۔ جارجیا سے لارڈ سموئیل کی کال ہے۔ میں اسے ڈائریکٹ کر رہا ہوں آپ سن لیں کیونکہ لارڈ صاحب بے حد بضد ہیں کہ وہ فوراً آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ سلیمان کی قدرے جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو ۔ لارڈ سموئیل بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی خشک اور سرد سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ ویسے آپ ہی وہ لارڈ سموئیل ہیں جو ایکریمیا کی ایجنسی وائٹ یارڈ کے چیف ہیں اور جن کا ایک شاہی محل جارجیا میں بھی ہے یا آپ کوئی اور لارڈ سموئیل ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں وہی لارڈ سموئیل ہوں لیکن آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہے"...... اس بار لارڈ سموئیل کی آواز میں بے حد حیرت تھی اور لارڈ کی یہ بات سنتے ہی بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ عمران کی عادت جانتا تھا۔ عمران نے اب ایسے ایسے حیرت انگیز انکشافات کرنے ہیں کہ لارڈ سموئیل کا حیرت کی شدت سے دماغ پھٹ جائے گا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے لارڈ سموئیل کہ آپ کے بزنس اکاؤنٹ کس کس بینک میں ہیں اور کون کون محترمہ کو آپ سے دوستی کا دعویٰ ہے اور جارجیا میں آپ سے کون کون ملاقات کرنے آتا رہتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہ ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ڈینی مجھ سے ملاقات کرنے آئی تھی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"....... لارڈ سموئیل واقعی حیرت کی شدت سے پاگل ہو رہا تھا لیکن اس کی بات سن کر عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ یہ بات ان کے لئے نئی تھی کہ ڈینی لارڈ سموئیل سے ملنے گئی تھی حالانکہ ڈینی کرانس کی ایجنسی کی سربراہ تھی اور لارڈ سموئیل ایکریمین ایجنسی کا چیف تھا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ ڈینی آپ کو کیا بتا کر گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا بتا کر گئی ہے۔ چلیں آپ بتا دیں"....... لارڈ سموئیل نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ آپ کو بتا کر گئی ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو چکا ہے"....... عمران نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ اب مجھے سو فیصد یقین ہو چکا ہے کہ تم جادوگر ہو۔ اس بات کا تو سوائے میرے اور ڈینی کے کسی



تیسرے کو علم ہی نہیں ہو سکتا۔ میرے سٹاف کو اس کا علم نہیں ہے اس لئے تم جو لاکھوں میل دور بیٹھے ہوئے ہو تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ تم جادوگر ہو۔ کوئی مانے یا نہ مانے ۔ میں درست کہہ رہا ہوں کہ تم جادوگر ہو"....... لارڈ سموئیل کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"میں جادوگر نہیں ہوں لارڈ سموئیل ۔ مسلمان ہوں اور مسلمان جادو کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں اس لئے آپ بار بار مجھے جادوگر نہ کہیں۔ یہ تو عام سی بات ہے۔ بہرحال آپ فرمائیں کہ آپ نے کس لئے فون کیا ہے"....... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی آپ کو یہی اطلاع دینے کے لئے فون کیا تھا۔ آئی ایم سوری۔ میں نے آپ کا اور اپنا وقت ضائع کیا"....... دوسری طرف سے یکلخت پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ بات ہی اس انداز سے کرتے ہیں کہ دوسرا واقعی حیرت سے پاگل ہو جاتا ہے۔ اب لارڈ سموئیل کو تو نہیں معلوم ہو سکتا کہ آپ پہلے مارشا کے ذریعے معلومات حاصل کر چکے ہیں اور مارشا سے پہلے فلیک آپ کو اس بارے میں بتا چکا ہے اور آپ کو ڈینی کے بات کرنے کے بارے میں بھی پیغام مل چکا ہے اور اب لارڈ سموئیل کی طرف سے کال اور پھر اس سے ڈینی کی ہونے والی ملاقات، آپ نے جادوگر تو بننا ہی تھا"....... بلیک زیرو نے کہا تو

عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اصل بات یہ ہے کہ جتنا یہ مجھے یقین دلانے کی کوشش رہے ہیں اتنا ہی مجھے احساس ہوتا جا رہا ہے کہ ڈاکٹر سجاد چاہے ز نہ ہو تب بھی انہوں نے اس سے سولر انرجی کے مائیکرو چ فارمولے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور اب صرف ا لئے یہ سارا ڈرامہ کیا جا رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز س دی۔

" جارجیا آئی لینڈ کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس"...... عمران نے جواب دیا۔

" جارجیا آئی لینڈ کا رابطہ نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف کہا گیا اور پھر رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔

" شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" بلیک ہارٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی



سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ میرے نمبر پر کسی مادام ڈینی کی پرسنل سیکرٹری مس سوزی نے میرے ملازم کو یہ نمبر دیا ہے کہ میں اس نمبر پر میڈم ڈینی سے بات کر سکتا ہوں"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ میں بات کراتی ہوں۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ سوزی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

" میرے ملازم سلیمان کو واقعی آوازوں کی درست پہچان ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ آپ نے میرے ملازم سلیمان سے فون پر رابطہ کیا کہ میڈم ڈینی مجھ سے بات کرنا چاہتی ہیں اور میرا ملازم سلیمان آپ کی آواز کی بے حد تعریف کر رہا تھا بلکہ شاید وہ اس وقت بازار گیا ہے تاکہ وہاں شیلڈ کی تیاری کا آرڈر دے سکے۔ اس کا خیال ہے کہ اگر خوبصورت آوازوں کا عالمی مقابلہ حسن کرایا جائے تو وہ شیلڈ آپ کو ہی ملے گی اس لئے پیشگی شیلڈ تیار کرانے کے لئے گیا ہوا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور بلیک زیرو بیٹھا مسکراتا رہا۔

" آپ کا اور آپ کے ملازم سلیمان کا اس تعریف پر بے حد شکریہ۔ آپ دونوں واقعی قدر شناس ہیں۔ میڈم سے بات کیجئے"...... دوسری

طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ڈینی بول رہی ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک اور انتہ مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

" آپ کی آواز سن کر اب مجھے بھی بازار چلا جانا چاہئے تاکہ سلیم جو شیلڈ آپ کی پرسنل سیکرٹری مس سوزی کے لئے تیار کرا رہا ۔ اسے روک کر دوسری شیلڈ تیار کرائی جائے جس پر آپ کا نام لکھا ہو "....... عمران نے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ علی عمران ہیں "....... دوسر طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" صرف علی عمران نہیں بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس (آکسن)۔ بات یہ ہے کہ میرے ملازم سلیمان کو آپ کی پرسنل سیکرٹری مس سوزی کی آواز بے حد پسند آئی ہے اور اس نے کہا ہے کہ اگر خوبصورت آوازوں کا عالمی مقابلہ منعقد کرایا جائے تو مس سوزی کی آواز پہلے انعام کی حقدار قرار پائے گی اس لئے وہ پیشگی شیلڈ تیار کرانے چلا گیا لیکن اب آپ کی آواز سننے کے بعد پہلے والا فیصلہ تبدیل کرنا پڑا ہے۔ اب شیلڈ تو آپ کو دینی پڑے گی "۔ عمران نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" اس تعریف کا بے حد شکریہ ۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت جارجیا آ رہے ہیں جہاں آپ ڈاکٹر سجاد کو برآمد کرنے کی کوشش کریں گے



حکومت کرانس نے آپ کو اس کام سے روکنے کی ذمہ داری مجھے ی ہے لیکن آپ ضرور جارجیا آئیں۔ میں اس وقت تک آپ کی ت رہوں گی اور آپ کو جارجیا کی سیر کراؤں گی جب تک ت کرانس کے مفادات کے لئے آپ خطرہ نہ بنیں گے۔ اس بعد ظاہر ہے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو سانس لینے مشکل ہو ا گے۔ میں آپ کی منتظر رہوں گی "....... ڈینی نے کہا۔

" لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو گیا ۔ اس صورت میں ہمارے وہاں آنے کا کیا سکوپ رہ جاتا ....... عمران نے کہا۔

" یہ بات تو درست ہے لیکن ظاہر ہے آپ جیسے ایجنٹ اتنی جلدی ر اعتبار نہیں کریں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ سوچیں کہ آپ و فزدہ ہو کر آپ کو گمراہ کیا جا رہا ہے اس لئے آپ آئیں اور یہاں ات کریں تاکہ آپ کو یقین آ جائے اور آپ کرانس کے ت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کئے بغیر واپس چلے جائیں دوسری صورت میں پھر آپ کی زندہ واپسی ناممکن ہو جائے گی۔ ں بلیک ہارٹ کلب آپ کو جارجیا میں خوش آمدید کہے گا۔ گڈ ....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ئل کرنے شروع کر دیئے۔

جولیا بول رہی ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر سجاد اور اس کے ا
فارمولے کی برآمدگی کے لئے مشن ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ مش
کی سربراہی میں جارجیا آئی لینڈ میں مکمل کیا جائے گا۔ تم
کیپٹن شکیل اور تنویر کو الرٹ کر دو۔ عمران تم سے مل
سلسلے میں تمہیں بریف کرے گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور ر

"تو آپ نے جارجیا جانے کا فیصلہ کر ہی لیا"۔ بلیک زیرو۔

"ہاں۔ ڈینی سے ہونے والی بات سے میں کنفرم ہو گیا
ہمیں جو کچھ بتایا جا رہا ہے وہ سب باقاعدہ منصوبہ بندی سے
ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو اس لیبارٹری کو تلاش کرنا پڑے گا کیونکہ ڈا
زندہ ہو گا تو اسی لیبارٹری میں ہو گا اور اگر نہیں ہو گا تو اس کا
بہرحال وہیں ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"مارشا نے اس سائنس دان اور اس کی دوست لڑکی کے
میں بتا دیا ہے اور ابھی سنڈے کو کافی دن پڑے ہیں اس۔
امید ہے کہ سنڈے تک ہم جارجیا پہنچ جائیں گے"....... عمرا
اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔



فون کی گھنٹی بجتے ہی آرچر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... آرچر نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری آف سائنس سے بات کیجئے"....... دوسری طرف سے
ا کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ آرچر بول رہا ہوں جناب"....... آرچر نے مؤدبانہ لہجے میں

"چیف آرچر۔ جارجیا سے ہمارے خصوصی مخبروں نے اطلاع دی
کہ ایکریمین ایجنسی کا چیف لارڈ سموئیل جارجیا میں موجود ہے
ڈینی نے اس سے ملاقات کی ہے اور اس ملاقات کے بعد اس لارڈ
ئیل نے پاکیشیا میں عمران سے فون پر گفتگو کی ہے۔ اس کا
ب ہے کہ اس فارمولے کے سلسلے میں ایکریمیا بھی دلچسپی لے رہا
اور شاید وہ اس لئے عمران کو آلہ کار بنا رہا ہو کہ عمران ہم سے

فارمولا حاصل کرلے تو ایکریمیا اس سے اس کی کاپی لے ۔
کی لارڈ سموئیل سے ملاقات سے بھی معاملات مشکوک ؛
اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اپنا گروپ ایکس لیبارٹری
کے لئے اور جارجیا میں متبادل گروپ کی حیثیت سے بھجوا
اگر کوئی بھی سازش ہونے لگے تو اس کا بروقت اور یقینی ؛
سکے "...... سیکرٹری آف سائنس نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے ا
مکمل تعمیل ہو گی "...... آرچر نے کہا۔

" ڈینی کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ آپ کا گروپ وہا
رہا ہے تاکہ وہ اپنے طور پر کام کرتی رہے۔ اس طرح وہ ج
چاہتی ہے وہ بھی سامنے آجائے گا۔ گڈ بائی "...... دوسری ط
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرچر نے ۔
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ
نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے ۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آ
دی ۔

" ڈریک جہاں بھی ہو اس کی مجھ سے بات کراؤ "...... آ
کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی
آرچر نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... آرچر نے کہا۔



" ڈریک لائن پر ہے چیف "...... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہیلو۔ ڈریک بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈریک فوراً آفس آجاؤ۔ تمہیں اور تمہارے گروپ کو جارجیا میں انتہائی اہم مشن پر کام کرنا ہے "...... آرچر نے کہا۔

" اوہ۔ تھینک یو باس۔ میں اور میرے ساتھی تو فارغ رہ رہ کر مر جانے کی حد تک بور ہو چکے ہیں "...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی تمام بوریت ختم ہو جائے گی کیونکہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے "...... آرچر نے کہا۔

" اوہ باس۔ پھر تو اور بھی زیادہ لطف آئے گا اور پھر اس سے تو میں نے کئی بدلے چکانے ہیں۔ ہمیں تو موقع ہی نہ مل رہا تھا "۔ ڈریک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تم فوراً میرے آفس میں آجاؤ "...... آرچر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈریک انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور ایکریمیا کے ساتھ ساتھ کارمن اور گریٹ لینڈ کی ایجنسیوں میں بھی کام کر چکا ہے

اور ہر جگہ اس کا ریکارڈ انتہائی شاندار رہا ہے اور اب وہ وائٹ ش کے ایک سیکشن کا چیف تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اگر کوئی درست طور پر مقابلہ کر سکے گا تو ڈریک اور اس کا سیکشن ہی تھا۔ گو اس نے پہلے جان بوجھ کر سار بات ڈینی اور اس کے سیکشن پر ڈال دی تھی لیکن اب سیکرٹری آ سائنس کی بات سن کر اسے یقین آگیا تھا کہ عمران اور اس ک ساتھیوں کا مقابلہ ڈینی اور اس کے سیکشن کے بس کا روگ نہیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ ڈینی اپنی فطرت کے مطابق عمران کی طر دوستی کا ہاتھ بڑھائے گی اور پھر اس سے دوستی کر کے کسی بھی وقت اچانک اس پر وار کر دے گی۔ اس طرح دوستی کی وجہ سے پ طرح مطمئن عمران مار کھا جائے گا لیکن وہ عمران کی فطرت سے آگاہ تھا کہ عمران دشمنوں کی نسبت دوستوں کی طرف سے ز ہوشیار اور چوکنا رہتا ہے اور پھر اس کے پاس معلومات حاصل کر کے ناقابل یقین ذرائع موجود ہیں اس لئے وہ ساری بات پہلے مع کر کے ہی جارجیا پہنچے گا اس لئے اس کا راستہ روکا جانا ضروری ورنہ ایکس لیبارٹری کا خاتمہ یقینی نظر آنے لگ گیا تھا۔ تھوڑی دیر دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ درمیانے قد ورزشی جسم کا مالک تھا اور چہرے مہرے سے ہی ہالی ڈ کی ایک فلموں کا ہیرو نظر آ رہا تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ ڈریک ا وائٹ شیڈو کا ٹاپ ایجنٹ۔



"یہ عمران جارجیا کیوں آ رہا ہے باس"...... ڈریک نے سلام کے بعد میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو آرچر نے شروع سے لے کر اب تک کی ساری کارروائی تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن کیا وہ سائنس دان واقعی ہلاک ہو چکا ہے یا صرف ایسا بتایا جا رہا ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"وہ واقعی ہلاک ہو گیا ہے لیکن اس سے سب کچھ حاصل کر لیا گیا ہے اس لئے ویسے بھی اب اس کی ضرورت نہ تھی اور پھر وہ کسی صورت بھی تعاون کرنے پر تیار نہ ہو رہا تھا اس لئے اس کی ہلاکت سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوا"...... آرچر نے کہا۔

"تو اب آپ کیا چاہتے ہیں۔ کچھ تو بتائیں"...... ڈریک نے کہا۔

"دیکھو ڈریک۔ تمہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس عام ایجنٹ نہیں ہیں اور نہ ہی عام انداز میں ان سے نمٹا جا سکتا ہے۔ جارجیا میں ڈینی کا انتہائی طاقتور سیٹ اپ موجود ہے اور وہ اپنے سیٹ اپ کے ذریعے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نمٹنے کے لئے تیار رہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنی فطرت کے مطابق عمران سے دوستی کرے گی اور پھر دوستی کی آڑ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے گی لیکن مجھے امید کم ہے کہ وہ اس انداز میں کامیاب ہو سکے۔ دوسری بات یہ کہ عمران کو اگر یہ بتا دیا گیا ہے کہ پاکیشیائی سائنس دان ہلاک ہو گیا ہے تو پھر وہ لازماً اس لیبارٹری پر اٹیک کرے گا اور اصل اہمیت

اس لیبارٹری کی ہے۔ اس کی حفاظت انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ م
خیال ہے کہ تم اپنا تمام سیٹ اپ اس لیبارٹری اور اس کے گر
قائم کرو۔ عمران بہرحال وہاں پہنچے گا اور تم نے نہ صرف لیبارٹری
بچانا ہے بلکہ اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی خاتمہ کر
ہے"...... آرچر نے کہا۔

"لیکن یہ عمران کب تک وہاں پہنچے گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں آ
ہی نہ"...... ڈریک نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ضرور پہنچے گا۔ ویسے میں کوشش کروں گا کہ پاکیٔ
میں ایسا سیٹ اپ کرا دوں کہ جب وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں
مجھے اطلاع مل جائے اور میں تمہیں اطلاع دے دوں"...... آرچر
کہا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت دیں اور آپ بے فکر رہیں۔ عمران ا
اس کے ساتھی اگر لیبارٹری تک پہنچ گئے تو پھر زندہ سلامت واپس
جا سکیں گے"...... ڈریک نے کہا تو آرچر نے اثبات میں سر ہلا د
اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوائی جہاز کی انتہائی آرام دہ نشست پر دھنسا ہوا بیٹھا تھا۔ انہیں پاکیشیا سے روانہ ہوئے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے تھے اور فلائٹ اب دو گھنٹوں بعد جارجیا پہنچنے والی تھی۔ وہ پاکیشیا سے پہلے جنوبی افریقہ کے مشہور شہر کیپ ٹاؤن پہنچے تھے اور کیپ ٹاؤن سے انہیں دوسری فلائٹ کے ذریعے پہلے ارجنٹائن کے دارالحکومت بونس ایرز پہنچنا پڑا تھا اور پھر وہاں سے تیسری فلائٹ کے ذریعے وہ جارجیا جا رہے تھے اور انہیں جارجیا پہنچنے میں ابھی دو گھنٹے دیر تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اصل چہروں میں موجود تھے۔

"عمران۔ کیا جارجیا میں چیف کا کوئی ایجنٹ ہے"...... اچانک عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو خلاف معمول سونے کی بجائے ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔

" نہیں ۔ البتہ اب اس نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم میں سے کس
کسی کو وہاں فارن ایجنٹ مقرر کر دے "...... عمران نے رسا
سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔

" ہم میں سے ۔ کیا مطلب "...... جولیا نے چونک کر حی
بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم میں سے جسے جارجیا زیادہ پسند آجائے کیونکہ کہا جاتا ہے
جارجیا کو دیکھ کر آدمی کو واقعی یہی لگتا ہے کہ وہ جنت میں آ
ہے "...... عمران نے جواب دیا لیکن اس کی نظریں مسلسل رسا
پر جمی ہوئی تھیں۔

" آخر تمہیں اس رسالے میں کیا نظر آ رہا ہے کہ تم نظریں
نہیں ہٹا رہے "...... اچانک جولیا نے ایک خیال کے تحت کہا۔

" اس رسالے میں جارجیا کے بارے میں تفصیلات درج ہیں
رسالے کو دیکھ کر ہی تو میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ جارجیا کو ج
سمجھا جاتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ دکھاؤ مجھے "...... جولیا نے اچانک جھپٹا مارتے ہوئے ک

" ارے ۔ ارے ۔ یہ طریقہ ہے رسالہ لینے کا۔ کیا کہیں گے لو
کہ پاکیشیائی اس قدر ندیدے ہوتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ ۔ تو یہ ہے وہ جنت جو تم دیکھ رہے تھے ۔ کیوں "۔ ج
نے یکلخت آنکھیں نکالتے ہوئے کہا کیونکہ رسالہ ماڈلز کی کیٹ وا
تصویروں سے بھرا ہوا تھا۔



" جنت میں کیا ہوتا ہے حوریں "...... عمران نے شرارت بھرے
لہجے میں کہا۔

" اور جہنم میں کیا ہوتا ہے "...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

" اللہ کا عذاب ۔ چاہے یہ انسانی شکل میں ہو یا "...... عمران نے
سی طرح شرارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور تم اس عذاب کے ہی مستحق ہو ایسی تصویریں دیکھ کر
نانسنس "...... جولیا نے کہا اور رسالہ بند کر کے اس نے سائیڈ پر
پڑی ہوئی ٹوکری میں اس طرح پھینک دیا جیسے انتہائی قابل نفرت
چیز ہو۔ اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے تمتما اٹھا تھا۔

" ارے ۔ ارے ۔ اتنا غصہ بھی کیا۔ آخر مقابلہ تو کرنا ہی ہوتا
ہے۔ جب تک اندھیرے کو نہ دیکھا جائے روشنی کی اہمیت کیسے
سمجھ میں آ سکتی ہے۔ رات کے بغیر دن۔ بد صورتی کے بغیر حسن۔
مقابلہ تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ تب ہی تو پتہ چلتا ہے کہ جنہیں ان
سالوں نے اس قدر اہمیت دی ہے وہ کیا حیثیت رکھتی ہیں "۔
عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت نرمی سی پھیلتی چلی گئی۔

" نانسنس ۔ تمہیں کیا ضرورت ہے مقابلہ کرنے کی۔
نانسنس "۔ جولیا نے قدرے شرماتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
وہ اٹھ کر تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی اور عمران بے اختیار
مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اپنی شرم چھپانے اور نارمل ہونے

کے لئے اٹھ گئی ہے۔

" عمران صاحب۔ مس جولیا غصے کی بجائے مسرت بھرے اند
میں اٹھی ہیں۔ کیا ہوا ہے"...... عقبی سیٹ پر موجود صفدر نے کہا

" وہی پرانا حربہ کہ خواتین کی تعریف کر دو چاہے وہ کسی موڈ
کیوں نہ ہوں۔ فوراً خوش ہو جائیں گی"...... عمران نے منہ بنا
ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ ہم سب اصل شکلوں میں جارجیا جا رہے ہیں
کیا وہاں ہمیں کوئی نہیں پہچانے گا"...... صفدر نے کہا۔

" دیکھنے والے تو پاکیشیا تک فون کر رہے ہیں۔ اسی لئے تو اص
شکلوں میں وہاں جا رہے ہیں تاکہ وہ ہمیں پہچان کر ہماری ورس
طور پر خاطر مدارت کر سکیں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اخت
مسکرا دیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

" اس بار مشن کیا ہے۔ تم بتا رہے تھے کہ سائنس دان ڈا
سجاد ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر ہم نے وہاں کیا کرنا ہے"...... جولیا
کہا۔

" تفریح کرنی ہے۔ سنا ہے کہ جارجیا سیاحوں کے لئے جنہ
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" مغربی ممالک کے لوگ جسے جنت کہتے ہیں وہ اصل جہنم
بدترین سطح ہے اس لئے آئندہ ایسے الفاظ مت منہ سے نکالا کرو
جنت تو انتہائی مقدس مقام ہے"...... جولیا نے قدرے غصیلے



میں کہا۔

" جنت کا مطلب محاورتاً خوبصورت کے ہوتے ہیں کیونکہ جنت
کو مثالی طور پر خوبصورت کہا جاتا ہے اس لئے دنیا میں جو جگہ
خوبصورت ہو گی اسے جنت سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اس کا مطلب
اصل جنت نہیں ہوتا"...... عمران نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتے
ہوئے کہا۔

" بہرحال جنت کی بجائے کوئی اور لفظ استعمال کیا کرو یا صرف
خوبصورت کہہ دیا کرو"...... جولیا نے جواب دیا۔

" آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں"...... اچانک ایک
ایئر ہوسٹس نے قریب آکر کہا۔

" کیا بات ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" آپ کی کال ہے"...... ایئر ہوسٹس نے کہا اور تیزی سے آگے
بڑھ گئی۔ عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ
یہاں اس کے نام کی کال کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال وہ اٹھا
اور تیز تیز قدم اٹھاتا فون کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیبن میں داخل
ہو کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا نام کراؤن ہے اور میں ارجنٹائن میں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا فارن ایجنٹ ہوں۔ مجھے دو روز قبل چیف نے ہدایت کی
تھی کہ میں جارجیا جا کر آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے رہائش اور

دیگر انتظامات کروں۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا تھا۔ میرے آدمی ارجنٹائن میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی تھی کہ آپ بونس ایرز سے اس فلائٹ پر جارجیا کے لئے روانہ ہوئے ہیں اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ جب کراؤن اپنا تعارف کرا رہا تھا اسی نے اسے نہ صرف فارن ایجنٹ مقرر کیا تھا بلکہ اسے بطور ایکسٹو ہدایات بھی دی تھیں کہ وہ جارجیا میں ان کے لئے رہائش اور دیگر انتظامات کرے کیونکہ عمران کو اندازہ تھا کہ جارجیا کے ہوٹلوں میں یقیناً ایسے انتظامات مادام ڈینی نے کرا دیئے ہوں گے کہ وہاں ان کی نگرانی بھی کی جا سکے اور وہاں ان کی گفتگو وغیرہ بھی ٹیپ ہو سکے لیکن اسے خیال تھا کہ کراؤن سے ان کی ملاقات ایئرپورٹ پر ہو گی۔ اس بات کا اسے اندازہ نہ تھا کہ کراؤن اس طرح یہاں فون بھی کرے گا اس لئے وہ فون کی بات سن کر حیران ہوا تھا۔

"فون کیوں کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہاں ایئرپورٹ پر ایک مقامی بدمعاش گروپ موجود ہے۔ اس بدمعاش گروپ کو جان گروپ کہا جاتا ہے اور اس گروپ کے چھ مسلح افراد یہاں اس انداز میں گھوم رہے ہیں جیسے انہیں کسی خاص آدمی کا انتظار ہو۔ میں نے اپنے طور پر یہاں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس جان گروپ کا تعلق بلیک



ہارٹ نامی تنظیم سے ہے جس کی سربراہ میڈم ڈینی کہلاتی ہے۔ یہ گروپ قاتلوں کا گروپ ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو آگاہ کر دوں اور آپ کو بتا دوں کہ آپ پبلک لاؤنج میں داخل ہونے سے پہلے بائیں طرف ایک راہداری میں آ جائیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ میں نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ آپ پبلک لاؤنج میں گئے بغیر میرے ساتھ ایئرپورٹ سے باہر پہنچ جائیں گے۔ میرا ایک آدمی پبلک لاؤنج میں بھی موجود ہے جو یہ معلوم کر کے مجھے رپورٹ دے گا کہ آپ لوگوں کے پبلک لاؤنج میں نہ جانے کا اس گروپ پر کیا اثر پڑا ہے"...... کراؤن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا انتظام کیا ہے لیکن ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم یا تمہارا کوئی آدمی ان میں سے کسی کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کرے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہاں میرا تو کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ البتہ یہاں بونس ایرز کا ایک گروپ ہے۔ میں نے اس کی مدد سے تمام انتظامات کئے ہیں لیکن وہ لڑائی جھگڑے میں ملوث ہونے والا گروپ نہیں ہے"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"کیا انتظامات کئے ہیں تم نے۔ مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ اگر کسی وجہ سے تم سے ملاقات نہ ہو سکے تو ہم براہ راست وہاں پہنچ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"مارکرز کالونی کی کوٹھی نمبر سولہ اے بلاک۔ وہاں گیٹ پر

نمبروں والا لاک موجود ہے جس کے نمبر ون ٹو فائیو ہیں"۔ کراؤ نے جواب دیا۔

"وہاں کاروں اور اسلحہ کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"سب کچھ ڈیمانڈ کے مطابق پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس جان گروپ کا مرکز کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جان کلب ہاؤسز روڈ پر واقع ہے۔ جان کلب کا مالک جان ہیمبر ہے۔ وہی اس کا کرتا دھرتا ہے۔ ویسے یہ کلب بے حد بدنام ہے یہاں آنے جانے والے لوگ جارجیا کی زیر زمین دنیا کے افراد ہی ہوتے ہیں"...... کراؤن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم راہداری میں پہنچ جائیں گے"۔ عمرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر کیبن سے نکل کر وہ واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ کس کا فون تھا"...... جولیا نے اس کے چہرے قدرے سنجیدگی دیکھتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"لیکن تم نے تو بتایا تھا کہ ڈینی نے تمہیں فون کیا تھا کہ وہ سے دوستی کرے گی۔ پھر کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے کسی نے تمہارے بارے میں بتا دیا ہو گا ج کے نتیجے میں وہ سمجھ گئی کہ تمہاری موجودگی میں اس کی دال نہ



سکے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کراؤن کو غلط فہمی ہوئی ہو۔ یہ گروپ کسی اور کے لئے آیا ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جہاز جارجیا کے ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ ضروری چیکنگ سے فارغ ہو کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پبلک لاؤنج میں جانے کی بجائے راہداری کی طرف مڑ گیا۔ وہاں ایک لمبے قد اور چھریرے بدن کا نوجوان موجود تھا۔ یہ کراؤن تھا۔ عمران چونکہ اسے پہچانتا تھا اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا جبکہ کراؤن کی ملاقات اس سے پہلی بار ہو رہی تھی لیکن چونکہ عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے اور اسے ان کے بارے میں معلومات مل چکی تھیں اس لئے وہ بھی انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔

"میرا نام کراؤن ہے"...... نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"علی عمران"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کا تعارف بھی کرا دیا۔

"عمران صاحب۔ وہ لوگ اچانک واپس چلے گئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی اور جگہ پکٹنگ کر رکھی ہو اس لئے ہم خصوصی راستے سے ہی باہر جائیں گے"...... کراؤن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک علیحدہ

راستے سے گزر کر ایئر پورٹ کی سائیڈ سے باہر آ گئے تو وہاں ایک سٹیشن ویگن موجود تھی۔ کراؤن خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران سائیڈ پر اور اس کے ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد سٹیشن ویگن ایک متوسط درجے کی رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ گیٹ پر نمبروں والا لاک موجود تھا۔ کراؤن تیزی سے نیچے اترا اور اس نے خود ہی لاک کھول کر پھاٹک کو دھکیلا اور پھر واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے سٹیشن ویگن اندر لے جا کر پورچ میں روک دی اور نیچے اتر کر وہ تیزی سے مڑ کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی ویگن سے نیچے اتر آئے۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ جان گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے تو پھر ہمیں میک اپ کر لینے چاہئیں"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ پہلے معلوم تو کر لیں کہ اصل مسئلہ کیا ہے کیونکہ کراؤن کہہ رہا ہے کہ ہماری فلائٹ پہنچنے سے پہلے یہ گروپ واپس چلا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر کراؤن کی رہنمائی میں وہ ایک سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

"صفدر۔ تم کراؤن کے ساتھ جاؤ اور پوری کوٹھی کو چیک کر اور اسلحہ اور ضروری سامان کا بھی جائزہ لے لو۔ میں اس دوران فون کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کراؤن کے ساتھ سٹنگ روم سے باہر چلا گیا جبکہ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری



کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جان کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"جان کلب"...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈینی بول رہی ہوں۔ جان سے بات کراؤ"...... عمران نے ڈینی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس میڈم۔ یس میڈم۔ ہولڈ کریں میڈم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسی ہو گئی۔

"جان بول رہا ہوں میڈم"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ایئر پورٹ پر کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے گروپ کو واپس بلوا لیا تھا۔ ویسے میرے آدمی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ جس گروپ نے آنا تھا وہ گروپ کسی اور راستے سے نکل گیا ہے"۔ جان نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ڈینی نے ہی اس گروپ کو وہاں بھیجا تھ اور پھر کسی وجہ سے واپس بلالیا"....... عمران نے کہا۔

" لیکن اس نے پہلے انہیں بھیجا کیوں تھا اور پھر انہیں واپس کیوں بلالیا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" اصل میں ڈینی کو سمجھ نہیں آرہی کہ وہ ہمارے ساتھ ک سلوک کرے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ہمیں کیالائحہ عمل اختیار کرنا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" پہلے اس جان کا خاتمہ اور اس کے بعد اس ڈینی کا خاتمہ" ۔ عمرا نے کہا تو خاموش بیٹھا ہوا تنویر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہر پر حیرت کے تاثرات تھے۔

" کیا مطلب۔ کیا واقعی یہ تم کہہ رہے ہو"....... تنویر نے انتہا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں حیران ہو رہے ہو۔ اصل میں چھوٹا ساجزیرہ ہے۔یہاں ہم کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتے ہم پر کسی بھی وقت کسی بھی طرف سے فائرنگ کی جا سکتی ہے ا کرانس نے یقیناً اپنی لیبارٹری کو بچانے کے لئے صرف ڈینی پر ہی تک نہیں کیا ہو گا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر اس جان گروپ کے پیچھے جانے کی بجائے کیوں ناں بر راست اس ڈینی کا ہی خاتمہ کر دیا جائے "....... جولیا نے کہا۔

" ڈینی اس گروپ کو ہمارے خلاف اس لئے استعمال کرنا چاہ



ہے کہ اس کے خیال کے مطابق ہمارے ذہنوں میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ یہاں کوئی بدمعاش گروپ ہمارے خلاف کام کر سکتا ہے اس لئے کم از کم اس جان کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ یہ گروپ فوری طور پر بکھر جائے "....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ اس بار اصل مشن پر توجہ دینے کی بجائے ادھر ادھر کیوں دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں بجائے جان گروپ اور ڈینی کے پیچھے بھاگنے کے براہ راست اس لیبارٹری پر حملہ کرنا چاہئے ورنہ ہم خوانخواہ کے مسائل میں الجھ کر رہ جائیں گے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اسی لمحے صفدر واپس آگیا۔ اس کے ساتھ کراؤن بھی تھا۔

" کراؤن ۔ تمہارے پاس یہاں کا تفصیلی نقشہ موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ میں لے آتا ہوں"....... کراؤن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس نے اسے عمران کے سامنے میز پر رکھ کر کھول دیا اور خود بھی وہ عمران کے اشارے پر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نقشے پر جھک گیا۔

" جہاں ہم لوگ موجود ہیں یہ جگہ کہاں ہے"....... عمران نے کہا تو کراؤن نے ایک جگہ انگلی رکھ دی۔ عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر وہاں ایک دائرہ لگا دیا۔

" اب جان کلب، بلیک ہارٹ کلب اور سلور نائٹ کلب کو

تلاش کرو"...... عمران نے کہا تو پھر تھوڑی دیر بعد یہ تینوں سپا
تلاش کر لئے گئے اور عمران نے ان کے گرد بھی دائرے ڈال دیئے
" اب یہ بتاؤ کہ یہاں اگر کوئی لیبارٹری بنائی جائے تو وہ کہ
بنائی جا سکتی ہے۔ کس علاقے میں"...... عمران نے کہا۔
" عمران صاحب۔ شمالی طرف گھنے جنگلات ہیں اور وہاں سوا
کرانس کے فوجی عملے کے تمام شہریوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ ا
علاقے کو یہاں گلین پارک کہا جاتا ہے۔ یہاں صرف کرانس
خفیہ فوجی اڈے ہیں۔ اس گلین پارک کے علاوہ یہاں باقی تمام ا
کھلا ہوا ہے۔ وہاں نائٹ کلب اور گیم سنٹر ہیں اور ہر شخص وہاں آ
سکتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ کوئی خفیہ لیبارٹری ہو گی تو ا
گلین پارک کے علاقے میں ہی ہو گی"...... کراؤن نے جواب د
ہوئے کہا۔

" کہاں ہے گلین پارک"...... عمران نے نقشے پر جھکتے ہوئے
تو کراؤن نے ایک جگہ پر انگلی رکھ دی۔ عمران چند لمحے غور سے
جگہ کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کافی بڑے ایریئے میں بال پوائنٹ
دائرہ لگا دیا۔

" تم اس طرف گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" میں گیا ضرور ہوں لیکن یہاں خاردار تار لگا کر راستہ بند کر
گیا ہے اور یہاں باقاعدہ گیٹ اور چیک پوسٹ ہے جہاں فوجی م
ہوتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ گھنے جنگلات پر مشتمل ہے اور مجھے یقین



کہ درختوں پر ایسے آلات نصب ہیں جو دور سے آنے والوں کو چیک
کر لیتے ہوں گے"...... کراؤن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم واپس جارجیا جا سکتے ہو"...... عمران نے
ہا۔

" اگر آپ کہیں تو میں یہاں رہ جاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو کسی
یز کی اچانک ضرورت پڑ جائے"...... کراؤن نے کہا۔

" نہیں۔ ہم نے یہاں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے اس لئے
یں اب کسی چیز کی فوری ضرورت نہیں پڑے گی"...... عمران نے
ا۔

" یہاں ہر چیز میں نے اپنے طور پر مہیا کر دی ہے۔ اس کے علاوہ
ر آپ کو کسی چیز کی ضرورت پڑے تو ایک فون نمبر نوٹ کر لیں۔
ں فون نمبر پر آپ کا رابطہ ایک آدمی فنلے سے ہو جائے گا۔ اسے آپ
میرا حوالہ دے کر اپنی ڈیمانڈ بتائیں گے تو وہ آپ کو فوری طور پر ہر
چیز مہیا کر دے گا"...... کراؤن نے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فون
نمبر بتا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا تو کراؤن سلام کر کے
ڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے صفدر بھی اٹھ کر چلا گیا۔

" سلور کلب میں کیا ہے جو تم نے اسے مارک کیا ہے"...... جولیا
نے کہا۔

" لیبارٹری میں موجود ایک سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر ڈلموٹ

ہے اتوار کے روز اپنی ایک دوست ویرا سے ملنے یہاں آتا ہے۔ یہ ا سلور نائٹ کلب میں کام کرتی ہے اور اس کی رہائش کسی پلازہ فلیٹ میں ہے۔ اگر ہم اس سائنس دان کو کور کر لیں تو اس لیبارٹری کے بارے میں خاصی اہم تفصیلات مل سکتی ہیں"۔ عمر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم کلیو ہے۔ اتوار تو کل ہے"...... ج نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے میں آج ویرا سے اس کی رہائش گاہ کا پتہ معا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یقیناً کل وہ کلب سے چھٹی پر ہو گی"۔ عمر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ ڈینی اور جان کے چکر سے نکلیں اور ا لیبارٹری کی طرف توجہ دیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے گلین پارک کا خود جائزہ لینا چاہئے۔ لیبارٹری یقیناً اس کے اندر گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اسی لمحے صفدر واپس آگیا اور خامو سے کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فو کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمیت سب چونک پڑے کیونکہ یہاں بارے میں کراؤن کے علاوہ اور کسی کو بھی معلوم نہ تھا اور کرا ابھی واپس گیا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ گھ مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھانے کے ساتھ ساتھ لا کا بٹن بھی پریس کر دیا۔



"یس"...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا۔

"عمران سے بات کرائیں۔ میں ڈینی بول رہی ہوں بلیک ہارٹ کلب سے"...... دوسری طرف سے ڈینی کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ یس۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ ہم تو ابھی بلیک ہارٹ کلب آنے ہی والے تھے کیونکہ ہمارے ہاں بلیک ہارٹ کو منفی معنوں میں لیا جاتا ہے اس لئے ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جارجیا کا بلیک ہارٹ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں نے تمہارا سراغ کیسے لگا لیا ہے"۔ دوسری طرف سے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے یہ جارجیا ہے اور جارجیا پر ہولڈ میڈم ڈینی کا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ تم ایئرپورٹ کے عام راستے کی بجائے دوسرے خصوصی راستے سے باہر آئے۔ میں نے اس کی چیکنگ کرائی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ تم سب ایک سٹیشن ویگن میں سوار ہو کر گئے ہو اور اس سٹیشن ویگن کو مارکرز کالونی میں جاتے ہوئے چیک کر لیا گیا۔ اس کے بعد اس کوٹھی کے بارے میں معلوم کرنا مشکل نہ رہا۔ لیکن تمہیں آخر اس کی کیا ضرورت پیش آگئی کہ تم خصوصی راستے سے

باہر آئے ہو جبکہ میں نے کہہ دیا تھا کہ میں اس وقت تک تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لوں گی جب تک تم ہمارے لئے خطرہ نہیں بن جاؤ گے"....... ڈینی نے کہا۔

"اب یہ بھی بتا دو کہ میں تمہارے لئے کیسے خطرہ بن سکتا ہوں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"بہتر ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت بلیک ہارٹ کلب آ جاؤ۔ پھر یہ بات طے کر لیں گے کہ تم کس طرح ہمارے خلاف خطرہ بن سکتے ہو"....... ڈینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے ہم جان کلب کا چکر لگا لیں تاکہ اپنے خلاف ہونے والے خطرے سے نمٹ لیں"....... عمران نے کہا۔

"جان کلب ۔ کیا مطلب"....... ڈینی نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"یہاں ایک جان کلب ہے جس کا مالک جان ہیمپ ہے اور اس نے یہاں پیشہ ور قاتلوں کا باقاعدہ گروپ بنایا ہوا ہے اور یہ گروپ ایئر پورٹ پر ہمارا انتظار کر رہا تھا لیکن پھر اچانک وہ واپس چلا گیا اس لئے اس سے یہ بات پوچھنی ہے کہ اس نے ارادہ کیوں بدل دیا تھا"....... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں تمہارے آدمی پہلے سے موجود تھے جنہوں نے تمہیں باقاعدہ اس بارے میں اطلاع دی تو پھر سن لو۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ کسی نے جان گروپ کو تمہارے



خلاف ہائر کیا ہے اور جان گروپ تمہیں ایئر پورٹ پر ہی ہلاک کرنا چاہتا ہے جبکہ میں نے تم سے دوستی کا وعدہ کیا تھا اس لئے میں نے جان کو فون پر حکم دے دیا کہ وہ اپنے گروپ کو واپس بلا لے اور جب تک میری طرف سے اجازت نہ ملے وہ تمہارے خلاف انگلی بھی کھڑی نہ کرے اور ایسے ہی ہوا۔ تم بے فکر رہو۔ اب جان گروپ یا کوئی بھی گروپ تمہارے خلاف کوئی حرکت نہیں کرے گا"۔ ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کم از کم اس ذات شریف کے بارے میں تو معلوم ہونا چاہئے جس نے ہمارا استقبال تم سے زیادہ شاندار انداز میں کرنے کا پروگرام بنایا تھا"....... عمران نے کہا۔

"میں بتا دیتی ہوں ۔ اس کا نام ڈریک ہے اور اس کا تعلق کرانس کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اور کرانس کے سیکرٹری وزارت سائنس نے خصوصی طور پر اسے لیبارٹری میں بھجوایا ہے تاکہ اگر تم کسی طور پر لیبارٹری تک پہنچ جاؤ تو وہاں وہ تمہیں روک سکے اور ڈریک نے سوچا ہو گا کہ بجائے تمہارا انتظار کرنے کی وہ ایئر پورٹ پر ہی مشن مکمل کر لے لیکن میں نے جان کو کہہ دیا ہے کہ ڈریک کا فون آئے تو اسے میرا پیغام پہنچا دیا جائے کہ وہ صرف لیبارٹری تک ہی محدود رہے ۔ اسے جارجیا کے دوسرے علاقوں میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یقیناً اس تک میرا پیغام پہنچ چکا ہو گا"۔ ڈینی نے کہا۔

" اوکے ۔ پھر تو واقعی اب جارجیا میں ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں رہا۔ ٹھیک ہے ۔ ہم بلیک ہارٹ کلب آ رہے ہیں ۔ گڈ بائی" ۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ ڈینی ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی کا شکار ہے" ....... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہاں یقیناً اس کا سیٹ اپ خاصا مضبوط ہو گا۔ اب دیکھو اس نے اس کوٹھی کو بھی ٹریس کر لیا اور اس کا فون نمبر بھی جبکہ ہمیں معلوم تک نہیں ہو سکا۔ اگر وہ یہاں فون کرنے کی بجائے میزائل فائر کرا دیتی تو ہم بڑے اطمینان سے راہی ملک عدم ہو جاتے اس لئے ایسی شخصیت کی قدر کرنی چاہئے ۔ اور اب میک اپ کی ضرورت نہیں رہی ۔ اب اس سے اصل حلیوں میں ہی ملاقات ہو گی" ....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔



ڈریک ایک کمرے میں موجود آرام کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب سے بھرا ہوا جام تھا اور وہ گھونٹ گھونٹ شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جام کو میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ڈریک بول رہا ہوں" ....... ڈریک نے رسیور اٹھا کر کہا۔

" براؤن بول رہا ہوں باس" ....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈریک بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں ۔ کیا کوئی خاص رپورٹ ہے" ....... ڈریک نے کہا۔

" یس باس ۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک سوئس نژاد لڑکی بھی شامل ہے ڈینی سے ملنے گئے ہیں اور ڈینی نے کلب کے کاؤنٹر پر خصوصی طور پر ان کے بارے میں ہدایات دے رکھی تھیں اس لئے

انہیں فوری طور پر ایک آفس میں پہنچا دیا گیا جہاں ڈینی ل
ساتھیوں سمیت موجود ہے"....... براؤن نے کہا۔

" اوہ ۔ لیکن وہ ڈینی کے پاس براہ راست کیسے پہنچ گئے او
نے ان کے بارے میں پیشگی ہدایات کیسے دے دیں"....... ڈ
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ میں نے اس بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں
کے مطابق ڈینی نے باقاعدہ ایک پاکیشیائی ایجنٹ عمران کو پا
فون کر کے اسے جارجیا آنے کی دعوت دی ۔ پھر اس نے یہاں
ایک بدمعاش گروپ جسے جان گروپ کہا جاتا ہے کی ڈیوٹی لگا
وہ ایئرپورٹ پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر اچانک فائر کھول کر ا
ہلاک کر دے لیکن ان کی فلائٹ پہنچنے سے پہلے اس نے اپنا
بدل دیا اور گروپ کو واپس کال کر لیا جبکہ یہ پاکیشیا گروپ
پورٹ کے کسی خفیہ راستے سے پہلے ہی باہر نکل گیا تھا۔اس کے
ڈینی کے آدمیوں نے انہیں ٹریس کیا تو انہیں علم ہو گیا کہ یہ گر
ماکرز کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہے۔اس پر ڈینی نے وہاں
کر کے اس آدمی عمران سے بات کی اور انہیں بلیک ہارٹ کلب
آنے کی باقاعدہ دعوت دی جس پر وہ لوگ یہاں آئے ہیں"۔ بر
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ڈینی کا اس ساری کارروائی سے آخر مقصد کیا ہے"....... ڈر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



" باس ۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں ڈینی ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ وہ انہیں کوئی اہمیت نہیں دیتی اور جس وقت چاہے اور جہاں چاہے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"....... براؤن نے کہا۔

" یہ اس کی حماقت ہے ۔ یہ گروپ اتنا تر نوالہ نہیں ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈینی سے صرف اس لئے ملنے آئے ہوں گے کہ اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کریں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ صرف اپنے ٹارگٹ پر نظر رکھتی ہے"....... ڈریک نے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے باس کہ وہ انہیں یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو جائے کہ ان کا سائنس دان کچھ بتائے بغیر ہلاک ہو گیا ہے اور وہ خاموشی سے واپس چلے جائیں"....... براؤن نے کہا۔

" وہ اتنی آسانی سے اعتبار نہیں کریں گے ۔ جو لوگ پاکیشیا سے یہاں پہنچ گئے ہوں وہ صرف ڈینی کی بات پر اعتبار کر کے واپس نہیں جائیں گے اس لئے لازمی بات ہے کہ وہ لیبارٹری کے کسی سائنس دان سے اصل حالات معلوم کرنے کی کوشش کریں گے اور مجھے بتایا گیا تھا کہ لیبارٹری کے تقریباً سارے ہی سائنس دان ہر سنڈے جارجیا میں گھوم پھر کر اور تفریح میں گزارتے ہیں ۔ میں نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا ہے کیونکہ کوئی بھی سائنس دان ان کے ہاتھ لگ سکتا ہے"....... ڈریک نے کہا۔

" باس۔ کیوں ناں انہیں کسی سائنس دان سے ملوا دیا جائے پھر تو وہ یقین کر لیں گے کہ جو کچھ انہیں بتایا جا رہا ہے وہ درس ہے "...... براؤن نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ویری گڈ ۔ یہ اچھی تجویز ہے لیکن انہیں کیسے ملو جائے ۔ یہ سوچنے کی بات ہے "...... ڈریک نے کہا۔

" باس۔ کسی بھی سائنس دان سے ان کی اتفاقی ملاقات کرائی سکتی ہے "...... براؤن نے کہا۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے ان کی نگرانی اس انداز میں کر ہے کہ اب یہ گروپ تمہارے آدمیوں کی نظروں سے غائب نہ سکے ۔ میں اس تجویز پر عمل کرتا ہوں "...... ڈریک نے کہا اور کریڈ دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریہ کرنے شروع کر دیئے ۔

" ایکس لیبارٹری "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آوا سنائی دی ۔

" ڈریک بول رہا ہوں ۔ ڈاکٹر جوزف سے بات کرائیں " ۔ ڈریک نے کہا۔

"ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ا مردانہ آواز سنائی دی ۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عم خشک مزاج آدمی ہے ۔



" ڈاکٹر جوزف ۔ میں ڈریک بول رہا ہوں ۔ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں جارجیا میں پہنچ چکے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر سجاد کچھ بتائے بغیر ہلاک ہو گیا ہے ۔ اس سلسلے میں آپ کسی ایسے سائنس دان کی نشاندہی کریں جو انہیں مکمل طور پر مطمئن کر سکے تاکہ اس کی ملاقات ان لوگوں سے کرا دی جائے ۔ اس طرح یہ لوگ لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کی بجائے واپس چلے جائیں گے "...... ڈریک نے کہا۔

" یہ ملاقات کہاں ہو گی "...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"یہاں جارجیا میں اور کہاں "...... ڈریک نے کہا۔

" تو پھر ڈاکٹر دلموٹ سب سے بہتر آدمی ہیں ۔ وہ انہیں مطمئن کر لیں گے "...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تو آپ ڈاکٹر دلموٹ سے کہیں کہ وہ گاف اسکوائر پہنچ کر مجھ سے مل لے ۔ الیون نمبر روم میں "...... ڈریک نے کہا۔

" او کے ۔ میں انہیں بھجوا دیتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈریک نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو ڈریک نے اٹھ کر دروازہ کھولا دروازے پر ایک نوجوان موجود تھا۔

" میرا نام دلموٹ ہے "...... اس نوجوان نے کہا۔

" آیئے تشریف لایئے ۔ میرا نام ڈریک ہے "...... ڈریک نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر دلموٹ اندر آ گیا۔

" بیٹھیں "...... ڈریک نے کہا تو ڈاکٹر دلموٹ کے کرسی پر
کے بعد وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ڈاکٹر دلموٹ ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ ڈاکٹر سجا
فارمولے کی برآمدگی کے لئے یہاں جارجیا میں موجود ہے۔ اس ا
وہ ڈینی کے کلب میں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سے ان کی ملا
اتفاقیہ طور پر ہو جائے اور آپ انہیں تفصیل بتا دیں کہ ڈاکٹر
بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو چکا ہے۔ آپ بتائیں کہ یہ سب کیسے ہ
ہے "...... ڈریک نے کہا۔

" میں تو انہیں جانتا بھی نہیں اور دوسری بات یہ کہ میں ا
انہیں تعارف کرانے سے رہا۔ البتہ آپ ان تک میرے بار
معلومات پہنچا دیں تو وہ لازماً مجھ سے ملیں گے اور میں انہیں یقی
پر مطمئن کر دوں گا"...... ڈاکٹر دلموٹ نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ کہاں موجود ہوں گے"۔ ڈ
نے کہا۔

" پیراڈائز پلازہ میں میری دوست لڑکی کا فلیٹ ہے۔ فلیٹ
میں وہاں موجود رہوں گا"...... ڈاکٹر دلموٹ نے کہا۔

"آپ کی دوست کا کیا نام ہے "...... ڈریک نے پوچھا۔

" ویرا "...... ڈاکٹر دلموٹ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ وہاں جائیں۔ میں ان لوگوں تک آ
بارے میں اطلاع پہنچا دوں گا۔ البتہ آپ کو ایک چھوٹا سا آ



ٹ کی جیب میں رکھنا ہو گا تا کہ آپ سے ہونے والی بات چیت ہم
ے پہنچتی رہے "...... ڈریک نے کہا۔

" سوری جناب ۔ میں اپنی دوست لڑکی کے ساتھ ہوں گا اور میں
یں چاہتا کہ اس سے ہونے والی گفتگو آپ تک پہنچ سکے "...... ڈاکٹر
وٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈریک بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ جب آپ آلہ آن کریں گے تو وہ کام
ے گا۔ آپ اسے جیب میں رکھ لیں۔ جب ان لوگوں سے آپ کی
قات ہو تو آپ جیب میں ہاتھ ڈال کر آلے کو آن کر دیں۔ پھر جب
چلے جائیں تو آپ اسے دوبارہ آف کر دیں"...... ڈریک نے
مکراتے ہوئے کہا۔

" پھر ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر دلموٹ نے بھی اس بار مسکراتے
ئے کہا تو ڈریک اٹھا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا چپٹا باکس تھا جس
سرخ رنگ کا بٹن موجود تھا۔

"آپ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اس بٹن کو پریس کرنا ہے تو یہ
ہو جائے گا اور جب آپ اسے دوبارہ پریس کریں گے تو یہ آف ہو
ئے گا"...... ڈریک نے کہا اور وہ باکس ڈاکٹر دلموٹ کی طرف بڑھا
۔

" آپ کیسے وہاں کی باتیں سنیں گے"...... ڈاکٹر دلموٹ نے
لس لے کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا رسیونگ سیٹ یہاں موجود ہے۔ جب آپ بٹن پریں کریں گے تو یہ سیٹ آن ہو جائے گا اور وہاں اس کمرے میں ہو۔ والی تمام گفتگو یہاں نشر ہوتی رہے گی"...... ڈریک نے کہا تو ڈا دلموٹ نے سر ہلاتے ہوئے باکس کو جیب میں ڈال لیا اور اٹھ ک ہوا۔ پھر ڈریک اسے دروازے تک چھوڑنے اس کے ساتھ آیا اور ا کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آکر اس جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی ٹرانس تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈریک کالنگ۔ اوور"...... ڈریک نے بار بار کا دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ براؤن اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی گروپ کہاں ہے۔ اوور"...... ڈریک نے پوچھا۔

"وہ ڈینی کے آفس میں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے گیا۔

"اچھا۔ جب وہ باہر نکلیں تو تم نے ان میں سے کسی ایک کارڈ پہنچا دینا ہے۔ اس کارڈ پر ایکس لیبارٹری اور ڈاکٹر دلموٹ ا لکھ کر نیچے پیراڈائز پلازہ فلیٹ نمبر آٹھ کے الفاظ لکھ دینا۔ او ڈریک نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا باس۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔



"اس پتے پر ڈاکٹر دلموٹ موجود ہے۔ وہ وہاں جائیں گے تو پھر ہمیں اصل کارروائی کرنے کا موقع مل جائے گا۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

"اصل کارروائی۔ کیا مطلب باس۔ اوور"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر دلموٹ سے کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں مطمئن کرے کہ ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو گیا ہے لیکن ساتھ ہی میں نے اسے زیرو ایکس باکس دے دیا ہے جس کی مدد سے ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو میں یہاں سنتا رہوں گا۔ اگر میں نے محسوس کر لیا کہ یہ لوگ مطمئن ہو گئے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں اسے بلاسٹ کر دوں گا اور ایک چھوٹے سے فلیٹ میں زیرو ایکس کے بلاسٹ ہونے کا نتیجہ تم خود سمجھ سکتے ہو۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا وہاں بھی مجھے نگرانی کرنی ہو گی۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے بہرحال اس وقت تک نگرانی کرتے رہنا ہے جب تک میں تمہیں دوسری ہدایات نہ دوں۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

"اوکے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈریک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بلیک ہارٹ کلب کے سپیشل آفس سے باہر آیا تو اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تیر رہی تھی جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بیزاری اور اکتاہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہم یہاں مذاق کرنے آئے ہیں یا مشن مکمل کرنے"....... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی میری سمجھ میں آپ کا رویہ نہیں آ رہا۔ ڈینی جس انداز میں بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے ہمیں اپنے مقابلے میں حقیر سمجھتی ہو"....... صفدر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے شوق ہے اپنی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بے عزتی



کرانے کا۔ اگر چیف کا مسئلہ درمیان میں نہ ہوتا تو میں سب سے پہلے اسے گولی مارتا اور پھر اس ڈینی اور اس کے ساتھیوں کو"....... تنویر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا لیکن عمران نے کسی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ہال میں سے گزرتے ہوئے ایک نوجوان بجلی کی سی تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے ایک کارڈ عمران کے ہاتھ میں دیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے چونک کر کارڈ کی طرف دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"یہ کیا دے گیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"کارڈ"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر وہ ہوٹل سے باہر آ گئے۔

"اب کہاں جانا ہے۔ کیا واپس چلیں"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ کیونکہ مجھے ڈینی کی باتوں پر یقین آ گیا ہے کہ ڈاکٹر سجاد یر کچھ بتائے ہلاک ہو گیا ہے اس لئے اب مزید کام کرنے کی رورت نہیں رہی۔ مشن ختم ہو گیا ہے اس لئے میں چیف سے بات کے واپسی کا پروگرام بناؤں گا"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے ں کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہائی الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"لیکن مجھے اس ڈینی پر ایک فیصد بھی یقین نہیں آیا"....... جولیا ے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو میں چیف کو فون کرنے کی بات کر رہا ہوں۔ اگر چیف نے تمہاری طرح بات کی تو پھر میں واپس چلا جاؤں گا۔ تم یہاں مشن مکمل کرتے رہنا"....... عمران نے کہا اور اس دوران وہ پارکنگ میں پہنچ گئے جہاں ان کی دو کاریں موجود تھیں۔

" عمران صاحب۔ وہ کارڈ کیا تھا"....... صفدر نے کہا۔

" کلبوں والے ایسے کارڈ آنے جانے والوں کو دیتے ہی رہتے ہیں تاکہ گاہک پھنسا سکیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے سرسری سے لہجے میں کہا تو صفدر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں بلیک ہارٹ کلب سے نکل کر واپس ماکرز کالونی کی طرف بڑھی چلی رہی تھیں۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ سوائے عمران کے باقی سب کے چہرے ستے ہوئے تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہے ہوں لیکن منہ سے کچھ بول نہ پا رہے ہوں جبکہ عمران انتہائی مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

" ارے کیا ہوا ہے تمہیں۔ تم سب اس طرح بیٹھے ہو جیسے کسی کی مرگ پر فاتحہ خوانی کرنے جا رہے ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" خاموش بیٹھو۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے".......



نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ اتنا غصہ۔ بزرگ درست کہتے ہیں کہ خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ ہوتی ہے"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس بار آپ بہت گہری چال چل رہے ہیں اور ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ آپ نے ہمیں اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ کچھ بتا دیں"....... عقبی سیٹ پر موجود صفدر نے کہا۔

" آخر تمہیں کیوں یقین نہیں آ رہا کہ ڈینی درست کہہ رہی ہے۔ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر تمہیں معلوم ہے کہ مجھے سچ اور جھوٹ میں تمیز آتی ہے اس لئے میں نے دیکھ لیا ہے کہ وہ سچ بول رہی تھی"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ اب اور کیا کہا جا سکتا ہے"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ماکرز کالونی میں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے عمران نے وہاں پہنچ کر جیب سے وہ کارڈ نکالا جسے اس نے ایک نظر دیکھ کر جیب میں ڈالا تھا۔ اب اس نے اسے غور سے دیکھا اور پھر اس نے اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

" تم لوگوں کو چونکہ یقین نہیں آ رہا اور تم بہرحال میرے ساتھی ہو اور تمہیں یقین دلانا بھی میرے فرائض میں شامل ہے اس لئے اب آخری صورت یہ رہ گئی ہے کہ اس لیبارٹری کے سائنس دان سے اصل حالات معلوم کئے جائیں اور چونکہ مجھے یہاں آنے سے پہلے

اطلاع مل چکی ہے کہ لیبارٹری میں کام کرنے والا ڈاکٹر ڈلموٹ اتوار کو اپنی دوست ویرا سے ملنے آتا رہتا ہے اور آج اتوار ہے اس وہ یقیناً اپنی دوست کے فلیٹ میں موجود ہو گا اس لئے اس تفصیلی بات ہو سکتی ہے۔آؤ"....... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا

"ایسی بات تھی تو تم کلب سے سیدھے وہاں چلے جاتے۔یہ آنے اور پھر یہاں سے وہاں جانے کا کیا تک بنتا ہے"....... جولیا اٹھتے ہوئے کہا۔

"راستے میں تم لوگوں کے چہرے دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا ورنہ میں تو اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ مشن ختم ہو گیا ہے ہم نے واپس جانا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے عمران صاحب کہ ہم سب وہاں جائیں۔آ نے بات چیت ہی کرنی ہے۔آپ مس جولیا کو ساتھ لے جائیں۔ یہ مطمئن ہو جائیں گی تو پھر ہم بھی مطمئن ہو جائیں گے"۔صا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"....... عمران مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے ساتھ کار سوار ایک بار پھر جارجیا کی سڑکوں پر رواں دواں تھے۔

"کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو کہ مشن ختم ہو گیا ہے"۔ج نے کہا۔

"ہاں۔بہرحال ڈاکٹر ڈلموٹ سے بات ہونے پر حتمی فیصلہ



گا"....... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ایک رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔

"آؤ"....... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک فلیٹ کے بند دروازے کے سامنے موجود تھے۔دروازے کے ساتھ پلیٹ پر ویرا کا نام لکھا ہوا تھا۔عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"....... ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں ڈاکٹر ڈلموٹ صاحب ہوں گے۔ہم نے ان سے ملنا ہے۔ ہم پاکیشیائی ہیں۔میرا نام علی عمران ہے میرے ساتھ میری ساتھی ہیں مس جولیانا فٹز واٹر"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز سنائی دی اور ڈور فون بند ہو گیا۔چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور عمران آگے بڑھا۔دروازے پر ایک نوجوان کھڑا تھا جس کے چہرے پر نظر کا چشمہ موجود تھا اور اپنے چہرے مہرے سے وہ سائنس دان ہی دکھائی دے رہا تھا۔اس کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی موجود تھی لیکن ان دونوں کے جسموں پر مکمل لباس تھے۔عمران اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے جولیا بھی اندر داخل ہو گئی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس جولیانا فٹز

واٹر"...... عمران نے ڈاکٹر دلموٹ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" میرا نام ڈاکٹر دلموٹ ہے اور یہ میری دوست ہے مس ویرا۔ فلیٹ ان کا ہی ہے"...... ڈاکٹر دلموٹ نے کہا اور پھر وہ چاروں ایک کمرے میں جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے دیکھا کہ اندر جا ہوئے ڈاکٹر دلموٹ نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس انداز میں ہاتھ کو حرکت دی جیسے وہ جیب کے اندر موجود کس بٹن کو خصوصی طور پر پریس کر رہا ہو۔

" آپ پاکیشیائی ہیں جبکہ آپ کی ساتھی سوئس نژاد ہیں"۔ ڈاک دلموٹ نے کہا۔

" ہم بین الاقوامی دوستی کے قائل ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" جی فرمائیے۔ آپ کیسے یہاں آئے ہیں اور آپ میرے بارے می کیسے جانتے ہیں"...... ڈاکٹر دلموٹ نے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم آپ کو اس انداز می ڈسٹرب کرنے پر معذرت خواہ ہیں۔ اصل میں ہم نے واپس جا ہے۔ ہمارا تعلق پاکیشیائی حکومت سے ہے۔ پاکیشیائی نژاد ایک سائنس دان ڈاکٹر سجاد کو اغوا کر کے یہاں جارجیا لایا گیا اور اسے ایک لیبارٹری میں لے جایا گیا۔ اس لیبارٹری کو ایکس لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سجاد سولر انرجی پر کام کرتا تھا اور اس نے سولر انرج کی مائیکرو چپ کو ایجاد کرنے پر خاصا کام کیا تھا اور وہ اس کا بنیاد



فارمولا بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور آپ چونکہ سائنس دان ہیں اس لئے آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ سولر انرجی کی مائیکرو چپ اگر واقعی بن جائے تو یہ ایسی انقلابی ایجاد ہو گی جو پوری دنیا کا نقشہ ہی بدل دے گی اس لئے پاکیشیا چاہتا تھا کہ اس ایجاد کا سہرا پاکیشیا کے سر رہے لیکن ڈاکٹر سجاد کو اغوا کر لیا گیا۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ ڈاکٹر سجاد سے یہاں مشینری کے ذریعے پوچھ گچھ کرنے اور فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس کے ذہن میں کوئی ایسی بیماری تھی کہ اس کا برین ہیمرج ہو گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ گو اس بارے میں حکومت پاکیشیا کو کافی شواہد مل گئے لیکن اس کے باوجود حتمی معلومات حاصل کرنے کے لئے میری ڈیوٹی لگائی گئی اور میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آ گیا۔ میں نے اپنے طور پر ایکس لیبارٹری میں کام کرنے والے کسی سائنس دان کا سراغ لگایا تو مجھے آپ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ وہاں کام کرتے ہیں اور آپ ہر سنڈے اپنی دوست مس ویرا کے فلیٹ پر آتے ہیں۔ اس طرح ہم یہاں آئے ہیں۔ آپ بے شک ہم سے معاوضہ لے لیں لیکن ہمیں درست معلومات مہیا کر دیں۔ ویسے ایک بات میں بتا دوں کہ اگر بعد میں آپ کی دی ہوئی معلومات غلط نکلیں تو معاملات آپ کے لئے خاصے سخت ہو جائیں گے۔ ویسے ہم نے آپ سے کچھ نہیں کہنا صرف درست معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کا ہم آپ کو معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"آپ کتنا معاوضہ دے سکتے ہیں"....... ڈاکٹر دلموٹ نے ب سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو آپ مناسب سمجھیں طلب کر لیں"....... عمران نے جو دیا۔

"ایک لاکھ ڈالر دے دیں میں آپ کو درست معلومات مہ دیتا ہوں"....... ڈاکٹر دلموٹ نے کہا تو عمران نے خاموشی سے کو کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چیک بک نکالی، اس میں ایک چیک علیحدہ کر کے اس پر مخصوص دستخط کئے اور چیک ڈا دلموٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ گارنٹڈ چیک ہے"....... عمران نے کہا تو ڈاکٹر دلموٹ اسے غور سے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسرت تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔ اس نے چیک تہہ کر کے اپنی جیب ڈال لیا۔

"یہ سو فیصد درست ہے عمران صاحب کہ ڈاکٹر سجاد بغیر بتائے ہلاک ہو گیا ہے۔ میں اس ٹیم میں خود شامل تھا جس ٹیم اس سے پوچھ گچھ کی تھی"....... ڈاکٹر دلموٹ نے کہا اور پھر اس پوری تفصیل بتا دی۔ عمران نے اس سے کئی سوال کئے جن کے جواب ڈاکٹر دلموٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں دیئے۔

"اوکے ۔ اب میری مکمل تسلی ہو گئی ہے کہ اطلاع درست ہے،



اب ہمیں اجازت دیجئے"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا، ڈاکٹر دلموٹ اور اس کی دوست لڑکی ویرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر عمران اور جولیا فلیٹ سے باہر آ گئے ۔

"اب کیا خیال ہے تمہارا"....... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں کار میں سوار ہو کر پارکنگ سے باہر آ رہے تھے۔

"اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ مشن ختم ہو گیا ہے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تمہیں یقین آ گیا"....... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس رہائش گاہ پر پہنچ گئے جہاں پہنچ کر جولیا نے ساتھیوں کو مکمل تفصیلات بتا دیں اور پھر جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب کے چہروں پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے براعظم ایشیا کے ملک پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے دیں"....... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

" نمبر نوٹ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دونو
نمبرز بتا دیئے گئے ۔

" شکریہ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آ
پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنا
دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب ۔ جارجیا سے "...... عمران ۔
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈینی سے ہونے والی ملاقات اور ا
کی تفصیل اور پھر جولیا کے ساتھ ڈاکٹر دلموٹ سے ہونے والی ملاقا
اور اس کی تفصیل بتا دی ۔

" چیف ۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ڈاکٹر سجاد بغیر کچھ بتا
ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب وہ فارمولا اس کے ساتھ قبر میں چلا گ
ہے "...... عمران نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر واپس آ جاؤ "...... دوسری طرف سے مخت
لفظوں میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران ۔
ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ اس بار آپ کو چیک نہیر
ملے گا "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" وہ کیوں "...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا

" اس لئے کہ کچھ ہوا ہی نہیں ۔ اس لئے چیک کیسا "...... صفد



نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" یہ بات تم نے پہلے کیوں نہیں کی تھی ورنہ میں اس لیبارٹری
یں گھس کر ہی واپس جاتا "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ہمیں دراصل یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ ایسا ممکن ہے ۔ بہرحال
ب کیا ہو سکتا ہے ۔ اب تو آپ نے چیف سے بات کر لی ہے " ۔
مفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے لطف لے رہا ہو اور عمران کا چہرہ اس
ری طرح لٹک گیا جیسے واقعی اس کا بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو ۔

" مرو نہیں ۔ تم مجھ سے لے لینا "...... جولیا نے کہا ۔

" مم ۔ مم ۔ مگر ۔ مگر وہ کیا کہتے ہیں کہ مرد ہو کر عورتوں کا کھاتا
ہے "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

آرچر اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آ
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... آرچر نے کہا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے "...... آرچر نے چونک کر پوچھا۔

" عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا واپس پہنچ گئے ہیں۔ پاکیشیا سے ہی کال کر رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تفصیل سے رپورٹ دو۔ راستے میں کیا باتیں ہوتی رہیں کیو عمران جس ٹائپ کا آدمی ہے اس کے بارے میں کچھ یقین سے نہ کہا جا سکتا "...... آرچر نے کہا۔

" راستے میں صرف وہ ایک دوسرے سے مذاق کرتے رہے مشن کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں ان کے ساتھ ہی ا



تھا اور جہاں جہاں بھی فلائٹس تبدیل ہوئی ہیں میں ان کے ساتھ ہی اترتا چڑھتا رہا ہوں اور پاکیشیا میں بھی ایئرپورٹ سے وہ سب علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر اپنی اپنی رہائش گاہوں پر گئے ہیں۔ میں عمران کی نگرانی کرتا رہا ہوں۔ عمران بھی ایئرپورٹ سے سیدھا اپنے فلیٹ پر گیا اور اب بھی وہیں موجود ہے "...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب اس عفریت سے ہمارا پیچھا چھوٹ گیا ہے۔ اوکے۔ ٹھیک ہے تم اب واپس آ جاؤ "...... آرچر نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" آرچر بول رہا ہوں "...... آرچر نے کہا۔

" اوہ۔ یس باس۔ میں ڈریک بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ڈریک کی آواز سنائی دی۔

" اب تم اپنے سیکشن سمیت واپس آ جاؤ۔ عمران کے بارے میں حتمی رپورٹ مل گئی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا پہنچ گیا ہے "...... آرچر نے کہا۔

" یس باس۔ ویسے میں نے آپ کو پہلے ہی تفصیل بتائی تھی کہ

میں نے ڈاکٹر دلموٹ کی جیب میں زیرو ایکس رکھوا دیا تھا جس ک
سے ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو نہ صرف میں سنتا ر
وہ ٹیپ بھی ہوتی رہی اور پھر وہ ٹیپ میں نے آپ کو بھجوائی تھ
اگر عمران اس کے باوجود بھی مطمئن نہ ہوتا تو آپ جانتے ہیں کہ
ایکس کو بلاسٹ کر کے بھی اس کا خاتمہ کیا جا سکتا تھا لیکن جب
خود ہی مطمئن ہو گیا تو ہمیں انتہائی قدم اٹھانے کی ضرورت ن
پڑی"....... ڈریک نے جواب دیا۔

" ڈینی نے بھی تمہاری طرح کی ڈیوائس تیار کی تھی۔ اس
جب کلب میں اپنے سپیشل آفس میں عمران اور اس کے ساتھ
سے ملاقات کی تھی تو اس نے عمران کو یقین دلا دیا کہ ڈاکٹر سجاد
کچھ بتائے ہلاک ہو گیا ہے لیکن اس کی ریڈنگ تھی کہ عمران
ساتھی مطمئن نہیں ہیں اس لئے اس نے سپیشل روم کے درواز
کی چوکھٹ میں فائیو فائیو کا مخصوص بٹن رکھا ہوا تھا جو اس عم
کے جوتے کے تلے کے ساتھ چسپاں ہو گیا اور اس طرح عمران ا
اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت وہ
صرف سنتی رہی بلکہ اس نے اسے ٹیپ بھی کر لیا تھا۔ پھر عمران ا
دوست لڑکی جولیا کے ساتھ ڈاکٹر دلموٹ کے پاس گیا تو وہاں ہو
والی بات چیت بھی وہ سنتی رہی حتیٰ کہ ایئر پورٹ تک ان ک
درمیان ہونے والی گفتگو اس تک پہنچتی رہی۔ اس کے بعد ظاہر ہ
اس کی رینج آؤٹ ہو گئی لیکن بہرحال یہ بات سو فیصد طے ہو گئی ک



عمران مطمئن ہو کر واپس جا رہا ہے لیکن چونکہ میں اس کی فطرت سے بخوبی واقف ہوں اس لئے میں آخری منزل تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے میں نے رابرٹ اور اس کی بیوی کو ان کے ساتھ پاکیشیا بھجوایا تھا اور اب رابرٹ کی رپورٹ کے بعد معاملہ واقعی حتمی طور پر نمٹ گیا ہے"....... آرچر نے کہا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے ڈریک نے کہا تو آرچر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" آرچر بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"۔ آرچر نے کہا۔

" ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"....... چند لمحوں بعد سیکرٹری سائنس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" آرچر بول رہا ہوں سر"....... آرچر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرچر نے عمران کی واپسی کی پوری تفصیل بتا دی۔

" گڈ شو۔ یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔ اب کرانس اطمینان سے اس انقلابی فارمولے پر کام کرتا رہے گا۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"....... سیکرٹری وزارت سائنس نے تحسین آمیز لہجے

میں کہا۔

"تھینک یو سر"...... آرچر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... سیکرٹری وزارت سائنس نے کہا اور اس کے سا ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرچر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسی رکھ دیا۔

"یہ مشن تو ختم ہوا اور یقیناً اس میں ہماری کارکردگی عروج رہی ہے کہ ہم نے عمران جیسے عفریت کو شکست دے دی ہے" آرچر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہ کیونکہ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سر سے بہت بڑا بوجھ اتر گ ہو اور وہ اب کسی نائٹ کلب جا کر باقاعدہ انجوائے کرنا چاہتا تھا۔



عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری تھا کہ آپ اس انداز میں واپس آتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ دراصل وہاں سب ہماری طرف سے پوری طرح چوکنا تھے اور دو سیکشن ہمارے خلاف کام کر رہے تھے۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ ڈینی کا سیٹ اپ وہاں کافی مضبوط ہے اس کے ساتھ ساتھ جارجیا چھوٹی سی جگہ ہے جہاں آسانی سے آدمی مارک ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مسئلہ صرف لیبارٹری تباہ کرنا نہیں تھا بلکہ ہم نے وہاں سے فارمولا بھی اس انداز میں حاصل کرنا ہے کہ کرانس حکومت کو بھی

علم نہ ہو سکے کہ فارمولا ہم نے واپس حاصل کر لیا ہے اور یہ ہم نے تباہ کی ہے ورنہ وہ خود تو سامنے نہ آتے البتہ بہت سی سپر کو اس بارے میں آگاہ کر دیتے۔ پھر ہمارے لئے اس فارمولے کرنا مشکل ہو جاتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو کب یہ احساس ہوا کہ یہ سب کچھ مصنوعی ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلسل اور ہر طرف سے ہمیں اطلاع باقاعدہ مہیا کی جا رہی تھیں۔ دوسری بات یہ کہ ڈینی واقعی غلط کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ ڈینی نے ایک حماقت کی کہ اپنے کو کاغذ پر لکھ کر ہدایت دی۔ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ جو کچھ وہ لکھ ہے وہ میں کسی صورت پڑھ نہیں سکتا اور واقعی بات ایسی تھی تمہیں معلوم ہے کہ اگر قلم کی حرکت پر نظر رکھی جائے تو قلم حرکت سے تحریر کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے چیک کر لیا ڈینی اپنے ساتھی کو فائیو فائیو دروازے کی چوکھٹ میں رکھنے ہدایت دے رہی تھی۔ چونکہ میں ہوشیار ہو گیا تھا اس لئے میں چیک کر لیا کہ فائیو فائیو واقعی چوکھٹ میں رکھ دیا گیا ہے اور نے دانستہ اسے اپنے بوٹ کے تلے میں چسپاں کر لیا تاکہ ڈ تسلی ہو جائے۔ گو سب ساتھیوں نے مجھ پر چڑھائی کر دی لیکن معلوم تھا کہ ہمارے درمیان ہونے والی تمام گفتگو نہ صرف تک پہنچ رہی ہے بلکہ وہ اسے ٹیپ بھی کر رہی ہو گی اس لئے میں



بات پر اڑا رہا۔ پھر میں جولیا کو ساتھ لے کر ڈاکٹر ولموٹ سے ملا اور میں نے چیک کر لیا کہ ڈاکٹر ولموٹ پہلے ہی ہم سے ملاقات کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا اور اس نے بھی جیب میں کوئی ٹیپ ریکارڈر رکھا ہوا تھا جسے اس نے جیب میں باقاعدہ ہاتھ ڈال کر آن کیا تھا۔ بہرحال وہاں بھی جو گفتگو ہوئی اس سے میں نے یہی تاثر دیا۔ اس کے بعد ہم واپس آئے تو وہاں سے ایک جوڑا باقاعدہ ہمارے ساتھ رہا۔ وہ ہماری نگرانی بھی کر رہا تھا اور ہم سب کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن رہا تھا۔ وہ جوڑا ہمارے ساتھ ہی پاکیشیا پہنچا۔ میں نے ٹائیگر کو کال کر کے اس جوڑے کی نگرانی کے لئے کہہ دیا ہے۔ ٹائیگر نے رپورٹ دی ہے کہ اس جوڑے نے میری نگرانی کی اور باقاعدہ فلیٹ تک آیا اور پھر وہ فلیٹ کے قریب ہوٹل میں بھی رہا۔ اس کے بعد وہ ہوٹل لارڈ میں جا کر ٹھہر گئے۔ اس ہوٹل کے برآمدے میں موجود انٹرنیشنل پبلک کال بوتھ ہے۔ اس آدمی نے کرانس کال کر کے رپورٹ دی۔ وہ رپورٹ یہی تھی کہ ہم واقعی پاکیشیا پہنچ گئے ہیں اور ہم پوری طرح مطمئن ہیں۔ اس کے بعد دوسرے روز وہ جوڑا واپس کرانس چلا گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اب وہ پوری طرح مطمئن ہو گئے ہیں۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے نہ صرف وہ فارمولا حاصل کرنا ہے بلکہ اس ایکس پارٹی کو اس انداز میں تباہ کرنا ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ

"یہ سب کچھ ہم نے کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کب جا رہے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات اس ڈاکٹر دلموٹ سے ہی سکیں گی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ ڈاکٹر دلموٹ ہر اتوار کے اپنی دوست ویرا کے فلیٹ پر آتا ہے اس لئے ہم ہفتے کے روز جا پہنچیں گے اور پھر ڈاکٹر دلموٹ سے ساری تفصیلات حاصل کر مشن مکمل کریں گے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے جولیا نے مؤدبانہ لہجے کہا۔

"جارجیا سے میں نے جو اطلاعات حاصل کی ہیں ان کے وہاں باقاعدہ تم لوگوں کے ساتھ گیم کھیلی گئی ہے اور عم انہوں نے مل کر احمق بنا کر واپس بھیج دیا ہے۔ ڈاکٹر سجا ضرور ہو گیا ہے لیکن اس سے انہوں نے مکمل فارمولا حاصل ہے۔ عمران کو تو اس کی سزا ملے گی لیکن تم بحیثیت ڈپٹی چیف تھیں۔ تم نے کیوں دھوکہ کھایا"....... عمران نے انتہائی میں کہا۔



"جناب۔ ہم سب تو عمران کو مسلسل کہتے رہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا رہا اور چونکہ وہ لیڈر تھا اس لئے مجبوراً ہم خاموش رہے"....... جولیا نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اس کی سخت سزا دی جائے"۔ عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"وہ۔ وہ جناب۔ اصل میں اس کا بھی قصور نہیں ہے۔ وہاں حالات ہی ایسے بن گئے تھے۔ ڈاکٹر دلموٹ سے ملاقات میں بات واقعی یہی نظر آ رہی تھی اس لئے جناب عمران کو سزا نہ دیں"۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اسے بہرحال اس کوتاہی کو سزا بھگتنا ہو گی اور تم تیار ہو اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی الرٹ کر دو۔ تمہیں یک بار پھر جارجیا جانا ہو گا تاکہ مشن مکمل ہو سکے"....... عمران نے نتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ عمران بھی تو ہمارے ساتھ جائے گا ناں سر"....... جولیا نے رک رک کر کہا۔

"وہ کیسے ساتھ جا سکتا ہے اور شاید اب کبھی اس قابل نہ ہو سکے کہ وہ دوبارہ دھوکہ کھائے۔ یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران نے پہلی بار دھوکہ کھایا ہے باس۔ آپ اسے معاف کر دیں"....... جولیا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر وہ مجھ سے باقاعدہ معافی مانگے تو میں پہلی بار کا لحاظ کرتے ہوئے اسے معاف کر سکتا ہوں ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر آپ مزید کچھ ایسی بات کرتے تو جولیا باقاعدہ رو پڑتی"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا اب واقعی بے حد جذباتی ہوتی جا رہی ہے اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اسے کیسے غیر جذباتی بنایا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ مسئلہ آپ نے ہی پیدا کیا ہے۔ آپ ہی اسے حل کریں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس مشن کے بعد بہرحال اس بارے میں کچھ سوچوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ چھوہارے کھانے کو مل جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ میں سوچ رہا ہوں کہ جولیا کو واپس سوئٹزر لینڈ بھجوا دیا جائے۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی حل نظر ہی نہیں آتا"...... عمران نے کہا



اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اب جولیا اسے تلاش کر کے مجبور کرے گی کہ وہ ایکسٹو سے معافی مانگ لے اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ جیسے ہی فلیٹ میں پہنچا سلیمان نے اسے اطلاع دی کہ جولیا کا فون دو بار آ چکا ہے۔ وہ آپ سے ضروری بات کرنا چاہتی ہے"۔

"اچھا۔ میں اسے فون کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ سٹنگ روم میں پہنچ کر عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں۔ ابھی واپس آیا ہوں تو سلیمان نے خوشخبری سنائی کہ دو بار تمہارا فون آیا ہے۔ کیا واقعی میں اس قدر خوش قسمت ہوں کہ تم مجھے دو بار فون کرو گی"...... عمران نے عاشقوں جیسے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرے فلیٹ پر آؤ۔ فوراً۔ ابھی اسی وقت۔ انتہائی اہم کام ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"....... دوسرے لمحے سلیمان نے کمرے میں داخ ہوتے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ مجھے دوبارہ جارجیا جانا پڑ رہا ہے۔ تم کہہ رہے تھے تم نے کافی دنوں کے لئے گاؤں جانا ہے اس لئے تم چاہو تو دس با دن کی چھٹی کر لو"....... عمران نے کہا۔

"آپ کو یہ تو معلوم ہو گا کہ میں نے اتنے دن کا جو ایجنڈا آپ بتایا تھا اس کا کیا ہو گا"....... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے بتایا تھا کہ چچیری بہن کے ماموں زاد بھائی کی سال کی پوتی کی پچاسویں سالگرہ ہے"....... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ اس کے چہرے پر شرارت کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے

"اور ہمارے ہاں اصول ہے کہ جتنے سال کی سالگرہ منائی جا رہی ہو اتنی تعداد میں ہزار روپے نقد دیئے جاتے ہیں اور جب آپ نے خود ہی پچاسویں سالگرہ کہا ہے تو اس لئے پچاس ہزار روپے تو اس کے ہوئے جس کی سالگرہ منائی جا رہی ہے اور پھر وہ رشتہ جس کا نام آپ نے لیا ہے اس سے ڈبل رقم ہر رشتے کے ہاتھ سے گزر کر سالگرہ منانے والی کے ہاتھ میں پہنچے گی اس لئے ایک لاکھ تو ہوئے میری چچیری بہن کے، ایک لاکھ ہوئے اس کے ماموں زاد بھائی کے اور ایک لاکھ ہوئے اس کی سالی کے اور ایک لاکھ ہوئے اسی کی بیٹی کے اور پھر سالگرہ منانے والے کا بیٹا بھی ہے۔ اس طرح اس مد میں



صرف مبلغ پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے تو صرف سالگرہ کے تحفے کے عنایت کر دیجئے اور پھر میرا وہاں خرچہ، ٹی اے ڈی اے اور برادری کے تمام رشتہ داروں کے لئے کپڑوں کے جوڑے اور نقد رقم اس کے علاوہ ہوتی ہے کیونکہ بہرحال میں شہر میں کام کرتا ہوں اور ظاہر ہے بڑے صاحب جیسے جاگیردار کے اکلوتے بیٹے کا باورچی ہوں اس لئے ان سب اخراجات کے لئے کم از کم ساٹھ ستر لاکھ روپے تو خرچ ہو ہی جائیں گے"۔ سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ سب اخراجات صرف سالگرہ کے لئے ہیں اور شادی میں کیا ہوتا ہو گا"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو اب تک کنوارہ پھر رہا ہوں"....... سلیمان نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"باورچی سلیمان کا مفلس و قلاش مالک علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہیں زندہ زمین میں دفن کروانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور تم وہاں بیٹھے بکواس کر رہے ہو۔ جلدی آؤ میرے فلیٹ پر۔ فوراً"....... دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ کیا کسی میں جرأت ہے کہ وہ جولیا کی موجودگی میں میرے خلاف سوچ سکے" ....... عمران نے کہا۔

"چیف نے تمہیں انتہائی عبرتناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ جلدی آؤ تاکہ ہم مل کر اس بارے میں سوچ کر تمہاری سزا ختم کرائیں" ....... دوسری طرف سے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا آپ ابھی جا رہے ہیں جارجیا" ....... سلیمان نے پیچھے آتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ۔ ابھی نہیں ۔ ایک دو روز بعد جاؤں گا" ....... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس رہائشی پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے" ....... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"سزائے موت کا منتظر" ....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے کٹک کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر جولیا موجود تھی۔ اس کے چہرے پر حقیقی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آؤ" ....... جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"تم اب بہت خوفناک مذاق کرنے لگ گئی ہو جولیا" ۔ عمران



نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسا مذاق" ....... جولیا نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"یہی سزا والا ۔ کس بات کی سزا ۔ میں نے چیف کا نقاب اتار دیا ہ یا چیف کو اس کے بل سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ کیا کیا ہ میں نے" ....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئیے عمران صاحب" ....... عمران کے کمرے میں داخل ہوتے وہاں موجود صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کھڑے ہوئے ۔ دونوں کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے ۔

"ارے ۔ ارے ۔ کیا ہوا ۔ یہ تمہارے چہروں پر غم کے تاثرات ں ہیں ۔ مجھے تو تمہارے چہرے دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے تمہیں ی بہت عزیز ہستی کو دفنانے کے لئے بلایا گیا ہو" ....... عمران نے ی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہماری چیف سے بات ہوئی ہے عمران صاحب ۔ لیکن چیف کو سزا دینے پر بضد ہے" ....... صفدر نے پریشان سے لہجے میں ۔

"سزا ۔ کس بات کی سزا ۔ کیا کیا ہے میں نے" ....... عمران نے بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تم جارجیا والے مشن میں ناکام ہ ہو" ....... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ل پڑا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" جارجیا والے مشن میں ناکام۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا تم لوگوں نے کوئی زہریلی چیز تو نہیں کھا لی جس نے تمہارے ذہنوں کو ماؤف کر دیا ہے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ چیف نے اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا ہے کہ آپ کو اور ہم سب کو باقاعدہ پلاننگ کے تحت بیوقوف بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر سجاد واقعی ہلاک ہو گیا ہے لیکن اس سے فارمولا حاصل کر لیا گیا ہے اور اب جارجیا کی ایکس لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور ہم یہ سمجھ کر واپس آگئے کہ ڈاکٹر سجاد انہیں کچھ بتائے بغیر ہلاک ہو گیا ہے اور چونکہ آپ لیڈر تھے اور آپ کی وجہ سے یہ ناکامی سیکرٹ سروس کو دیکھنا پڑی ہے اس لئے چیف نے آپ کو انتہائی سخت سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے"...... صفدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چیف کے ذرائع کون سے ہیں۔ نہیں یہ سب غلط ہے۔ اگر چیف نے کہا ہے تو پھر چیف کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ مجھے سر سلطان سے بات کرنا ہو گی"...... عمران نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو نانسنس۔ سنو۔ جو کچھ چیف نے کہا ہے وہ درست ہے۔ تم ان لوگوں کے ہاتھوں بیوقوف بنے ہو اور اپنی ناکامی کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کرو۔ ویسے میں نے چیف سے درخواست کی ہے کہ وہ تمہیں معاف کر دے۔ اس پر اس نے اس



حد تک کہا ہے کہ تم اس سے معافی مانگ لو تو وہ تمہیں سزا نہیں دے گا اس لئے تم بس اس سے معافی مانگو گے اور کچھ نہیں کرو گے"۔ جولیا نے کہا۔

" معافی ۔ کس بات کی معافی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب آپ تو بڑے دل کے مالک ہیں ۔آپ بس معافی مانگ لیں ۔ اس میں آخر حرج ہی کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" حیرت ہے ۔ جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو معافی کس بات کی مانگوں"...... عمران نے کہا۔

" اگر میں تمہیں کہوں تو کیا تم انکار کر دو گے "...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یقین کامل ہو کہ عمران انکار نہیں کرے گا۔

" میں انکار کیوں کروں گا۔ تم کہہ کر تو دیکھو ۔ ایک بار نہیں تین بار یس کہوں گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

" میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں اور تم مذاق میں لے جا رہے ہو۔ تمہاری جان حقیقی خطرے میں ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو چیف اب اس حد تک گر گیا ہے تو پھر سنو۔ اب یہ چیف ہی نہیں رہے گا۔ اگر اسے چیف رہنا ہے تو پھر اسے تم سے معافی مانگنا ہو گی"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن اس سے

پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے ہا بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو۔ عمران موجود ہے یہاں"....... دوسری طرف سے گیا۔

"یس سر۔ موجود ہے لیکن وہ بضد ہے کہ اس نے دانستہ کو غلطی نہیں کی"....... جولیا نے اپنی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا

"اسے رسیور دو"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا۔ رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھ پریس کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلا بدہان خود بول رہا ہوں"....... عمران کی زبان اپنے مخصوص اندا میں رواں ہو گئی۔

"کیا تمہیں بتا دیا گیا ہے کہ اس بار تم اپنے مشن میں ناکام رہ ہو"....... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بتا دیا گیا ہے۔ لیکن مجھے یقین نہیں آیا کیونکہ میں نے اپنے طور پر تمام امور کو چیک کر لیا تھا"....... عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ جولیا نے مجھے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق واقعی تم نے اپنے طور پر پوری تسلی کی تھی اس لئے میں نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔ اب تمہیں اس ناکامی کی کوئی سزا نہیں دی جائے گی



لیکن اب تم نے اس ناکامی کو اس انداز میں کامیابی میں تبدیل کرنا ہے کہ فارمولا بھی واپس آجائے اور ساتھ ہی لیبارٹری بھی تباہ کرنی ہے تاکہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ فارمولا واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دیکھا۔ خود ہی بھاگ گیا"....... عمران نے بڑے فاتحانہ انداز میں جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"چیف بے حد عظیم آدمی ہے۔ سمجھے۔ اب بتاؤ کیا کرنا ہے"۔ جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے دیکھ کر یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ عمران کو معافی ملنے پر اسے حقیقتاً بے حد مسرت ہوئی ہے۔

"کرنا کیا ہے جا کر لیبارٹری تباہ کرنی ہے لیکن یہ کام تو میں اکیلا بھی کر سکتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پوری ٹیم جائے گی"....... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"پوری ٹیم۔ کیا ہم نے وہاں فٹ بال میچ کھیلنا ہے"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"پوری ٹیم سے میرا مطلب ہے کہ ہم چاروں جو پہلے گئے تھے"....... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح تو ڈینی کو پھر اطلاع مل جائے گی جبکہ ا
مطمئن ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔ آپ اس معاملے میں سنجیدہ نہیں ہو
اس کی بھی کوئی وجہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے پہلی بار ب
ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف کو غلط رپورٹ دی گئی ہے یا پھر
صرف عادی ہو گیا ہے لیبارٹریاں تباہ کرانے کا۔ اس بار چونک
لیبارٹری تباہ کئے بغیر واپس آگئے ہیں اس لئے اس نے یہ چکر
ہے"...... عمران نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر چیف کی اطلاع درست ثابت ہوئی تب"...... ک
شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تو واقعی سوچنے کی بات ہے ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے پہلے
چیکنگ کر لینی چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی
ایکسٹو کا نام سن کر جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ کیا یہ بات حتمی ہے کہ ڈاکٹر سجاد
فارمولا حاصل کر لیا گیا ہے اور مجھے واقعی احمق بنایا گیا ہے"۔ عم
نے کہا۔

"ہاں ۔ ڈینی نے جو رپورٹ وائٹ شیڈو کے چیف کو دی ہے ا



کے مطابق اس نے تمہیں احمق بنایا ہے اور ساتھ ہی اس نے تمہارے جوتے کے تلے میں فائیو فائیو لگا دیا اور اس کی وجہ سے وہ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سنتی رہی بلکہ اس نے اسے ٹیپ بھی کر لیا اور وہ ٹیپ بھی وائٹ شیڈو کے چیف آرچر کے پاس پہنچا دیا گیا۔ آرچر نے ایک اور ایجنٹ کو بھی اس کام پر مامور کیا ہوا تھا اور اس ایجنٹ کا نام ڈریک تھا۔ اس نے آرچر کو رپورٹ دی اور اس رپورٹ کے مطابق اس نے لیبارٹری کے سائنس دان ڈاکٹر دلموٹ کو خصوصی طور پر اس کی دوست لڑکی ویرا کے پاس اس کے فلیٹ میں بھجوایا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اپنے ایک آدمی کو کہا کہ وہ تمہیں کارڈ پر رہائشی پلازہ کا نام، فلیٹ کا نمبر اور ڈاکٹر دلموٹ اور ایکس لیبارٹری کے بارے میں لکھ کر دے دے ۔ وہ کارڈ تمہیں کلب میں دیا گیا تھا۔ اس کے بعد تم جولیا کے ساتھ اس جگہ پہنچے ۔ کارڈ تمہارے پاس موجود تھا۔ ڈاکٹر دلموٹ کی جیب میں ایک ٹیپ ریکارڈ موجود تھا جس کا بٹن اس نے پریس کر دیا اور اس طرح تمہارے اور اس ڈاکٹر کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ڈریک تک پہنچ گئی اور آخری بات یہ کہ آرچر نے ایک مرد اور ایک عورت کو خصوصی طور پر جارجیا سے پاکیشیا تمہارے ساتھ بھجوایا جو راستے میں تمہارے ساتھ ساتھ رہے اور انہوں نے یہاں آ کر ہوٹل لارڈ کے انٹرنیشنل پبلک بوتھ سے کرانس کال کر کے آرچر کو رپورٹ دی کہ تم سب واپس پاکیشیا پہنچ

چکے ہو اور پھر یہ سب ٹیپس اس آرچر کے پرسنل سیکرٹری سے حاص کر لی گئی ہیں اور میرے پاس پہنچ چکی ہیں۔ اس کے بعد آرچر کرانس کے سیکرٹری وزارت سائنس کو فون پر اطلاع دی کہ تمہ بیوقوف بنا کر واپس بھجوا دیا گیا ہے جس پر وزارت سائنس سیکرٹری نے بھی اطمینان کا سانس لیا اور کہا کہ اب اس فارمولے اطمینان سے ایکس لیبارٹری میں کام ہوتا رہے گا اور اس گفتگو ٹیپ بھی میرے پاس پہنچ چکی ہے"...... دوسری طرف سے چیف پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ ہمیں احمق بنا گیا ہے۔ اگر آپ اپنے مخصوص ذرائع سے چیکنگ نہ کراتے تو بہ برا ہوتا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہر مشن کے بعد میں جولیا کی طرف سے دی گ رپورٹ کی باقاعدہ اپنے ذرائع سے چیکنگ کراتا ہوں"...... چیف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے چیف۔ بہرحال اب کیا حکم ہے۔ اس ری مش پر کس کو میرے ساتھ جانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر دلموٹ کا قدوقامت کس سے ملتا ہے"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کس انداز میں کام کرانا چاہتے



ہیں۔ ویری گڈ۔ واقعی یہ بہترین آئیڈیا ہے۔ لیکن چیف۔ ڈاکٹر دلموٹ کا قدوقامت ہم میں سے کسی سے بھی نہیں ملتا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ پھر وہی ٹیم تمہارے ساتھ جائے گی جو پہلے گئی تھی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"حیرت ہے۔ چیف نے شاید کوئی جنات قابو میں کر رکھے ہیں کہ اسے یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ چیف نے ڈاکٹر دلموٹ والی بات سوچی تو خوب ہے۔ اگر ڈاکٹر دلموٹ کا قدوقامت ہم میں سے کسی سے ملتا ہوتا تو واقعی یہ مشن بڑی آسانی سے مکمل ہو جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"چیف واقعی چیف ہے"...... جولیا نے اس انداز میں کہا جیسے چیف کی نہیں بلکہ اپنی تعریف کر رہی ہو۔

"تنویر یہاں نہیں آیا۔ کیا اسے نہیں بلایا تھا تم نے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے اس کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہ موجود نہیں تھا۔ میں نے پیغام ریکارڈ کرا دیا تھا"...... جولیا نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ شیطان کو یاد کرو تو شیطان پہنچ جاتا ہے۔ یہ لازماً تنویر ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

"آپ بیٹھیں ۔ میں دروازہ کھولتا ہوں"...... صفدر نے جولیا کو اٹھتے دیکھ کر کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



ڈینی بلیک ہارٹ کلب کے آفس میں موجود تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"ایڈورڈ بول رہا ہوں میڈم ۔ کیپ ٹاؤن سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں"...... ڈینی نے کہا۔

"مشن مکمل کر لیا گیا ہے میڈم ۔ جو پروفیسر بونس ایرز پہنچ رہا تھا اسے اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب میٹنگ میں اس کی جگہ ہمارا آدمی لے گا"...... ایڈورڈ نے کہا۔

"اوہ گڈ ۔ ویری گڈ"...... میڈم ڈینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"البتہ ایک اطلاع ہے میڈم آپ کے لئے"...... چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد ایڈورڈ نے کہا۔

"کیا"...... ڈینی نے چونک کر پوچھا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت کیپ ٹاؤن میں موجود ہے او لوگ وہی ہیں جو پہلے بھی اس کے ساتھ آپ کے آفس میں آ تھے"...... ایڈورڈ نے کہا۔

"وہ پاکیشیا کے ایجنٹ ہیں۔ اپنے کسی مشن کے سلسلے میں و آئے ہوں گے اس میں میرے لئے کیا اطلاع ہے"...... ڈینی نے بناتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ انہوں نے میرے سامنے ایئرپورٹ سے معلوما حاصل کی ہیں کہ کیپ ٹاؤن سے اور ارجنٹائن کے دارالحکو بونس ایرز اور وہاں سے جارجیا پہنچنے کے لئے انہیں کس ط کنکٹنگ فلائٹس مل سکتی ہیں"...... ایڈورڈ نے کہا تو ڈینی چو پڑی۔

"اوہ۔ وہ پھر جارجیا آرہے ہیں۔ مگر کیوں"...... ڈینی نے چو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں میڈم میں چونکہ اس وقت میک اپ ہوں اس لئے وہ مجھے پہچان نہیں سکے کیونکہ آپ کے آفس میں ان سے ملاقات ہوئی تھی تو میں اصل چہرے میں تھا۔ وہ لوگ بھی اصل چہروں میں ہیں اس لئے میں نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے جارجیا کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو میں چو



پڑا۔ ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کرنے کے بعد انہوں نے باقاعدہ ٹکٹیں بھی حاصل کی ہیں"...... ایڈورڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اب وہ کہاں ہیں"...... ڈینی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہوٹل برٹن میں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"تم ان کی نگرانی کرو اور جب وہ بونس ایرز سے جارجیا کے لئے روانہ ہوں تو تم نے وہاں سے مجھے رپورٹ دینی ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ دوبارہ کیوں آرہے ہیں"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے وائٹ شیڈو کے چیف آرچر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈینی بول رہی ہوں باس۔ جارجیا سے"...... ڈینی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... آرچر نے جواب دیا۔

"باس۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت دوبارہ جارجیا آ رہا ہے" ڈینی نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیوں"...... دوسری طرف سے اس طرح چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا جیسے آرچر کے ذہن میں یہ فقرہ بم بن پھٹا ہو۔

"یہ تو معلوم نہیں ہے باس۔ لیکن اس کے ساتھ وہ ٹیم بھی جو پہلے آئی تھی"...... ڈینی نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... آرچر نے پوچھا تو ڈینی نے ایڈورڈ سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اصل بات کا علم ہو گیا ہے اور دانستہ ہمیں دھوکہ دینے کے لئے واپس چلا گیا تھا"...... آرچر نے کہا۔

"باس۔ اگر وہ اپنے اصل چہروں میں یہاں آتے ہیں تو پھر تو شاید کوئی اور مسئلہ ہو لیکن اگر وہ میک اپ کر کے یہاں آتے ہیں تو پھر لازماً وہ ایکس لیبارٹری کے پیچھے ہی آئے ہیں"...... ڈینی نے کہا۔

"سنو۔ اب انہیں معمولی سی ڈھیل دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس لئے جارجیا کو ان کے لئے جہنم بنا دو۔ مجھے اب ہر صورت میں ان کی لاشیں چاہئیں"...... آرچر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ ایئر پورٹ پر ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... ڈینی نے کہا۔



"پورے شہر میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو اور ان پر پے در پے حملے کراؤ۔ انہیں کسی صورت بچ کر نہیں جانا چاہئے اور نہ ہی آگے بڑھنے کا انہیں موقع ملنا چاہئے۔ ویسے میں ڈریک کو فوری طور پر جارجیا بھجوا رہا ہوں۔ وہ بھی تم سے علیحدہ رہ کر ان کے خاتمے کے لئے کام کرے گا تاکہ ان کے بچ نکلنے کا سرے سے کوئی سکوپ ہی باقی نہ رہے"...... آرچر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ لوگ ڈینی سے بچ کر جارجیا میں داخل ہی نہ ہو سکیں گے"...... ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈینی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ایڈورڈ کا فون آ گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ایڈورڈ"...... ڈینی نے کہا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں کیپ ٹاؤن ایئر پورٹ پر پہنچے ہیں۔ میں نے ان کے ہوٹل میں ان کے ساتھ ہی کمرہ لے لیا تھا اس لئے مجھے معلوم ہو گیا ورنہ شاید میں بھی انہیں نہ پہچان سکتا اور اب میں ایئر پورٹ سے آپ کو کال کر رہا ہوں"۔ ایڈورڈ نے کہا۔

"بونس ایرز سے انہیں کون سی فلائٹ ملے گی"...... ڈینی نے پوچھا تو دوسری طرف سے فلائٹ کا نمبر بتا دیا گیا۔

"تم ان کے ساتھ ہی سفر کر رہے ہو ناں"...... ڈینی نے کہا۔

"یس میڈم" ....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے" ....... ڈینی نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آ
اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"فلائٹس مینجر بول رہا ہوں" ....... رابطہ قائم ہوتے ہی ا
مردانہ آواز سنائی دی۔
"ارجنٹائن کے دارالحکومت بونس ایرز سے ایک فلائٹ جار
رہی ہے۔ وہ یہاں کس وقت پہنچے گی" ....... ڈینی نے فلائٹ
بتاتے ہوئے کہا۔
"اب سے چھ گھنٹے بعد میڈم" ....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے" ....... ڈینی نے کہا اور ایک بار پھر اس نے کریڈل
اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ماسٹر بول رہا ہوں" ....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
سنائی دی۔
"ڈینی بول رہی ہوں ماسٹر" ....... ڈینی نے کہا۔
"اوہ۔ یس مادام۔ حکم فرمائیں" ....... دوسری طرف سے اس
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"پاکیشیائی ایجنٹ دوبارہ جارجیا پہنچ رہے ہیں اور اس با
ایکریمین میک اپ میں ہیں اور ایڈورڈ ان کے ساتھ آ رہا ہے۔
اپنے گروپ کو لے کر ایئرپورٹ پہنچ جاؤ۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے ل
میں تمہیں کال کر کے ان کے حلیئے بتا دوں گی۔ تم نے ان کا خا



ایئرپورٹ پر ہی کرنا ہے اور سنو۔ مجھے ہر صورت میں ان کا خاتمہ
کرانا ہے چاہے اس کے لئے تمہیں ایئرپورٹ پر موجود ہر آدمی کو
کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے" ....... ڈینی نے کہا۔
"یس مادام۔ کس فلائٹ سے وہ آ رہے ہیں" ....... ماسٹر نے کہا۔
"اب سے چھ گھنٹے بعد وہ فلائٹ جارجیا پہنچے گی۔ اس کا نمبر میں
بتا دیتی ہوں" ....... ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلائٹ
نمبر بتا دیا۔
"یس میڈم" ....... ماسٹر نے کہا۔
"ان کی تعداد پانچ ہے۔ چار مرد اور ایک عورت۔ حلیئے تمہیں بتا
دیئے جائیں گے اور یہ تو کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ انتہائی تربیت
یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا ہے۔ معمولی
سی غفلت بھی تمہیں اور تمہارے گروپ کو ناکامی سے دوچار کر سکتی
ہے اور ناکامی کا مطلب تم جانتے ہو" ....... ڈینی نے تیز لہجے میں کہا۔
"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ وہ کسی صورت بھی ایئرپورٹ سے
زندہ باہر نہ جا سکیں گے" ....... ماسٹر نے جواب دیا۔
"اوکے" ....... ڈینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھی
سوچتی رہی پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"سائمن بول رہا ہوں" ....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز
سنائی دی۔

"ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤد ہو گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد پانچ ہے ان میں ایک عورت ا چار مرد شامل ہیں اور یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں، ہمار خلاف کام کرنے اب سے چھ گھنٹے بعد جارجیا ایئرپورٹ پر پہنچ ر ہیں۔ میں نے ماسٹر اور اس کے گروپ کی ڈیوٹی ایئرپورٹ پر لگا ہے کہ وہ انہیں کسی صورت زندہ ایئرپورٹ سے باہر نہ آنے د لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی طرح بچ جائیں تو پھر تم نے ان خلاف جارجیا میں کام کرنا ہے۔ انہیں ہر صورت میں ہلاک ہو چاہئے۔ ہر صورت میں"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ان کے حلیئے"...... سائمن نے کہا۔

"تم اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر رکھنا۔ میں ان کے حلیئے تمہیں بعد میں بتا دوں گی"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار ڈینی نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور رکھ دیا۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت ارجنٹائن کے دارالحکومت بونس ایرز کے ایئرپورٹ کے لاؤنج میں موجود تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور انہوں نے یہاں سے دوسری فلائٹ پر جارجیا پہنچنا تھا۔ اس فلائٹ کی روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ دیر تھی اس لئے وہ لاؤنج میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل"...... کیپٹن شکیل نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"کس طرح احساس ہوا ہے تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے دائیں ہاتھ پر تیسرے صوفے پر جو آدمی بیٹھا ہوا ہے

لمبے قد اور نیلے لائن سوٹ میں ملبوس، اس کا انداز بتا رہا ہے کہ ہماری باتیں سننے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ آدمی ہمارے ساتھ کیپ ٹاؤن سے یہاں پہنچا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ اس۔ باتھ روم میں جا کر کافی دیر لگائی ہے۔ اس کے کوٹ کی جیب یقیناً ٹرانسمیٹر موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے آہستہ سے با کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کون ہو سکتا ہے اور ہمارے بارے میں کسی کو معلوم"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل کی ریڈنگ درست ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ جب ہم ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کر رہے تھے یہ آدمی وہاں کاؤنٹر پر موجود تھا اور ہم اس وقت اصل شکلوں تھے"...... صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر تو اسے گھیرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"گھیر کر کیا کرنا ہے۔ یہ بھی بتا دیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس سے پوچھنا پڑے گا کہ یہ کس سے متعلق ہے"...... عم نے کہا۔

"آؤ تنویر"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر ایک جھٹکے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سنو۔ کوئی ہنگامہ نہیں کرنا ورنہ پولیس نے ہمیں آگے جانے دینا"...... عمران نے کہا۔



"آپ بے فکر رہیں"...... صفدر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس صوفے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ آدمی موجود تھا۔ پھر اس نے جھک کر اس سے کوئی بات کی تو وہ آدمی چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے تنویر بھی اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ تینوں اکٹھے چلتے ہوئے لاؤنج کے اس حصے کی طرف بڑھ گئے جہاں باتھ رومز کی قطار تھی۔ یہ باتھ روم چونکہ ایک سائیڈ پر تھے اس لئے اب وہ انہیں نظر نہ آرہے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر اور تنویر واپس آتے دکھائی دیئے لیکن وہ آدمی ان کے ساتھ نہ تھا۔

"کیا ہوا اس کا"...... عمران نے ان کے قریب پہنچنے پر کہا۔

"وہ باتھ روم کے عقب میں اس حصے میں بے ہوش پڑا ہوا ہے جہاں باتھ روم کی صفائی کا سامان رکھا جاتا ہے۔ اس کا تعلق جارجیا کی ڈینی سے ہے اور اس نے ہمارے بارے میں پوری تفصیل ڈینی کو بتا دی ہے۔ ہمارے حلیئے اور نام بھی"...... صفدر نے عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو ہمیں اس انداز میں نہیں جانا چاہئے۔ آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے کاؤنٹر پر جا کر اپنی روانگی کو کینسل کرایا اور پھر وہ سب خاموشی سے ایئرپورٹ سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر بونس ایرز کی سڑکوں پر آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ عمران نے دونوں ٹیکسی ڈرائیوروں کو یار کا کلب کا پتہ

بتا دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسیاں ایک دو منزلہ ع
کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئیں۔ اس عمارت پر یارکا کل
بورڈ موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترے۔ صفدر
دونوں ٹیکسی ڈرائیوروں کو کرایہ اور ٹپ دی اور پھر وہ سب ع
کی سربراہی میں کلب میں داخل ہو گئے۔ کلب میں زیر زمین دنیا
افراد کی کثرت تھی۔ البتہ اکا دکا باچانی اور دیگر ممالک کے سیاح
نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک مرد او
لڑکیاں موجود تھیں۔ لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصر
تھیں جبکہ مرد اپنے سامنے فون رکھے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس
نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"یارکا سے کہو کہ پاکیشیا سے علی عمران آیا ہے"...... عمران۔
کاؤنٹر پر موجود اس نوجوان سے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پاکیشیا۔ وہ کہاں ہے"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہج
کہا۔

"براعظم ایشیا کا ملک ہے۔ تمہارا باس یارکا اسے تم سے بہتر
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان
سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شرو
دیئے۔

"کاؤنٹر سے ریمنڈ بول رہا ہوں باس۔ ایک عورت اور



مردوں پر مشتمل گروپ یہاں کاؤنٹر پر موجود ہے۔ ان میں سے ایک صاحب کا کہنا ہے کہ آپ کو بتا دیا جائے کہ پاکیشیا سے علی عمران آیا ہے۔ ویسے وہ ایکریمین ہیں"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ یس سر"...... نوجوان نے یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے سٹول سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"بب۔ بب۔ باس خود آپ کے استقبال کے لئے آ رہے ہیں"...... نوجوان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ بات اس کے نزدیک آٹھویں عجوبے کے طور پر پیش آ رہی ہو۔ چند لمحوں بعد لفٹ کا دروازہ کھلا اور ایک دیوہیکل آدمی تیزی سے باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ بڑا اور زخموں کے مندمل نشانات سے بھرا ہوا تھا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ سر پر بال اس انداز کے تھے جیسے اس نے بالوں سے بھرا ہوا ٹوکرہ سر پر رکھا ہو۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی اور تیزی تھی۔

"کہاں ہے۔ کہاں ہے گریٹ عمران"...... آنے والے نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تمہارے مقابلے میں وہ بے چارہ کیسے گریٹ ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم گریٹ عمران تم۔ اوہ۔ اوہ"...... اس

دیوہیکل آدمی نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے عم کی طرف بڑھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح پھیلائے ہو تھے جیسے ابھی وہ عمران کو اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑ کر ہوا میں جائے گا۔

" ارے ۔ ارے ۔ میں سنگل پسلی آدمی ہوں ۔ پردیس میں ما جاؤں گا"...... عمران نے خوفزدہ سے انداز میں پیچھے ہٹنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن آنے والا آدمی کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے عمران اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا اس کے سینے سے لگا ہوا تھا۔

" گریٹ عمران ۔ گریٹ عمران ۔ کاش یہ لمحات امر ہو جائیں"۔ یارکا نے بچوں جیسے انداز میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا۔

" ارے ۔ ارے ۔ ہال میں یہاں خواتین بھی ہیں"...... عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو یارکا نے اسے چھوڑ دیا۔

" آئی ایم سوری ۔ گریٹ عمران سے اس طرح اچانک ملاقات میرے لئے اس قدر مسرت آمیز تھی کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ۔ آئیے میرے ساتھ ۔ پلیز"...... یارکا نے مڑ کر جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھ تیزی سے مڑ کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" آج واقعی بال بال بچا ہوں ورنہ گریٹ عمران آج گریٹ لاش میں تبدیل ہو چکا تھا"...... عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے اسے



واقعی اپنے بچ جانے پر بے حد مسرت ہو رہی ہو اور سب مسکرا دیئے تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر ایک بہت بڑے آفس میں موجود تھے ۔ یارکا واقعی عمران سے پروانہ وار پیش آ رہا تھا۔

" مسٹر یارکا ۔ آخر عمران صاحب نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے کہ آپ اس حد تک ان سے ملاقات پر خوش ہو رہے ہیں جبکہ ہم عمران صاحب کے ساتھی ہیں لیکن ہماری ملاقات آپ سے پہلی بار ہو رہی ہے"...... صفدر سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

" یہ طویل کہانی ہے ۔ بہرحال آج میں زندہ آپ کو نظر آ رہا ہوں اور جس حیثیت میں نظر آ رہا ہوں یہ صرف گریٹ عمران کی وجہ سے ہے ورنہ میری لاش کسی گٹر کے کیڑوں نے کھا لی ہوتی"۔ یارکا نے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ اب اصل بات سمجھ گئے ہوں۔

" یارکا اب کچھ باتیں سنجیدگی سے ہو جائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پہلے آپ بتائیں کہ کیا پینا پسند کریں گے اور کب یہاں آئے ہیں"...... یارکا نے کہا۔

" پینے پلانے کی بات چھوڑو۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اور ہم شاید ایئر پورٹ سے ہی جارجیا چلے جاتے لیکن مجبوراً ہمیں شہر میں داخل ہونا پڑا ہے جبکہ ہم نے جلد از جلد جارجیا پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا تو یارکا کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"حکم دیں پرنس اور بس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... یارکا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جارجیا میں کرانس کی ایک سرکاری ایجنسی وائٹ شیڈو کی ایک ایجنٹ میڈم ڈینی رہتی ہے جس نے وہاں اپنا علیحدہ نام بلیک بار رکھا ہوا ہے۔ اس کے پاس ہمارے بارے میں تفصیل پہنچ چکی تھی اور فلائٹ کے بارے میں بھی لیکن اب چونکہ ہم وہاں اس فلائٹ پر نہیں پہنچیں گے اس لئے لامحالہ اب وہ جارجیا میں داخل ہونے کے بحری اور فضائی دونوں راستوں پر لازماً پوری نظر رکھے گی اور ہم جارجیا میں اس انداز میں داخل ہونا چاہتے ہیں کہ اس کے آدمیوں کی کوشش کے باوجود ہمارے وہاں داخلے کا علم نہ ہو سکے۔ کیا تم ایسا بندوبست کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ جارجیا جزیرہ ہے اور وہاں ایسے سپاٹ موجود ہیں جن کے بارے میں کم ہی لوگ جانتے ہیں۔ یہاں سے آپ کو بحری جہاز پر اور جارجیا کے قریب لانچ کے ذریعے ان سپاٹس پر پہنچا دیا جائے گا۔ اس کے بعد آگے بھی اگر آپ چاہیں تو آپ کی بھرپور مدد کی جا سکتی ہے"...... یارکا نے کہا۔

"یہاں سے جارجیا کے لئے ہیلی کاپٹر سروس ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہیلی کاپٹر سروس تو نہیں ہے البتہ اگر آپ چاہیں تو ہیلی کاپٹر کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ایسی کمپنیاں ہیں جو



ہیلی کاپٹر کرائے پر دیتی ہیں"...... یارکا نے کہا۔

"تو پھر تم ایسا کرو کہ ایک ہیلی کاپٹر کا فوری بندوبست کرو۔ یہ ہیلی کاپٹر ہمیں جارجیا کے قریب کسی چھوٹے جزیرے پر ڈراپ کرے گا۔ وہاں سے ہم لانچ کے ذریعے جارجیا پہنچ جائیں گے۔ اس طرح ہم جلد از جلد وہاں پہنچ سکتے ہیں ورنہ بحری جہاز کے ذریعے کافی وقت بھی لگ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو ہیلی کاپٹر براہ راست جارجیا بھی ڈراپ کر سکتا ہے"۔ یارکا نے کہا۔

"لیکن وہ مارک بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ مجھے اب خیال آرہا ہے۔ وہاں ایک سینڈیکیٹ کی پنی ہیلی کاپٹر سروس ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... یارکا نے کہا ور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ور آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ڈیڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یارکا بول رہا ہوں ڈیڈ۔ کیا تمہارے ہیلی کاپٹر جارجیا جاتے رہتے ہیں"...... یارکا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرے پانچ مہمانوں نے جارجیا اس انداز میں پہنچنا ہے کہ وہاں کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ کیا تم انہیں ہیلی کاپٹر پر لے جا سکتے

ہو"...... یارکا نے کہا۔

"کب جانا ہے انہوں نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو یا نے عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ابھی"...... عمران نے کہا۔

"ابھی۔ اور یہ سن لو کہ یہ میرے مہمان ہیں۔ انہیں بہرحال صورت میں محفوظ انداز میں پہنچانا ہے"...... یارکا نے کہا۔

"تم سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا یارکا۔ تم اپنے مہمانوں کو گر ہاؤس پہنچا دو۔ تمہارے مہمانوں کے پہنچنے سے پہلے وہاں ہیلی کا تیار کھڑا ہو گا۔ پائلٹ ہنری ہے اسے بتا دیا جائے گا۔ تمہار مہمان تمہارا نام لیں گے اور بس"...... ڈیڈ نے کہا۔

"میں خود ساتھ ہوں گا۔ وہ میرے معزز مہمان ہیں"...... یار نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو مجھے بھی وہاں خود پہنچنا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ ہم پہنچ رہے ہیں"...... یارکا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بے حد شکریہ یارکا۔ اب یہ بتا دو کہ جارجیا میں کوئی ایسا گروپ جو ڈینی وغیرہ سے ہٹ کر کام کرتا ہو کہ وہاں ہمیں رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ وغیرہ مل سکے"...... عمران نے کہا تو یارکا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے



شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"روجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یارکا بول رہا ہوں۔ بونس ایرز سے"...... یارکا نے کہا۔

"اوہ تم۔ حکم کرو یارکا۔ کیسے فون کیا ہے"...... روجر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جارجیا میں بلیک ہارٹ کی ڈینی سے تمہارا کوئی تعلق ہے"۔ یارکا نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں"...... روجر نے کہا۔

"میرے محسن پانچ افراد کا گروپ وہاں ڈینی کے خلاف کام کرنے پہنچ رہا ہے۔ تم نے انہیں رہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ وغیرہ سپلائی کرنا ہے۔ کیا ایسا کر لو گے۔ معاوضہ تمہیں مل جائے گا"...... یارکا نے کہا۔

"معاوضے کی بات چھوڑو یارکا۔ تم نے لفظ محسن کہہ دیا ہے بس یہی کافی ہے"...... روجر نے کہا۔

"بہرحال ٹھیک ہے۔ وہ تم سے مل لیں گے اور میرا حوالہ دے دیں گے"...... یارکا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو یارکا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"جارجیا میں گریٹ گیم کلب کا ملک روجر ہے۔ خاصی مضـ
پارٹی ہے۔ آپ اس سے میرے حوالے سے مل سکتے ہیں"......
نے کہا۔

"اوکے۔ اب ہمیں میک اپ کا سامان اور نئے لباس
چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ابھی سب بندوبست ہو جاتا ہے"...... یارکا نے کہا اور ا
بار پھر رسیور اٹھا لیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد عمران اپنے ساتھیو
سمیت نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ ایک بڑے سے ہـ
کاپٹر میں سوار جارجیا کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ وہاں آپ نے کام کے لئے کیا پلاننگ
ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں فوری طور پر اس ڈینی کا بندوبسـ
کرنا پڑے گا تاکہ ہمارے خلاف وہاں ہونے والی کارروائی ختم ہو جا
اس لئے ہم پہلے روجر سے مل کر رہائش گاہ، اسلحہ اور کاریں حاصل
کریں گے اور اس کے بعد ڈینی کا بندوبست ہو گا اور پھر لیبارٹری کے
بارے میں پلاننگ کریں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔



فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈینی نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈریک بول رہا ہوں ڈینی"...... دوسری طرف سے ڈریک کی
واز سنائی دی تو ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ تم۔ کب آئے ہو"...... ڈینی نے کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے پہنچا ہوں۔ تم بتاؤ کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کا کیا ہوا"...... ڈریک نے کہا۔

"وہ بونس ایرز میں میرے آدمی کو بے ہوش کر کے غائب ہو گئے
ہیں اور جس فلائٹ میں انہوں نے آنا تھا اس پر وہ نہیں آئے۔ اب
یہاں میرے آدمی ہر اس جگہ کی نگرانی کر رہے ہیں جہاں سے وہ
جارجیا میں داخل ہو سکتے ہیں اور جیسے ہی وہ یہاں پہنچنے میں ان پر

قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گی"...... ڈینی نے کہا۔

" جارجیا جزیرہ ہے ڈینی ۔ اس لئے تم کس کس جگہ کی نگرانی
گی ۔ دوسری بات یہ کہ عمران نے تمہارے آدمی سے تمہارے بار
میں تمام معلومات حاصل کر لی ہوں گی اس لئے اب وہ پوری ط
تیار ہو کر یہاں آئے گا اس لئے تم ایسا کرو کہ اپنا کلب چھوڑ کر ا
گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں اپنے سیکشن سمیت یہاں پہنچ گیا ہوں ۔ میں انہ
خود ٹریس کر کے ختم کر دوں گا"...... ڈریک نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈریک کہ میں ان کے خوف سے چھ
جاؤں ۔ یہاں جارجیا میں میرا سیٹ اپ ایسا ہے کہ یہاں اڑنے
مکھی بھی میری نظروں سے نہیں بچ سکتی۔ تم بے فکر رہو۔ وہ چا
مکھی بن کر یہاں پہنچیں بہرحال مجھ تک اطلاع پہنچ جائے گی او
میں انہیں دوسرا سانس نہ لینے دوں گی اور چونکہ چیف نے تم
یہاں بھیجا ہے اس لئے تم صرف لیبارٹری تک ہی محدود رہو"۔
نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ تم بہرحال یہاں کی مستقل انچارج ہو
لئے تمہاری بات ماننا ہی پڑے گی لیکن پھر بھی تم نے پوری
محتاط رہنا ہے"...... ڈریک نے کہا۔

" میں محتاط ہوں۔ تم بے فکر رہو"...... ڈینی نے کہا تو دو
طرف سے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو ڈینی نے منہ ب
ہوئے رسیور رکھ دیا۔



" نانسنس ۔ وہ سمجھ رہا ہے کہ ڈینی یہاں ڈر کر بیٹھی ہوئی ہے"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈینی نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

" سائمن بول رہا ہوں میڈم ۔ بونس ایرز سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... ڈینی نے چونک کر کہا۔

" میں نے ان کا سراغ لگا لیا ہے میڈم ۔ یہ گروپ ایئر پورٹ سے نکل کر سیدھا یارکا کا کلب پہنچا اور یارکا ان کا انتہائی پرانا دوست نکلا۔ اس نے خود کلب کے ہال میں آ کر نہ صرف ان کا استقبال کیا بلکہ ان سے اس طرح ملا جیسے پرانے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں۔ پھر وہ سب کافی دیر تک اس کے آفس میں رہے۔ اس کے بعد یارکا نے یہاں جارجیا میں گریٹ گیم کلب کے مالک روجر کو کال کر کے کہا کہ اس کے مہمان اس کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ وہ ان کے لئے رہائش گاہ، کاریں اور اسلحے کا انتظام کرے تو روجر نے حامی بھر لی۔ حوالے کے لئے یارکا کا نام استعمال کیا جائے گا۔ اس کے بعد یارکا نے ایک سینڈیکیٹ جسے ریڈ فلیگ سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے اور جو اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث ہے اور جس کے اڈے یہاں جارجیا میں موجود ہیں، کے چیف ڈیڈ سے رابطہ کیا۔ اس سینڈیکیٹ کے ہیلی کاپٹر بونس ایرز سے جارجیا آتے جاتے رہتے ہیں۔ یارکا نے ڈیڈ سے کہا کہ وہ اس کے مہمانوں کو

اپنے ہیلی کاپٹر میں جارجیا پہنچا دے اور اس نے حامی بھر لی" ۔ دو طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

" اوہ اچھا۔ میں جانتی ہوں ریڈ فلیگ سینڈیکیٹ کو۔ یہ وہاں سے روانہ ہو رہے ہیں" ...... ڈینی نے کہا۔

" وہ وہاں سے روانہ بھی ہو چکے ہیں میڈم" ...... دوسری ط سے کہا گیا۔

" اوہ۔ کب۔ کتنی دیر ہوئی ہے" ...... ڈینی نے چونک کر پو

چار گھنٹے پہلے کی بات ہے اور میں نے معلوم کر لیا ہے ہیلی چار گھنٹے ہی لیتا ہے بونس ایرز سے جارجیا پہنچنے میں" ...... سائمن جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں خود ہی ان کا بندوبست کر لوں گی" ۔ نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے مردانہ آواز دی۔

" ڈینی بول رہی ہوں ماسٹر" ...... ڈینی نے کہا۔

" اوہ۔ یس مادام۔ حکم" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہمارے مطلوبہ افراد ریڈ فلیگ سینڈیکیٹ کے ہیلی کا بونس ایرز سے جارجیا پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہیں اور پھر انہوں گریٹ گیم کلب کے مالک روجر سے ملنا ہے اور روجر نے ا



ہائش گاہ، کاریں اور اسلحہ مہیا کرنا ہے۔ تم فوری طور پر روجر کے لب پہنچ جاؤ پھر جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں انہیں گولیوں سے اڑا د" ...... ڈینی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آپ کو رپورٹ دوں گا۔ یہ کام تو انتہائی آسانی ے ہو جائے گا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ اصل چہروں کی بجائے یقیناً میک اپ میں ہوں گے اور یہ ی ہو سکتا ہے کہ وہ سب اکٹھے روجر سے نہ ملیں۔ بس حوالہ یارکا کا یا جائے گا اور تم نے بھی اس حوالے پر ہی کام کرنا ہے اور دوسری ات بھی سن لو کہ جب تک یہ سب اکٹھے ٹارگٹ میں نہ آئیں تم نے ان پر ہاتھ نہیں ڈالنا" ...... ڈینی نے کہا۔

" یس مادام۔ میں سمجھ گیا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ میں اب سپیشل نمبر پر ملوں ا" ...... ڈینی نے کہا۔

" یس مادام" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی نے کریڈل دبا یا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر یئے۔

" اسٹون بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ واز سنائی دی۔

" ڈینی بول رہی ہوں" ...... ڈینی نے کہا۔

" یس میڈم۔ حکم" ...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے

میں کہا گیا۔

" میں اب کلب کی بجائے سپیشل آفس میں رہوں گی اس اب تم نے مجھ سے رابطہ سپیشل نمبروں پر کرنا ہے"...... ڈینی کہا۔

" اوکے مادام "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اور دوسری بات سنو۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ تلاش میں یہاں کلب میں آئیں۔ انہیں کسی صورت یہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں سپیشل آفس میں ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

" یس مادام۔ لیکن ان کے ساتھ سلوک کیسا کرنا ہے"۔ ا نے کہا۔

" تم نے کچھ نہیں کرنا۔ میں کلب میں کسی قسم کی گڑبڑ چاہتی۔ جو کچھ ہوگا باہر ہو جائے گا"...... ڈینی نے کہا۔

" یس مادام "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی نے رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تا نمایاں تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کلب تک پہنچنے سے پہلے ہی ماسٹر کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے پھر بھی حفظ ماتقدم کے طور پر وہ خود سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت جارجیا کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر نے انہیں شہر کے قریب ہی ساحل پر ڈراپ کر دیا تھا اور وہ وہاں سے پیدل چل کر شہر میں داخل ہوئے تھے اور پھر یہی ہوٹل انہیں سب سے پہلے نظر آیا تو عمران بجائے آگے بڑھنے کے اس ہوٹل کی طرف بڑھ گیا اور اب وہ ہوٹل کے ہال میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

" میں سمجھا تھا کہ آپ پہلے روجر کے پاس جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" وہاں سب کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں سے فون کر کے بھی کام کرایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم ضرورت سے زیادہ ہی محتاط نظر آرہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈینی باقاعدہ تربیت یافتہ ایجنٹ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہو گا۔ تم نے دیکھا نہیں ہمارے بارے میں اسے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا حالانکہ اسے ہونے کا کوئی امکان ہی نہ تھا"...... عمران نے جواب دیا۔ کھانے کے بعد وہ اب چائے پینے میں مصروف تھے۔

"تو پھر پہلے اس ڈینی تک چلو۔ پہلے اس سے دو دو ہاتھ ک ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"پہلے رہائش گاہ۔ اسلحہ اور کاریں لے لیں۔ پھر یہ کام جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے طرف موجود ویٹر کو اشارہ کیا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آکر کہا۔

"فون پیس یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی جیب فون پیس نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود واپس چ عمران نے فون پیس آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کر دیئے

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آوا دی۔

"گریٹ گیم کلب کے روجر کا نمبر چاہئے"...... عمران ن دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے فون آف کر دوبارہ آن کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس



روع کر دیئے۔

"روجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز نائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں پارکا کا مہمان"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے نک کر کہا گیا۔

"جارجیا سے ہی بات کر رہا ہوں۔ کیوں"...... عمران نے اس ے چونکنے پر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ڈینی کے خاص آدمی ماسٹر کا گروپ موجود ہے۔ ان کا انداز ارہا ہے کہ انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہے اور پارکا نے بھی چونکہ ی کی بات کی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ شاید انہیں آپ کا ہی ظار ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ خود آنے کی بجائے فون کر لیا۔ آپ اں نہ آئیں کیونکہ وہ ماسٹر اور اس کا گروپ بے حد خطرناک ہے ریں نہیں چاہتا کہ وہ یہاں گیم کلب میں کوئی گڑبڑ کریں۔ میں ے آپ کا کام پہلے ہی کر دیا ہے۔ جارجیا میں ایک رہائشی کالونی ہے ہ کنگ کالونی کہا جاتا ہے۔ مشہور کالونی ہے۔ اس کی کوٹھی نمبر ن ہنڈرڈ الیون پر آپ پہنچ جائیں۔ وہاں دو کاریں اور اسلحہ موجود ہے۔ وہاں میرا آدمی کارل موجود ہے۔ میں اسے آپ کا نام بتا دیتا ں وہ آپ سے ہر ممکن تعاون کرے گا۔ آپ کو اگر مزید کچھ رورت ہو تو آپ فون پر مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ کارل انتہائی

بااعتماد آدمی ہے"....... روجر نے کہا۔

" ہماری طرف سے مایوس ہو کر یہ ماسٹر کہیں تم پر نہ چڑھ
دوڑے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اس سے نمٹ
ہوں۔ میں صرف اپنے کلب کی وجہ سے چاہتا ہوں کہ یہاں کوئی
نہ ہو۔ باقی آپ بے فکر رہیں"....... روجر نے کہا۔

" اس ماسٹر کا حلیہ کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھنا چاہتے ہیں"....... روجر نے چونک کر پوچھا

" اس لئے کہ ہم نے یہاں کام کرنا ہے اور ماسٹر سے کہیں
ٹکراؤ ہو سکتا ہے۔ اس طرح ہم محتاط رہیں گے"....... عمران نے

" اوہ اچھا۔ ویسے ماسٹر کلب کا وہ مالک ہے اور جنرل مینجر
ماسٹر کلب جارجیا کا سب سے بدنام کلب ہے۔ حلیہ اور قدوقا
میں بتا دیتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی گئی۔

" اوکے۔ شکریہ"....... عمران نے کہا اور فون آف کر کے
نے ایک طرف رکھ دیا۔

" کیا ہوا ہے"....... جولیا نے چونک کر پوچھا کیونکہ وہ دو
طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکتے تھے اور عمران نے انہیں تف
بتا دی۔

" تمہارا خدشہ درست ثابت ہوا ہے"....... جولیا نے



سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اب یہاں سے ہم نے سیدھے رہائش گاہ پر پہنچنا ہے اور پھر وہاں
سے سیدھے ماسٹر کلب پہنچیں گے کیونکہ ماسٹر کا خاتمہ ڈینی سے بھی
پہلے ضروری ہے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن وہ ماسٹر تو وہاں موجود نہیں ہو گا۔ وہ تو گریٹ گیم کلب
میں ہمارا انتظار کر رہا ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ ماسٹر جیسے لوگ خود ایسے کاموں میں ملوث نہیں ہوا
کرتے۔ ویسے بھی اس روجر نے کہا ہے کہ ماسٹر گروپ وہاں موجود
ہے۔ ماسٹر خود نہیں ہے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں
سر ہلا دیئے۔ عمران نے ویٹر کو بلا کر اسے نہ صرف بل کی رقم دی بلکہ
خاصی بڑی ٹپ بھی دے دی اور پھر وہ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر کنگ
کالونی پہنچ گئے۔ البتہ عمران نے کالونی کے آغاز میں ہی ٹیکسیوں کو
فارغ کر دیا اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے اپنی مطلوبہ کوٹھی تک پہنچ گئے
جہاں ایک مقامی نوجوان موجود تھا۔ اس نے ان سے مکمل تعاون
کیا۔

" یہاں جارجیا کا نقشہ تو ہو گا کارل"....... عمران نے کوٹھی کا
راؤنڈ لگانے کے بعد نوجوان سے کہا۔

" یس سر"....... کارل نے جواب دیا۔

" لے آؤ"....... عمران نے کہا تو کارل سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ

موجود تھا۔ عمران نے نقشہ کھول کر میز پر بچھا دیا۔

" یہ کنگ کالونی کہاں ہے جہاں ہم موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو کارل نے ایک جگہ انگلی رکھ دی۔ عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور اس جگہ پر دائرہ ڈال دیا۔

" اب بتاؤ کہ ماسٹر کلب کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو کارل نے اس کی بھی نشاندہی کر دی۔ عمران نے وہاں بھی دائرہ لگا دیا۔

" اور بلیک ہارٹ کلب"...... عمران نے کہا تو کارل نے اس کی بھی نشاندہی کر دی تو عمران نے وہاں بھی دائرہ لگا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور ہمارے لئے کافی بنا کر لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کارل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران نے کنگ کالونی سے ماسٹر کلب اور پھر ماسٹر کلب سے بلیک ہارٹ کلب تک کے راستوں کو غور سے چیک کیا اور پھر نقشہ تہہ کر کے رکھ دیا۔

" عمران صاحب۔ ضروری تو نہیں کہ صرف ڈینی ہی یہاں موجود ہو۔ وہ ڈریک بھی تو ہو سکتا ہے جس نے پہلے اس ڈاکٹر دلموٹ کے ذریعے ہمیں ڈاج دیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر دلموٹ سے معلوم ہو سکے گا یا پھر اس ڈینی سے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کافی پینے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے ضروری اسلحہ جیبوں میں ڈالا اور پھر وہ دو کاروں میں سوار ہو کر وہاں سے نکل پڑے۔ پہلی کار میں عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر



جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ عمران چونکہ نقشے پر راستوں کو چیک کر چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئے۔ یہ ماسٹر کلب تھا۔ وہاں آنے جانے والے واقعی زیر زمین دنیا کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔ دونوں کاریں پارکنگ میں جا کر روک دی گئیں اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

" صرف میں تنویر اور جولیا ماسٹر کے پاس جائیں گے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہال میں بیٹھیں گے"...... عمران نے کہا۔

" کیوں۔ وجہ"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" ہم نے اس ماسٹر سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور ہمیں بہرحال کورنگ کی ضرورت پڑے گی۔ اس کا گروپ کسی بھی وقت واپس آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہال میں داخل ہوئے تو صفدر اور کیپٹن شکیل ایک طرف کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران، جولیا اور تنویر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

" یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود ایک غنڈہ نما نوجوان نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر سے کہو کہ ایکریمیا سے رافٹ سینڈیکیٹ کا پلومر آیا ہے۔ ایک بڑا کام ہے ہمارے پاس"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... نوجوان نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے رسیور اٹھایا اور اس نے تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ٹونی بول رہا ہوں باس۔ ایک عورت اور دو مرد کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا ہے کہ آپ دیا جائے کہ ایکریمیا کے رافٹ سینڈیکیٹ کا پلومر آیا ہے اور ا پاس آپ کے لئے کوئی بڑا کام ہے"...... نوجوان نے بڑے م لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نوجوا رسیور رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے آ بلایا۔

"انہیں باس کے آفس پہنچا دو"...... کاؤنٹر مین نے اس آد کہا۔

"آئیے سر"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ہاتھ پر مڑ گیا۔ عمران، جولیا اور تنویر تینوں اس کے پیچھے چل پڑ بائیں ہاتھ پر ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک درواز سامنے دو مسلح دربان موجود تھے۔

"انہیں باس نے بلایا ہے"...... انہیں لے آنے والے نے افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے کہا اور انہیں



نے والا واپس مڑ گیا۔

"آپ کے پاس اسلحہ ہو تو مجھے دے دیں۔ واپسی میں مل جائے "...... ایک دربان نے کہا۔

"ہم یہاں بزنس کے لئے آئے ہیں۔ سمجھے تم"...... عمران نے ررے سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ جائیے"...... اس دربان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو مران نے آگے بڑھ کر بند دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ ں کے پیچھے جولیا اور پھر تنویر اندر داخل ہوا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دید اور خوبصورت آفس فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ عمران نے آگے بڑھتے وئے مڑ کر تنویر کو آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا تو تنویر نے بھاری دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی۔ سامنے میز کے پیچھے ایک بھاری جسم ور درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر بال نام کی کوئی چیز نہ تھی بالکل انڈے کے چھلکے کی طرح صاف و شفاف سر تھا جبکہ اس کی مونچھیں خاصی بڑی اور سائیڈوں میں تیر کی طرح سیدھی کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ چہرے پر زخموں کے کئی مندمل نشانات تھے۔ چہرے سے وہ کوئی بڑا بدمعاش اور غنڈہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے منجمد سے نظر آ رہے تھے۔ آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک اور تیزی تھی۔ اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے شاید یہ معلوم ہی نہ ہوا

تھا کہ تنویر نے باقاعدہ چھٹنی لگا دی ہے کیونکہ تنویر اور ا درمیان عمران اور جولیا تھے۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں "...... عمرا میز کے قریب جا کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

" یہ لڑکی تو بڑی جاندار اور تروتازہ ہے۔ کیا یہ بھی ایکر ہے "...... ماسٹر نے خالص اوباشانہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہر یکلخت ناگواری کے تاثرات ابھر آئے جبکہ تنویر کا چہرہ یکلخت بگ تھا۔

" یہ لڑکی اس لئے تروتازہ نظر آرہی ہے کہ یہ اپنی طرف ٹیڑھ سے دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال لیتی ہے اس لئے ہوش میں ر بات کرو ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہاری یہ شیطانی آنکھیں ب کر دی جائیں "...... عمران نے کہا۔ اس کے الفاظ بے حد سخت لیکن اس کا لہجہ اس قدر نرم تھا جیسے یہ بڑے ہی دوستانہ موڈ میں با کر رہا ہو۔

" تم ۔ تم مجھے ۔ ماسٹر کو اس کے آفس میں دھمکیاں دے ر ہو۔ تمہاری یہ جرأت ۔ اب یہ لڑکی میری کنیز بن کر رہے گی اور دونوں کی لاشیں گٹر میں تیرتی نظر آئیں گی "...... ماسٹر نے یکلخت غ سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے ا کو اٹھا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ماسٹر کے م



سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرا کر نیچے جا گرا جبکہ ماسٹر لاشعوری طور پر اس طرح ہاتھ جھٹک رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز چمٹ گئی ہو اور وہ اسے جھٹکے دے کر علیحدہ کرنا چاہتا ہو۔

" اب اگر تمہارے اس موٹے دماغ پر پڑی ہوئی گرد جھڑ گئی ہو تو میری بات اطمینان سے سن لو "...... عمران نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جس سے اس نے فائرنگ کی تھی۔

" تم ۔ تم نے ۔ یہ ۔ یہ "...... ماسٹر کی حالت یکلخت بدل گئی تھی اور اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ شاید اس کے ذہن میں یہ بات کسی طرح فٹ نہ ہو رہی تھی کہ عمران نے اس قدر تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال بھی لیا اور اس کا نشانہ اس قدر درست بھی ہو سکتا ہے کہ گولیاں صرف اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل پر پڑیں اور اس کا ہاتھ زخمی ہی نہ ہوا ہو۔ وہ اسے لاشعوری طور پر اس لئے جھٹکنے پر مجبور ہوا تھا کہ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جھٹکا کھا کر اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور ظاہر ہے اسے یہی محسوس ہو رہا ہو گا کہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے سارے جوڑ ٹوٹ گئے ہیں۔

" اب تفصیل سے بات ہو گی۔ ہم وہی ہیں جن کے خلاف تم نے گریٹ گیم کلب میں اپنا گروپ تعینات کیا ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے

"پاکیشیائی ایجنٹ"...... عمران نے کہا تو اس بار ماسٹر بے اخ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم ۔ تم ۔ پاکیشیائی ایجنٹ ۔ مم ۔ مگر"...... ماسٹر نے انتہ حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز ایک پھر ابھری اور ماسٹر چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے دوبارہ کرسی گرا اور پھر گھوم کر پہلے پہلو کے بل میز سے ٹکرایا اور پھر لہراتا ہوا قالین پر جا گرا۔

"تنویر ۔ اسے اٹھا کر یہاں بٹھاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر ب کی سی تیزی سے اٹھ کر میز کی سائیڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ما اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ تنویر نے اسے گردن پکڑا اور اسے انتہائی بے دردی سے گھسیٹتا ہوا میز کی سائیڈ سے نکا کر سامنے کے رخ پر لایا اور دوسرے لمحے اس نے اسے اسی طر گردن سے پکڑا اور اچھال کر صوفے پر پھینک دیا۔ ماسٹر کے منہ بھنچی بھنچی سی آوازیں نکل رہی تھیں۔ اس کا ایک بازو زخمی ہو چکا جبکہ اس کا جسم گردن پر پڑنے والے بے پناہ دباؤ سے مفلوج ہو گ تھا اور وہ بالکل اس طرح ساکت پڑا ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی ہو۔

"اس کے کوٹ کی جیب سے وہ مشین پسٹل نکال لو جسے نکال کر یہ ہم پر فائر کھولنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے دوسرے لمحے اس کی ہدایت کی تکمیل کر دی۔ ماسٹر صوفے پر اسی طرح مفلوج



حالت میں پڑا ہوا تھا حالانکہ وہ جسمانی طور پر خاصا مضبوط اور چہرے مہرے سے اچھا لڑاکا نظر آ رہا تھا لیکن اس وقت اس کی حالت اس طرح دگرگوں نظر آ رہی تھی جیسے وہ کبھی لڑائی بھڑائی کے قریب ہی نہ گیا ہو۔

"اسے اٹھا کر بٹھا دو اور اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اسے دوسرے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سیدھا بٹھا دیا جبکہ تنویر نے صوفے کے عقب میں جا کر اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔

"اب اسے ٹھیک بھی کر دو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر نے اس کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس کے اعصاب کو جامد کر دیا ہے۔ تنویر نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ماسٹر اس طرح تڑپا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا۔

"تم ۔ تم یہ کیا کر دیتے ہو۔ تم نے یہ کیا کر دیا ہے"...... ماسٹر کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

"سنو ماسٹر ۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ تمہارا کون سا آدمی فیلڈ میں انچارج ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہوپ۔ہوپ انچارج ہے"....... ماسٹر نے کہا۔

"تم اس سے رابطہ فون پر کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر"....... عمران نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو سکتا ہے۔مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ ماسٹر نے کہا۔

"سنو ماسٹر۔ تم ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی ہوپ سے بات کرو گے اور اسے کہو گے کہ تمہیں اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بونس ایرز سے ہی واپس چلے گئے ہیں اس لئے اب ان کی تلاش اور ان کے خاتمے کا مشن ختم کر دیا گیا ہے۔اگر تم ایسا کر دو گے تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ اس کے بعد تم جو چاہے کرتے رہنا ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہو گی لیکن اس طرح تم زندہ بچ جاؤ گے ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر کے یہاں سے چلے جائیں گے اور تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ہمیں اس میک اپ میں اگر تم نہیں پہچان سکے تو تمہارے آدمی بھی نہیں پہچان سکیں گے اس لئے ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا لیکن تم اس دنیا کی رنگینیوں سے محروم ہو جاؤ گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن میں میڈم ڈینی کو کیا جواب دوں گا۔وہ تو مجھے ہلاک کرا دے گی"....... ماسٹر نے کہا۔

"اسے تم کوئی بھی کہانی سنا سکتے ہو۔یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔



"ٹھیک ہے۔میں ہوپ کو کہہ دیتا ہوں۔میری میز کی دراز میں فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے۔وہ نکال کر مجھے دو اور میرا کوٹ اوپر کر دو"....... ماسٹر نے کہا تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ وہ واقعی فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اسے آن کیا اور پھر لا کر ماسٹر کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔ماسٹر کالنگ۔اوور"....... ماسٹر نے کہا تو اس کے اوور کہنے پر عمران نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ہوپ اٹنڈنگ یو۔اوور"....... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہوپ۔اپنے تمام ساتھیوں سمیت واپس چلے جاؤ۔پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ وہ بونس ایرز سے ہی واپس چلے گئے ہیں۔اب انہیں تلاش کرنے یا ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اوور"....... ماسٹر نے کہا۔

"یس باس۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"....... ماسٹر نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز پر رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"....... عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا تو تنویر نے جو ماسٹر کی پشت پر موجود تھا اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عمران نے رسیور اٹھالیا۔

" یس ۔ ماسٹر بول رہا ہوں "...... عمران کے منہ سے ماسٹر کی آوا اس کے لہجے میں نکلی تو ماسٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" ڈینی بول رہی ہوں ماسٹر۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے "...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

" میڈم ۔ ہوپ اور اس کا گروپ انہیں تلاش کر رہا ہے۔ ا گریٹ گیم کلب میں بھی نہیں پہنچے اور شہر میں بھی ان کا کہیں سرا نہیں مل سکا۔ البتہ چند ایسے شواہد ملے ہیں جن کے بارے میں فو پر بات نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں خود آکر ا شواہد کے بارے میں تفصیل بتا سکتا ہوں "...... عمران نے ماسٹر آواز میں کہا۔

" کیا مطلب۔ کیسے شواہد "...... ڈینی نے انتہائی حیرت بھر لہجے میں کہا۔

" میڈم ۔ اشارہ دے سکتا ہوں کہ ڈریک کا گروپ ان کے س مل چکا ہے۔ تفصیل فون پر نہیں بتا سکتا "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ جس نے یہ اطلاع دی وہ احمق ہے۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اور انہیں تلاش کر کے ا خاتمہ کرو۔ فوراً ۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تم اپنے گروپ سمیت ز زمین میں دفن کئے جا سکتے ہو "...... ڈینی نے انتہائی غصیلے لہج



کہا۔

" یس میڈم "...... عمران نے کہا۔

" جلدی مجھے کامیابی کی رپورٹ دو اور سنو۔ اب تم نے مجھے سپیشل نمبرز پر فون کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس میڈم "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔

" ڈینی کے سپیشل نمبرز کیا ہیں "...... عمران نے رسیور رکھ کر واپس ماسٹر کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو تنویر نے اس کے منہ پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹا لیا۔

" تم کیا چیز ہو۔ تم تو جادوگر ہو "...... ماسٹر کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے۔

" جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے "...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

" مادام سپیشل آفس میں چلی گئی ہیں جہاں وہ کسی سے نہیں ملتی اس لئے اس نے سپیشل فون نمبر کی بات کی ہے "...... ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔

" یہ سپیشل آفس کہاں ہے۔ کیا یہ بھی بلیک ہارٹ کلب میں ہی ہے یا علیحدہ "...... عمران نے کہا۔

" یہ کلب کے اندر نہیں ہے۔ اس کا سوائے کلب کے مینجر اور

میڈم ڈیزی کے نمبر تو اسٹون کے کسی کو معلوم نہیں ہو گا"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"جولیا۔ اس نے تم پر بری نظر ڈالی ہے اس لئے اب تم اس کے ساتھ جو سلوک چاہو کر سکتی ہو"...... عمران نے ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور پھر اس سے پہلے کہ ماسٹر کچھ کہتا تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں ٹھیک ماسٹر کے چہرے پر بارش کی طرح برسنے لگیں اور ماسٹر کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کے بھی پرخچے اڑ گئے اور وہ صوفے پر گرا اور پھر گھوم کر نیچے قالین پر جا گرا۔ وہ بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔

"اس کا کوٹ اوپر کر دو اور نکل چلو"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"باہر دو مسلح افراد موجود ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ان کا خاتمہ کیا تو آوازیں ہال تک پہنچ جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ جائیں لیکن اگر انہوں نے اندر جھانک لیا تو ہمارا کلب سے باہر نکلنا ہی مشکل ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا جبکہ تنویر نے اس دوران صوفے کی سائیڈ سے سامنے آ کر فرش پر اوندھے منہ پڑے ہوئے ماسٹر کا کوٹ ایک جھٹکے سے اوپر کیا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

"میرے پاس سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود ہے"...... تنویر نے



کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم تو اب واقعی بالغ ہوتے جا رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ کسی کی ذہانت کا اعتراف بھی کر لیا کرو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران کا فقرہ سن کر تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اس کے باوجود تم اس کی حمایت کر رہی ہو۔ میرا مطلب ہے قلندری کی حمایت"...... عمران نے دروازے کی چٹخنی کھولتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے جولیا باہر آئی اور پھر تنویر آ گیا۔ دونوں دربان مطمئن انداز میں کھڑے تھے کہ یکلخت تنویر کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں مسلح دربان اچھل کر ہلکی سی چیخ مار کر دھماکے سے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے کیونکہ گولیاں ٹھیک ان کے دلوں میں اتر گئی تھیں۔

"آؤ انہیں گھسیٹ کر اندر ڈال دیں"...... عمران نے کہا اور پھر عمران اور تنویر نے انہیں گھسیٹ کر دروازے کے اندر پھینکا اور پھر دروازہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس ہال میں پہنچ چکے تھے۔ عمران نے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا اور مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر جو ہال میں ایک سائیڈ پر میز کے گرد بیٹھے

ہوئے تھے اٹھے اور ان کے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی ط بڑھتے چلے گئے۔ بل کی پیمنٹ شاید وہ پہلے ہی کر چکے تھے۔ تھوڑی بعد ان کی کاریں کلب کے کمپاؤنڈ سے نکل کر آگے بڑھتی چلی جا تھیں۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے صفدر کہا تو عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے اسے تفصیل بتا دی۔

"تو اب آپ ڈینی کے کلب جا رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ڈینی سے ہمیں اس ڈریک کا پتہ ملے گا۔ ان دونوں خاتمے کے بعد ہی ہم لیبارٹری کے خلاف کام کر سکیں گے"۔ ع نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ع نے کار ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے پار کی طرف لے گیا۔ دوسری کار جسے تنویر ڈرائیو کر رہا تھا وہ بھی اس پیچھے تھی۔

"مینجر اسٹون سے ہم نے ڈینی کے سپیشل آفس کے بارے معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب مینجر کے کمرے میں پہنچ چکے یہاں بھی عمران نے ایکریمیا کے رافٹ سینڈیکیٹ کا نام لیا آفس خاصا کشادہ اور جدید انداز کا تھا۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے وہ کوئی کاروباری آدمی دکھائی دیتا تھا لیکن اس کے چہرے پر موجو



کے تاثرات اس بات کی نفی کر رہے تھے۔

"مسٹر اسٹون ہمارا تعلق ایکریمیا کے اسلحے کے سب سے بڑے سینڈیکیٹ رافٹ سے ہے اور ہم نے اس سلسلے میں مادام ڈینی سے ملنا ہے۔ ہم ان کے ساتھ ایک بڑی ڈیل کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد اسٹون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن مادام کا اسلحے کی ڈیل سے کیا تعلق"...... اسٹون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام کا تعلق کرانس کی جس ایجنسی سے ہے اس ایجنسی کے سلسلے میں انہیں اضافی چارج بھی دیا گیا ہے اور یہاں جارجیا میں اسلحے کی اسمگلنگ کے خلاف کام مادام ڈینی نے کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایسی تو کوئی اطلاع مادام کو نہیں ملی"...... اسٹون نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ یہ اطلاع آپ تک بھی پہنچے۔ آپ ہماری بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔ مادام یہاں موجود ہی نہیں ہے اور نجانے کب ان کی واپسی ہو۔ وہ جارجیا سے باہر گئی ہوئی ہیں"...... اسٹون نے کہا۔

"جبکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ سپیشل آفس میں ہیں اور ان کا سپیشل آفس اس کلب میں ہی ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں

کہا تو اسٹون بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ اسٹون نے کہا۔

" ہمیں تو ان کے سپیشل آفس کا فون نمبر بھی معلوم ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سپیشل نمبرز بھی بتا دیئے جو اسے ماسٹر نے بتائے تھے۔

" یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ تم کون ہو"...... اسٹون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا۔

" بتایا تو ہے کہ ہم کون ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ تم وہ نہیں ہو جو تم اپنے آپ کو بتا رہے ہو۔ بولو کون ہو تم ورنہ دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... اسٹون کے لہجے میں سختی کا عنصر کافی حد تک بڑھ گیا تھا۔

" مسٹر مارشل۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ بہرحال اسے بتانا تو پڑے گا"...... عمران نے کہا تو اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اسٹون کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک طرف جا گرا جبکہ اسٹون بے اختیار اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یکلخت تنویر اچھل کر اس کی طرف بڑھا اور پھر



اس سے پہلے کہ اسٹون سنبھلتا تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن کی طرف بڑھا اور اسٹون سنبھل ہی نہ سکا اور دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹ کر سامنے قالین پر آ گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا تو اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا اس کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

" بولو کہاں ہے ڈینی کا سپیشل آفس۔ بولو"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

" رین بو ہال کے ساتھ۔ رین بو ہال کے ساتھ"...... اسٹون کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے الفاظ خود بخود پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔

" پوری تفصیل بتاؤ۔ پوری تفصیل"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد عمران نے اسٹون سے پوری تفصیل معلوم کر لی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو جھٹکا دے کر موڑا تو اسٹون کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹا لیا۔

" اس کی لاش کو اٹھا کر صوفے کے پیچھے ڈال دو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا تو وہ مڑے اور اس آفس سے باہر آ گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل پہلے کی طرح باہر ہال میں ہی

رک گئے تھے۔ عمران واپس ہال میں پہنچا اور اس بار بھی اس نے پہلے کی طرح انہیں مخصوص اشارہ کیا اور وہ دونوں اٹھ کر ان کے قریب آ گئے۔

"اب ہم نے اس ڈینی کو کور کرنا ہے اس لئے تم بھی ساتھ آؤ گے"۔ عمران نے کہا اور پھر واپس مڑا اور ایک راہداری میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب مڑ کر اس راہداری سے گزرنے کے بعد ایک دروازے پر پہنچ گئے۔ دروازہ بند تھا اور اس کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔

"کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو"...... ان میں سے ایک مسلح آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ڈینی سے ملاقات کرنی ہے۔ اسٹون نے ہمیں خصوصی وقت لے کر دیا ہے اور اسی نے ہمیں یہاں بھیجا ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... دربان نے اسٹون کا نام سنتے ہی ایک سائیڈ ہٹتے ہوئے کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا اور پھر اندر جانے کی بجائے واپس مڑا۔

"ان دونوں کو ساتھ لے جانا ہو گا"...... عمران نے افریقی زبان میں کہا اور ایک بار پھر تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف موجود راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اندر داخل ہوئی اور دونوں تیزی سے سائیڈ پر ہوئے ہی تھے کہ یکلخت دروازہ ایک



دھماکے سے کھلا اور دونوں دربان چیختے ہوئے تقریباً اڑ کر اندر ایک دھماکے سے گرے ہی تھے کہ عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے دونوں دربان ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔ ان کے پیچھے تنویر، صفدر اور آخر میں کیپٹن شکیل بھی اندر آ گیا۔

"اس ڈینی تک تو ان کی آوازیں نہ پہنچ گئی ہوں گی"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ چیف چاہے صاحب ہو یا صاحبہ۔ بہرحال علیحدہ نفسیات کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ اپنا آفس ہمیشہ ساؤنڈ پروف بناتے ہیں تاکہ ناپسندیدہ شور ان تک نہ پہنچ سکے یا وہ آفس میں جس پر جس طرح چاہے برس لیں باہر والے نہ سن سکیں اس لئے یہاں بھی لازماً ڈینی کا آفس ساؤنڈ پروف ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کے آخر میں ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ بند تھا۔ اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے داد بھری نظروں سے جولیا کی طرف دیکھا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"تم چیف بنے نہیں ہو لیکن چیف کی نفسیات تمہیں معلوم ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صدیقی فور سٹارز کا چیف بن چکا ہے اور جوانا سنیک کلر کا چیف

ہے۔ آغا سلیمان پاشا آل ورلڈ باورچیوں کا چیف ہے۔ تنویر ڈائریک ایکشن کا چیف ہے اور تم حسن کی چیف ہو۔ اتنے سارے چیفس دیکھنے کے باوجود میرے چیف بننے کی بات کر رہی ہو"...... عم نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ دیو ہک سے لٹکے ہوئے فون پیس کو ہک سے نکالا اور کان سے لگا لیا۔

"کون ہے"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسٹون ہوں میڈم"...... عمران نے اسٹون کی آواز اور لہج کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اسٹون کی ہلاکت کی اطلاع ابھی تک تک نہیں پہنچی ورنہ وہ اتنے اطمینان سے نہ بیٹھی رہتی۔

"تم یہاں۔ کیا مطلب۔ کیوں آئے ہو"...... دوسری طرف انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میڈم۔ ایک انتہائی اہم بات آپ کو بتانی ہے جو فون پر بتائی جا سکتی۔ ہمارے کلب میں ایک گروپ ہمارے خلاف کا رہا ہے اور اس کا ثبوت مجھے ملا ہے"...... عمران نے بڑے مؤ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اچھا ٹھہرو۔ میں دروازہ کھول ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک آواز کے ساتھ ہی فون بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے پیس دوبارہ ہک میں لٹکا دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ میکانکی میں کھلتا چلا گیا تو عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خا



کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن کمرہ خالی تھا جبکہ اس کی سامنے والی دیوار میں دروازہ کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک اور کمرہ نظر آ رہا تھا جو شاید آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں تھے۔ وہ کمرے واقعی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن کمرہ خالی تھا مگر دوسرے لمحے عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے باتھ روم کے اندر سے پانی بہنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے عمران کے ساتھی بھی اندر داخل ہوئے تو عمران نے یکلخت منہ پر انگلی رکھ کر انہیں بولنے سے منع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی باتھ روم کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز کی پینٹ شرٹ اور جیکٹ پہن رکھی تھی ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی باہر آئی ہی تھی کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں اور چہرہ جیسے یکلخت پتھر کا سا ہو گیا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے ڈینی اس طرح اچھلی جیسے کوئی گیند زمین سے ٹکرا کر اوپر کو اچھلتی ہے لیکن پھر سنبھلنے کی بجائے وہ لہراتی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے گر گئی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دہشت"۔ عمران نے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ دہشت سے نہیں حیرت کی شدت سے بے ہوش ہوئی

ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران کی ہدایہ جولیا نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی ڈینی کو اٹھا کر کرسی پر دیا۔

"یہاں کی تلاشی لو۔ یقیناً کوئی رسی یا ہتھکڑی مل جائے گی۔ یہاں فون کے قریب رہنا چاہتا ہوں کیونکہ کسی بھی لمحے اسٹون بارے میں کال آ سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبا میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ادھر ادھر پھیل گئے۔ اسی لمحے مہ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور ا لیا۔

"یس"...... عمران نے مادام ڈینی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کریگ بول رہا ہوں مادام۔ انتہائی بری خبر ہے"...... دوسری طرف سے ایک متوحش سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا اسٹون کے بارے میں اطلاع دینی ہے تم نے"...... عمران نے مادام ڈینی کی آواز میں کہا۔

"آپ۔ آپ کو معلوم ہے مادام۔ مگر۔ مگر کیسے"...... دوسری طرف سے کریگ کی آواز میں شدید ترین حیرت نمایاں تھی۔

"اسے ہلاک کرنے والا گروپ میرے پاس پہنچ گیا تھا۔ میں نے انہیں کور کر لیا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ اسٹون اور اس کے دو دربانوں کو ہلاک کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ میں تمہیں فون کرنے ہی والی تھی کہ تمہاری کال آ گئی۔ تم ایسا کرو کہ اسٹون اور



دونوں دربانوں کی لاشوں کو اٹھا کر اس طرح ٹھکانے لگا دو کہ ں کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اب اسٹون کی جگہ تم لو "۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ تھینک یو مادام"...... دوسری طرف سے انتہائی رت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اور اب مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھ کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور ہ دیا۔ اسی لمحے تنویر سائیڈ دروازے سے اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ں کا بنڈل موجود تھا۔

"یہ تو پورا علیحدہ پورشن ہے۔ یہاں بیڈ روم، کچن اور سٹور وغیرہ ب کچھ موجود ہے۔ کچن میں ایک نوجوان موجود تھا جس کا خاتمہ کر ا گیا ہے اور اس کا راستہ ایک چوڑی گلی میں نکلتا ہے"...... تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم بچ گئے۔ اگر اسے اسٹون کی ہلاکت کا پہلے علم ہو تا تو یقیناً یہ اس راستے سے نکل جاتی"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے جولیا کے ساتھ مل کر ڈینی کو رسی کے ساتھ باندھ دیا۔

"اس کی مکمل تلاشی لے لو اور ہاں۔ باقی ساتھی کہاں ہیں"۔ مران نے کہا۔

"وہ اس عقبی راستے کی طرف موجود ہیں تاکہ وہاں سے
اچانک اندر نہ آجائے" ...... تنویر نے جواب دیا۔
"پھر تم اس راستے پر جا کر پہرہ دو جہاں سے ہم آئے ہیں۔ اگ
نے فون کر کے معاملات کو سنبھال تو لیا ہے لیکن پھر بھی اچانک
بھی ہو سکتا ہے" ...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں س
اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
"اس کی جیبوں میں کچھ نہیں ہے" ...... جولیا نے تلاشی لینے
بعد پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔
"دل کو چیک کر لیا ہے" ...... عمران نے کہا تو جولیا بے اخ
ہنس پڑی۔
"اتنے بھی پرنس چارمنگ نہیں ہو۔ اپنے بارے میں اتنی خو
فہمیاں نہ پالا کرو" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ عمران
بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔
"چلو اسے ہوش میں تو لے آؤ تاکہ اس سے ہی فیصلہ کرا لیا جا
کہ وہ مجھے کیا سمجھتی ہے" ...... عمران نے کہا تو جولیا واپس مڑی
پھر اس نے ڈینی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ عمرا
اس دوران سامنے موجود کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب ڈ
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ
ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ بھی عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئ
چند لمحوں بعد ہی ڈینی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے



ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے
بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔
"تم۔ تم۔ عمران۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ہو"۔
نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی
یوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے
جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔
"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ اس علیحدہ حصے میں
جانے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ یہاں کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔
کو تمہارے بارے میں معلوم تھا کہ تم سپیشل آفس میں ہو اور
سپیشل آفس کلب میں ہی ہے۔ فون نمبر اس سے معلوم ہو گئے
کے بعد ہم اسٹون کے پاس پہنچ گئے اور پھر اسٹون نے پوری
میل بتا دی کہ تم کہاں موجود ہو اس لئے ہم اطمینان سے چلتے
ے یہاں پہنچ گئے" ...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مم۔ مم۔ مگر اسٹون کیسے بتا سکتا ہے۔ وہ ایسا آدمی ہی
ں" ...... ڈینی نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اس نے بتایا ہے تو ہم یہاں پہنچے ہیں۔ البتہ اسٹون خود عالم بالا
چکا ہے اور کریگ کا فون آیا تھا۔ میں نے اسے تمہاری آواز اور
میں اسٹون کی جگہ دے دی ہے" ...... عمران نے کہا تو ڈینی ایک
پھر چونک پڑی۔
"مم۔ مم۔ میری آواز میں۔ کیا مطلب" ...... ڈینی نے کہا۔

"جس طرح اسٹون کی آواز میں تم سے میں نے فون پر
تھی اسی طرح تمہاری آواز میں کریگ سے بات کی۔ اس
حیران ہونے کی کیا بات ہے"...... عمران نے مسکراتے
جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم نے اسٹون کی آواز میں
بات کی تھی۔ حیرت ہے۔ میں بالکل فرق محسوس نہیں کر
ڈینی نے کہا۔

"اب اگر تمہاری حیرت دور ہو چکی ہو تو پھر تم سے چند
باتیں کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"تم نے ابھی ماسٹر کی بات کی ہے۔ ماسٹر تک تم کیسے
اور ماسٹر گروپ نے تمہیں کیوں چیک نہیں کیا۔ وہ تو ان معا
میں بے حد تیز ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"ماسٹر کے آدمی گریٹ گیم کلب میں موجود تھے۔ میں نے
فون کیا تو مجھے بتا دیا گیا۔ چنانچہ ہم وہاں جانے کی بجائے سی
ماسٹر کلب میں ماسٹر کے پاس پہنچ گئے۔ پھر ماسٹر نے ٹرانسمیٹر کال
کے اپنے گروپ انچارج ہوپ کو کہہ دیا کہ پاکیشیائی ایجنٹ وا
چلے گئے ہیں اس لئے اب ان کی تلاش بند کر دی جائے۔ چنا
انہوں نے تلاش بند کر دی۔ اس کے بعد ماسٹر کا خاتمہ کر دیا گیا اور
یہاں پہنچ گئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی بے حد تیز ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہ



ہو"...... ڈینی نے اس بار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آرچر نے یہاں ڈریک کو بھجوایا ہے۔ مجھے بتاؤ کہ ڈریک کہاں
ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا ڈریک سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے میں کیا بتا سکتی
ہوں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"چلو اس کا فون نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ڈینی نے اس بار خشک لہجے میں جواب
دیا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"ایک تو تم خواتین میں نجانے کس قدر ٹھونس کر عقل
بھر دی جاتی ہے کہ کوئی بات تمہاری سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ محترمہ
ڈینی صاحبہ۔ تم اس وقت بندھی ہوئی ہو اور ہمارے پاس مشین
پسٹل موجود ہیں اور ہم صرف ٹریگر دبا کر تمہیں لاش میں تبدیل کر
سکتے ہیں لیکن تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ عمران نے کہا۔

"ہلاک کر دو گے۔ کر دو۔ جس پیشے سے ہمارا تعلق ہے وہاں
موت ہر وقت ہمارے سامنے رہتی ہے"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"جولیا۔ اس کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے قدرے چھوٹی ہے اور
اگر اسے ٹھیک نہ کیا گیا تو یہ بے چاری مقابلہ حسن میں یقیناً فیل
ہو جائے گی"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے ایسے لہجے میں
کہا جیسے اسے ڈینی سے بے حد ہمدردی ہو۔

"صرف آنکھ ہی نہیں۔ اس کی ناک کی نوک بھی بہت زیادہ اوپر

لو اٹھی ہوئی ہے۔ اسے بھی یول میں ہونا چاہیئے۔ ایک کان
دوسرے کان سے بڑا ہے" ...... جولیا نے جواب دیا اور اس کے سا
ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

" جو تمہارے جی میں آئے کر گزرو۔ یہ وقت بہرحال کبھی نہ کبھ
آنا ہی تھا" ...... ڈینی نے جواب دیا۔

" میں خنجر لے آؤں۔ تنویر کے پاس ہو گا" ...... جولیا نے کہا او
واپس مڑ گئی۔

" اگر تم مجھے صرف ڈریک کا فون نمبر بتا دو تو تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے اور اسے بتانے میں تو تمہارے ذہن کے مطابق کوئی غداری نہیں ہو سکتی" ...... عمران نے کہا۔

" سوری۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔ جو تمہارا جی چاہے کر ڈالو" ...... ڈینی واقعی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

" تم واقعی بہادر ہو۔ میں نے تسلیم کر لیا لیکن تمہاری بہادری احمقانہ ہے۔ میں چاہوں تو تمہارے چیف آرچر سے تمہاری آواز میں بھی سب کچھ معلوم کر سکتا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

" کر لو۔ میں نے تمہیں روکا تو نہیں" ...... ڈینی نے کہا۔

" واقعی عورت کی ضد ویسے ہی مشہور نہیں ہے" ...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں تیز دھار خنجر موجود تھا۔

" کیا ہوا۔ یہ ابھی تک بہادری کا مظاہرہ کر رہی ہے یا"۔ جولیا



نے پوچھا۔

" یہ واقعی بہادر بھی ہے اور اپنی ایجنسی سے وفادار بھی اس لئے
یں اس کی قدر کرنی چاہیئے" ...... عمران نے کہا۔

" اوکے" ...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ
ر وہ ڈینی کی کرسی کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

" بندھی ہوئی ہوں اس لئے جو جی چاہے کر لو ورنہ تم جیسی
کیاں تو میرے جوتوں کے تلوے چاٹنے پر بھی فخر کرتی ہیں"۔ ڈینی
نے کہا۔

" وہ تماشہ بھی دیکھ لیں گے" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا
ر اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو
ینی کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کا ہاتھ
سری بار گھوما اور کمرے میں ایک بار پھر ڈینی کی سسکاری گونج
ی۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے لیکن وہ
قعی بے حد بہادر تھی کہ اس کے منہ سے چیخ تک نہ نکلی تھی۔

" اب تمہارے فرشتے بھی بتائیں گے" ...... جولیا نے غراتے
ئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈینی کی پیشانی پر ابھر
نے والی رگ پر ہاتھ الٹ کر خنجر کا دستہ مارا تو اس بار کمرہ ڈینی کے
ق سے نکلنے والی پے در پے چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ یکلخت
ہائی مسخ ہو گیا تھا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود اس طرح
پنے لگ گیا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کی آنکھیں

پھیل سی گئی تھیں۔

"بولو ۔ کہاں ہے ڈریک ۔ بولو ورنہ"....... جولیا نے
ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری ضرب ا
اور کمرہ ایک بار پھر ڈینی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج
اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو گیا تھا اور چہرہ اس حد تک
گیا تھا کہ اب وہ بطور ڈینی پہچانی ہی نہیں جا رہی تھی۔

"بولو ۔ کہاں ہے ڈریک ۔ بولو"....... جولیا نے پہلے کی
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ ۔ وہ لیبارٹری میں ہے ۔ لیبارٹری میں"....... ڈینی کے
سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے اس کے منہ سے الفاظ خود بخود
کر باہر نکل رہے ہوں۔

"کہاں ہے لیبارٹری"....... جولیا نے کہا۔ جبکہ عمران خا
بیٹھا ہوا تھا۔

"گلین ایریئے میں ۔ بند ایریئے میں"....... ڈینی نے کہا۔

"تم کبھی گئی ہو اس لیبارٹری میں"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں ۔ میں کبھی نہیں گئی"....... ڈینی نے جواب دیا۔

"ڈریک کا فون نمبر کیا ہے"....... جولیا نے پوچھا تو ڈینی نے
بتا دیا۔

"اس لیبارٹری کا فون نمبر کیا ہے"....... جولیا نے پوچھا تو
نے لیبارٹری کا نمبر بھی بتا دیا۔



"تمہیں کیسے یہ فون نمبر معلوم ہیں"....... جولیا نے کہا۔

"ایکس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر جوزف ہے اور ڈاکٹر جوزف
یرے کلب میں آتا رہتا ہے"....... ڈینی نے جواب دیا تو جولیا عمران
ی طرف مڑ گئی جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اور کیا پوچھنا ہے"....... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے پہلے ہی بہت کچھ پوچھ لیا ہے"....... عمران نے
سکراتے ہوئے کہا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوسرے ہی
لمحے اس کے ہاتھ میں موجود خنجر ڈینی کی گردن میں گھستا چلا گیا اور
ینی کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ اس کا جسم بندھے ہونے کے
وجود پھڑکنے لگ گیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی آنکھیں بے نور
تی چلی گئیں۔ اس کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکل رہا
ا۔ جولیا پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح ہو رہا تھا۔

"سچ کہتے ہیں کہ عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"جو کہتے ہیں انہیں یقیناً یہ بھی معلوم ہو گا کہ اس دشمنی کی وجہ
ہوتے ہیں"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے
نیار مسکرا دیا۔ اس نے اٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے
یک کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ نمبر جو ڈینی نے اسے
ئے تھے جبکہ جولیا دوبارہ ڈینی کی طرف مڑ گئی تھی۔ اب خون نکلنا
ہو گیا تھا۔ اس نے خنجر کھینچا اور اسے ڈینی کے لباس سے ہی

صاف کرنے میں مصروف ہو گئی۔

" یس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈینی بول رہی ہوں "....... عمران نے ڈینی کی آواز اور لہجے ؞ کہا۔

" اوہ ڈینی تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ پاکیشیائی ایجنٹ پورے جارجیا میں کہیں دستیاب نہیں ؛ رہے لیکن اس کے باوجود میرے دو آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں ا؛ لئے میں سخت پریشان ہوں "....... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پہلے ماسٹر کلب کا ماسٹر اپنے آفس میں ہلاک کر دیا گیا پھر میر؛ بلیک ہارٹ کا مینجر اور میرا نمبر ٹو اسٹون اپنے آفس میں ہلاک کر د؛ گیا لیکن نہ کسی کو آفس میں جاتے دیکھا گیا اور نہ آتے ہوئے ۔ م؛ پورا گروپ پاگلوں کی طرح انہیں پورے جزیرے پر تلاش کرتا پھر رہا ہے "....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ وہ لوگ تمہارے کلب تک پہنچ گئے ۔ یہ تو بہت برا ہوا ڈینی۔ تم اپنی حفاظت کا بندوبست کر لو کیونکہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں "....... دوسری طرف سے ڈریک نے کہا۔

" مجھے واقعی سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا کروں ۔ کیا ایسا نہیں ہو



سکتا کہ میں تمہارے پاس آجاؤں "....... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے ۔ اب نہ کوئی باہر جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اندر آسکتا ہے ۔ میں خود اندر سے باہر نہیں آ سکتا اور ویسے بھی اس ایریئے میں کسی بھی اجنبی کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے اور اس سارے علاقے کو نان فلائی زون قرار دے دیا گیا ہے "....... ڈریک نے کہا۔

" لیکن ایسا کب تک ہو سکتا ہے "....... عمران نے کہا۔

" جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے "....... ڈریک نے جواب دیا۔

" لیکن وہ ٹریس ہوں گے تو ہلاک بھی ہوں گے "....... عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ مجھے چیف سے بات کرنا پڑے گی ورنہ تم واقعی ہلاک کر دی جاؤ گی ۔ کیا تم انڈر گراؤنڈ نہیں ہو سکتی " ۔ ڈریک نے کہا۔

" میں سپیشل ایریئے میں ہوں ۔ یہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا لیکن میرے آدمی مسلسل ہلاک ہوتے جا رہے ہیں اور میں یہاں پھنس کر رہ گئی ہوں ۔ اب دو صورتیں ہیں ۔ یا تو میں جارجیا چھوڑ دوں یا پھر خود باہر نکل آؤں "....... عمران نے کہا۔

" تم انڈر گراؤنڈ رہو ۔ یہ لوگ لازماً لیبارٹری کا رخ کریں گے اور یہاں میں ان سے خود ہی نمٹ لوں گا "....... ڈریک نے جواب دیا۔

" کیسے نمٹ لو گے ۔ تم تو باہر نہیں آسکتے"....... عمران نے کہا

" میں اندر سے ہی نہ صرف ان کو چیک کر سکتا ہوں بلکہ ان موت بھی وارد کر سکتا ہوں ۔ تم صرف اپنی فکر کرو"....... ڈریک ۔ کہا۔

" اوکے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس ۔ کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کر۔ شروع کر دیئے ۔ اس بار اس نے لیبارٹری کا نمبر پریس کیا تھا جو ڈ نے بتایا تھا۔

" یس "....... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈینی بول رہی ہوں بلیک ہارٹ کلب سے ۔ ڈاکٹر جوزف ۔ بات کراؤ"....... عمران نے ڈینی کی آواز اور لہجے میں بات کر۔ ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر جوزف ہی بول رہا ہوں ۔ کیوں فون کیا ہے ڈینی "۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی اور اس کے بولنے کے انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ ڈینی اور اس ڈاکٹر جوزف کے درمیان کس قسم کے تعلقات ہیں۔

" کیا تم فوری طور پر میرے پاس آسکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

" فوری طور پر ۔ کیا مطلب ۔ کیوں کیا ہوا ہے"....... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" کچھ نہیں ہوا ۔ کیا ہونا ہے ۔ بس میرا دل چاہ رہا ہے"۔ عمران



نے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں ۔ سوری ڈینی ۔ یہاں ہنگامی حالات نافذ ہو گئے ہیں اور لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے "....... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" تو کیا ہوا ۔ تم سپیشل وے سے آسکتے ہو اور ان ایجنٹوں کی فکر مت کرو ۔ وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ جارجیا میں میرا سیٹ اپ کس قسم کا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ ان حالات میں سپیشل وے نہیں کھل سکتا ۔ آئی ایم سوری"....... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" تو پھر میں خود تمہارے پاس آجاتی ہوں"....... عمران نے کہا۔

" آخر ہوا کیا ہے جو تم اس قدر ضد کر رہی ہو ۔ آج سے پہلے تو تم نے ایسی ضد نہیں کی"....... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے ۔ ہم عورتیں ہی سمجھ سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ پھر تم ہی آجاؤ لیکن تمہیں راستہ بتانا پڑے گا ۔ ٹھیک ہے ایسا کرو کہ گلین ایریا کے شمال میں ایک ٹوٹا پھوٹا معبد ہے ۔ وہاں پہنچ کر اس معبد کے تہہ خانے میں پہنچ جانا ۔ میں تمہارے وہاں پہنچنے پر اندر سے سپیشل وے کھول دوں گا اور تم اندر آجانا ۔ کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا"....... ڈاکٹر جوزف نے

کہا۔

"اوکے"....... میں پہنچ رہی ہوں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے"....... جولیا نے کہا۔

"ہم نے فارمولا حاصل کرنا ہے اس لئے پہلے فارمولا باہر آئے گا پھر لیبارٹری تباہ ہو گی۔ تم اب ڈینی کے میک اپ میں وہاں جاؤ گی"....... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



ڈریک نے ڈینی سے بات کرنے کے بعد رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا باس۔ آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں"....... سائیڈ ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے اس کے نمبر ٹو اور گہرے دوست ہائیک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات بے حد گڑبڑ ہیں"۔ ڈریک نے کہا۔

"وہ کیسے باس۔ کوئی بات تو بہرحال سامنے آئی ہی ہو گی"۔ ہائیک نے کہا۔

"ڈینی کے آدمیوں کا پے در پے ہلاک ہو جانا۔ ڈینی کا اس انداز میں مجھے فون کرنا کہ وہ یہاں آکر چھپ جانا چاہتی ہے یا میں اس کے پاس پہنچ جاؤں۔ یہ سب کچھ مجھے غیر فطری سا محسوس ہو رہا ہے"۔

ڈریک نے کہا۔

"باس۔ اس پاکیشیائی ایجنٹ عمران کے بارے میں بتایا گ
کہ وہ دوسروں کی آوازوں اور لہجوں کی فوری طور پر اور انتہائی کا
نقل کر لینے کا ماہر ہے اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اصل میں عمرا
بات کر رہا ہو"...... ہائیک نے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے کیونکہ میں نے کال آنے پر چیک کر ا
کہ کال ڈینی کے سپیشل آفس اور اس کے سپیشل نمبر سے ہی
رہی تھی اور اس کے آفس میں کسی اجنبی کا داخل ہو جانا ا
ناممکن ہے کیونکہ اس نے وہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں
ڈریک نے کہا۔

"باس۔ جس طرح آپ کی چھٹی حس گڑبڑ کا سائرن بجا رہی
اسی طرح میری چھٹی حس بھی اپنی بات پر اڑی ہوئی ہے۔ اگر آ
کہیں تو میں چیک کرا لوں"...... ہائیک نے کہا۔

"تم کیسے چیک کراؤ گے"...... ڈریک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کلب میں کام کرنے والا اسسٹنٹ مینجر کریگ ہمارا خاص آد
ہے۔ میں نے اسے بھاری دولت دے کر اپنے ساتھ شامل کر لیا تھ
کہ وہ مجھے ساتھ ساتھ سب کچھ بتاتا رہے گا۔ اس سے فوری اور حتم
معلومات مل سکتی ہیں"...... ہائیک نے کہا۔

"لیکن مینجر اسٹون کی ہلاکت کے بعد وہ اب کلب کا مینجر بن چکا
ہے۔ ڈینی نے خود ابھی فون کر کے مجھے بتایا ہے لیکن کیا وہ اس



سپیشل آفس میں جا سکے گا"...... ڈریک نے کہا۔

"اسے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے باس۔ اس نے خود مجھے
ایا تھا کہ اسٹون نے سپیشل آفس میں ڈینی کے حکم پر خفیہ کیمرے
ر گفتگو ٹیپ کر لینے والے آلات نصب کر رکھے ہیں تاکہ ڈینی کو اگر
سی بھی لمحے کوئی مسئلہ ہو تو اسٹون اس کی مدد کر سکے لیکن یہ
رے اس وقت چیکنگ کرتے ہیں جب کسی خاص گڑبڑ کی اطلاع
لے۔ اب جبکہ کریگ مینجر بن چکا ہے تو یہ خود اس سپیشل آفس کو
ک کر سکتا ہے"...... ہائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بات کرو تاکہ میرے ذہن میں جو خدشات
وہ دور ہو جائیں"...... ڈریک نے کہا تو ہائیک نے فون کا رسیور
ایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے
ؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تاکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز
امنے بیٹھا ہوا ڈریک بھی سن سکے۔

"بلیک ہارٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
ائی دی۔

"مینجر کریگ سے بات کراؤ۔ میں ہائیک بول رہا ہوں جارج
یک"...... ہائیک نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا
اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ کریگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

" مبارک ہو کریگ ۔ مینجر بن جانے کی۔ میں ہائیک بول رہا ہوں"...... ہائیک نے کہا۔

" اوہ ۔ بے حد شکریہ ہائیک ۔ آؤ کلب میں تاکہ تمہارے ساتھ مل کر جشن منایا جاسکے"...... کریگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ضرور آؤں گا ۔ تمہارے لئے موٹی رقم کا ایک کام نکل آیا ہے"...... ہائیک نے کہا۔

" کیا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" سپیشل آفس میں تمہاری چیف ڈیٹی موجود ہے۔ تم کیمروں آن کر کے معلوم کرو کہ وہاں کیا صورت حال ہے"...... ہائیک نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ وہاں کیا ہو سکتا ہے"...... کریگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم معلوم تو کرو ۔ اس میں آخر حرج ہی کیا ہے ۔ مجھے ایک اطلاع ملی ہے جسے میں کنفرم کرانا چاہتا ہوں"...... ہائیک نے کہا۔

" کیسی اطلاع "...... کریگ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ وہاں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے"...... ہائیک نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ یہ اطلاع غلط ہے۔ گڑبڑ کیا ہو سکتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔



" تم چیک تو کرو۔ نہیں ہو گی گڑبڑ لیکن چیک کرنے میں حرج ہی کیا ہے جبکہ تمہیں اس کا علیحدہ بھاری معاوضہ دیا جائے گا"۔ ہائیک نے کہا۔

" اوکے ۔ میں کرتا ہوں چیک ۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اپنا نمبر دے دو۔ میں چیکنگ کے بعد تمہیں رپورٹ دے دوں گا"۔ کریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کتنی دیر میں چیکنگ کر لو گے"...... ہائیک نے کہا۔

"آدھا گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ میں آدھے گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ کال کروں گا"۔ ہائیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کاش ایسا ممکن ہو سکتا کہ وہاں ہونے والے واقعات ہم یہاں بیٹھ کر دیکھ سکتے"...... ڈریک نے کہا۔

" ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... ہائیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈریک بے اختیار اچھل پڑا۔

" وہ کیسے "...... ڈریک نے کہا۔

" وہاں جو کچھ ہوا ہو گا اس کی فلم بنی ہو گی اور آواز بھی ٹیپ ہوئی ہو گی۔ وہ فلم اور ٹیپ آر ایچ وی سسٹم کے ذریعے بلیک ہارٹ کلب میں براہ راست یہاں سنی اور دیکھی جا سکتی ہے"...... ہائیک نے کہا۔

"اوہ ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ٹھیک ہے"...... ڈریک نے کہا۔

" میں اس کا بندوبست کرا دوں گا۔ پہلے رپورٹ تو مل جائے وہاں کچھ ہوا بھی ہے یا نہیں"...... ہائیک نے کہا تو ڈریک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد ہائیک نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" بلیک ہارٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مینجر کریگ سے بات کراؤ۔ میں ہائیک بول رہا ہوں"۔ ہائیک نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد کریگ کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ اس قدر متوحش تھا کہ ہائیک کے ساتھ ساتھ ڈریک بھی بے اختیار چونک پڑا۔

" ہائیک بول رہا ہوں کریگ۔ کیا ہوا ہے"...... ہائیک نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ہائیک۔ یہاں واقعی غضب ہو چکا ہے۔ مادام ڈینی کو ان کے سپیشل آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کے محافظ بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور قاتلوں کا کچھ پتہ نہیں۔ عقبی خفیہ دروازہ کھلا ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ اس راستے سے نکل کر چلے گئے



یں۔ مجھے اب چیف کو کال کرنا ہو گی"...... کریگ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" کیا تم نے فلم چیک نہیں کی"...... ہائیک نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی پریشانی کی وجہ سے مجھے اس کا خیال تک نہ رہا۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیسے وہاں پہنچ گئے"...... کریگ نے تیز لہجے میں کہا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم آر ایچ وی سسٹم پر اس فلم کو یہاں ٹرانسفر کر دو تاکہ ہم بھی دیکھ لیں"...... ہائیک نے کہا۔

" ابھی نہیں۔ مجھے چیف سے بات کرنا پڑے گی۔ پھر تم مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ رنگ کرنا۔ میں اس دوران فلم اور ٹیپ چیک کر لوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" میرا خدشہ درست نکلا ہے۔ ڈینی اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ختم ہوئی ہو گی اور اس کے آدمی بھی انہوں نے ہلاک کئے ہوں گے۔ اب مجھے بھی چیف سے بات کرنا ہو گی"۔ ڈریک نے کہا۔

" باس۔ پہلے فلم چیک کر لیں پھر بات کریں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کوئی اور سلسلہ ہو"...... ہائیک نے کہا تو ڈریک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے تک وہ ایسی ہی مختلف باتیں کرتے رہے اور پھر ہائیک نے ایک بار پھر کریگ سے رابطہ کیا۔

"کیا معلوم ہوا ہے کریگ" ....... ہائیک نے کہا۔

"چار ایکریمین مرد اور ایک ایکریمی عورت انتہائی پراسرار اندا میں وہاں موجود تھے۔ مادام ڈینی کو انتہائی ماہرانہ انداز میں بے ہوش کر کے ایک کرسی پر رسیوں سے باندھا گیا تھا اور پھر اس عورت نے اس سے پوچھ گچھ کی۔ مادام ڈینی نے کچھ بتانے سے صاف انکار کر د تھا۔ اس عورت نے خنجر کے وار کر کے مادام ڈینی کے دونوں نتھ کاٹ ڈالے اور پھر ان کی پیشانی پر خنجر کے دستے کی ضرب لگا کر ا سے پوچھ گچھ کی گئی تو مادام ڈینی نے ان کے تمام سوالوں کے جواب دے دیئے حتیٰ کہ تمہارے چیف ڈریک کا فون نمبر بھی معلوم کیا گیا اور پھر ایک آدمی نے مادام ڈینی کی آواز اور لہجے میں تمہارے چیف ڈریک سے لمبی بات چیت کی۔ اس کے بعد مادام ڈینی کی آواز اور لہجے میں ہی اس آدمی نے لیبارٹری کے ڈاکٹر جوزف سے بات کی۔ اس نے ڈاکٹر جوزف کو کلب میں آنے کا کہا لیکن ڈاکٹر جوزف نے انکار کر دیا تو اس آدمی نے مادام ڈینی بن کر کہا کہ وہ خود لیبارٹری میں آ رہی ہے جس پر ڈاکٹر جوزف تیار ہو گیا اور اس نے کہا کہ وہ خفیہ راستہ کھول دے گا۔ اس کے بعد اس مرد اور عورت کے درمیان جو باتیں ہوئیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لیبارٹری سے کوئی فارمولا حاصل کرنے کے بعد لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں" ....... کریگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈریک کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے کریگ کو کال ختم کرنے کا اشارہ کیا اور



داس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور مایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں" ....... رابطہ قائم ہوتے ہی ب بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈریک بول رہا ہوں ڈاکٹر جوزف۔ چیف سیکورٹی آفیسر"۔ یک نے کہا۔

"فرمائیے کیسے فون کیا ہے" ....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا میں آپ کے پاس آ سکتا ہوں۔ میں نے آپ سے انتہائی روری بات کرنی ہے یا دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آپ رے پاس تشریف لے آئیں" ....... ڈریک نے کہا۔

"آپ فون پر بات کریجئے۔ میں انتہائی نازک سائنسی کام میں مروف ہوں اس لئے نہ میں آپ کے پاس آ سکتا ہوں اور نہ ہی آپ اپنے پاس بلا سکتا ہوں" ....... دوسری طرف سے ڈاکٹر جوزف نے شک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب تک آپ فارغ ہو جائیں گے" ....... ڈریک نے کہا۔

"دو روز بعد" ....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ دو روز بعد بات ہو جائے گی" ....... ڈریک نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کریگ کی رپورٹ درست ہے۔ عمران پی ساتھی لڑکی کو ڈینی کے روپ میں ڈاکٹر جوزف کے پاس بھیج رہا

ہے اور یہ احمق ڈاکٹر جوزف اسے واقعی ڈینی سمجھ کر بلا رہا ہے ا لئے اس نے مجھے دو روز کا وقت دیا ہے"...... ڈریک نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کیا جائے ۔ یہ لوگ تو واقعی لیبارٹری میں ہو کر وہاں سے نہ صرف فارمولا لے اڑیں گے بلکہ لیبارٹری بھ کر دیں گے اور ہم یہاں بیٹھے ہی رہ جائیں گے"...... ہائیک نے

" ایسی بات نہیں ہے ۔ مجھے اس سپیشل وے کا علم ہے ۔ تم ساتھیوں سمیت وہاں جاؤ اور جب عمران اور اس کے ساتھی وہا جائیں تو تم انہیں گیس سے بے ہوش کر کے وہیں ہلاک دینا"...... ڈریک نے کہا۔

" انہیں بے ہوش کرنا ضروری ہے ۔ ویسے کیوں نہ ہلاک ک جائے باس "...... ہائیک نے کہا۔

" یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور یہ ہر لحاظ سے چوکنا ہوں گے اس لئے اگر تم نے ان پر فائر کھولا تو بہر حال سب ہلاک ہو سکیں گے جبکہ ان کا ایک آدمی بھی اگر بچ گیا تو ہمارے لئے م بن جائے گا اس لئے اس کا سیف طریقہ یہی ہے کہ پہلے اچانک ان بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے اور پھر ان پر فائر کھو دیا جائے ۔ اس طرح ان سب کی موت یقینی ہو جائے گی"۔ ڈریک نے کہا۔

" یس باس ۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں صرف وہ عورت ہی آئے اس کے ساتھی نہ آئیں "...... ہائیک نے کہا۔



" سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن اگر صرف وہ عورت وہاں آئے تو اسے بے ہوش کر کے زیرو ایریئے میں پہنچا دینا اس سے اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... ڈریک نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ میں آپ کی توقع پر پورا اتروں گا ۔ آپ مجھے اس سپیشل وے کے بارے میں تفصیل بتا دیں"...... ہائیک نے کہا اور ڈریک نے اسے تفصیل بتا دی۔

" او کے باس "...... ہائیک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" بی فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا اور ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دیتے رہنا"...... ڈریک نے کہا تو ہائیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گلین ایریئے کے شمال میں دور دور تک کھلا میدان تھا اور ایک ٹوٹی پھوٹی سڑک بھی موجود تھی۔ اس وقت سڑک پر ایک جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا ڈینی کے روپ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر صفدر موجود تھا۔

"میں تمہیں اس معبد کے قریب چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا۔ آگے جو کچھ تم نے کرنا ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم دونوں بھی اگر مس جولیا کے ساتھ اندر چلے جائیں تو زیادہ بہتر نہیں ہو گا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ ڈاکٹر جوزف سے فارمولا



صرف اس صورت میں ہی حاصل کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہر طرح سے مطمئن ہو اور یقیناً اس سپیشل وے کے ارد گرد انہوں نے حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اس لئے اگر ہم دونوں چیک کر لئے گئے تو پھر یہ سنہری موقع ضائع ہو جائے گا اور تمہارے ذہن میں جو خدشہ ہے وہ بھی مجھے معلوم ہے۔ لیکن تم فکر مت کرو جولیا مجھ سمیت پوری سیکرٹ سروس سے زیادہ ہوشیار، تیز اور ذہین ایجنٹ ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم فکر مت کرو صفدر۔ میں موم کی بنی ہوئی نہیں ہوں کہ پگھل جاؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

"کاش تنویر یہاں ہوتا اور وہ یہ فقرہ سن لیتا۔ وہ اسے موم سمجھتا ہے کہ کبھی نہ کبھی بہرحال پگھل جائے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ لیکن اس نے عمران کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک درخت کے قریب جا کر جیپ کو روک دیا۔

"بس اس سے آگے جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ اب یہاں سے تم پیدل جاؤ گی۔ تمہارے پاس صرف ریڈ کاشنز ہے۔ صرف ایمرجنسی کی صورت میں اس پر ہمیں کاشن دے سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہ بہتر نہ تھا کہ میں اپنے ساتھ کوئی وائرلیس بم بھی لے جاتی تاکہ فارمولا حاصل کرنے کے بعد میں وہاں بم رکھ کر واپس آ جاتی"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر

پکڑ لیا۔

"کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ کیا میں نے غلط بات کی ہے"...... جولیا نے اسے اس انداز میں دیکھ کر بے اختیار بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں مشین پسٹل ساتھ نہیں رکھنے دیا اور تم کہہ رہی ہو کہ بم ساتھ لے جاؤں۔ میں نے کتنی بار تمہیں بتایا ہے کہ تم لیبارٹری کے اندر جا رہی ہو۔ اس لیبارٹری کے اندر جیسے ریڈ الرٹ کیا گیا ہے۔ اسلحہ اور بم وہاں داخل ہونے سے پہلے ہی چیک ہو جائیں گے اور پھر تم خود سوچ سکتی ہو کہ کیا ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ نجانے کس جھونک میں یہ بات منہ سے نکل گئی"...... جولیا نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پورے اعتماد سے بات کرنا اور بے فکر رہنا۔ ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تم کامیاب لوٹو گی"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ"...... جولیا نے کہا اور پھر جیپ سے اتر کر وہ پیدل آگے ڑھ گئی جبکہ عمران نے جیپ کو واپس موڑا اور پھر جیپ کی آواز ہستہ آہستہ سنائی دینا بند ہو گئی۔ جولیا بڑے اطمینان بھرے انداز یں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی ھی اور پھر تھوڑی دور جانے کے بعد اسے دور سے ایک ٹوٹا پھوٹا



ار سا نظر آنے لگ گیا۔ جولیا سمجھ گئی کہ یہی وہ معبد ہے جس کے خانے سے لیبارٹری کے سپیشل وے کا راستہ بنایا گیا ہے۔ وہ بنان سے چلتی ہوئی آتے بڑھتی چلی گئی لیکن جیسے ہی وہ اس معبد قریب پہنچی اچانک ٹھٹھک کر نہ صرف رک گئی بلکہ اس نے اس ز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے گھاس چرتی ہوئی کسی کو اچانک کسی شکاری کی بو آتی ہے اور وہ چوکنا ہو کر ادھر ادھر تی ہے لیکن ہر طرف نہ صرف خاموشی چھائی ہوئی تھی بلکہ دور دور کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ جولیا چند لمحوں بعد آگے بڑھی اور پھر ن ٹوٹے پھوٹے معبد میں داخل ہو گئی۔ معبد خالی پڑا ہوا تھا۔ کو اطمینان ہو گیا کہ اس کا خدشہ غلط ہے اور پھر تھوڑی سی جہد کے بعد وہ تہہ خانہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر وہ ہی تہہ خانے میں داخل ہوئی اچانک اسے اپنے عقب میں آہٹ محسوس ہوئی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی لیکن دوسرے لمحے چیز ہلکے سے دھماکے کے ساتھ ہی اس کے پیروں میں گری جبکہ راستے سے وہ تہہ خانے میں داخل ہوئی تھی وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ وہ ابھی اس ہلکے سے دھماکے پر اچھلی ہی تھی کہ یکلخت کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا۔ اس نے اپنے کو کنٹرول کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح تاریکی میں روشنی پھیلتی ں طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کا

شعور جیسے ہی پوری طرح بیدار ہوا اور اس کی آنکھیں کھلیں ت
نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کسمسا
گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کو اندازہ ہو گیا کہ وہ اس کھنڈر کے
خانے کی بجائے کسی کمرے میں موجود ہے۔ وہ لکڑی کی کرسی پر
ہوئی تھی اور اس کے جسم کو رسی سے باندھا گیا تھا جبکہ سام
کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک آدمی ان کے عقب
کھڑا تھا۔ ایک طرف جدید ترین میک اپ واشر بھی سٹینڈ پر رکھا
تھا۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ زیر زمین ہے۔

" عمران تمہیں کہاں تک چھوڑ گیا تھا"...... اچانک سامنے
ہوئے ایک آدمی نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ وہ آ
سے ہی پہچان گئی تھی کہ یہ ڈریک ہے کیونکہ عمران نے اس
سامنے ہی ڈینی کے آفس سے ڈریک سے بات کی تھی اور لاؤڈر کی
سے وہ اس کی آواز سنتی رہی تھی۔

" یہ تم نے کیا کیا ہے ڈریک۔ مجھے اس طرح باندھنے کا
مطلب ہوا"...... جولیا نے ڈینی کی آواز اور لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔ عمران نے اسے ڈینی کی آواز اور لہجے میں بات کرنے کی
باقاعدہ مشق کرائی تھی تو جولیا کی آواز اور لہجہ سن کر ڈریک بے
اختیار ہنس پڑا۔

"کیا تم سمجھ رہی ہو کہ ابھی تمہارے چہرے پر ڈینی کا میک اپ
موجود ہے۔ ایسی بات نہیں۔ اب تم اپنے اصل ایشیائی حلیئے میں



ہو"...... ڈریک نے کہا۔

" جب میں ہوں ہی ڈینی تو پھر کسی میک اپ کا کیا سوال۔ یہ
تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا تم غداری پر اتر آئے ہو"...... جولیا نے
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے البتہ یہ تسلی تھی کہ ڈبل میک اپ
کی وجہ سے اس کا اصل چہرہ سامنے نہیں آیا۔

" سنو لڑکی۔ تمہارا جو بھی نام ہے میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔
تم عمران اور اس کے دیگر ساتھیوں سمیت ڈینی کے سپیشل آفس
یں داخل ہوئے۔ وہاں تم نے ڈینی کو بے بس کر کے کرسی پر باندھ
دیا اور خنجر سے اس کے دونوں نتھنے کاٹ کر اس کی پیشانی پر ضربیں
گا کر اس سے پوچھ گچھ کی۔ یہ سب کچھ ہم اپنے آفس میں بیٹھے دیکھتے
ہے۔ پھر عمران نے ڈینی کی آواز اور لہجے میں مجھ سے فون پر بات کی
ور میرے بعد اس نے ڈاکٹر جوزف سے بات کی۔ ڈاکٹر جوزف اور
ڈینی کے درمیان گہرے تعلقات تھے اس لئے ڈاکٹر جوزف ڈینی کے
لئے سپیشل وے کھولنے پر رضامند ہو گیا۔ لیکن ظاہر ہے ہم اسے ایسا
ہیں کرنے دے سکتے تھے اس لئے ہم وہاں معبد میں پہنچ گئے۔ ہمارا
یال تھا کہ تمہارے ساتھ عمران اور دیگر ساتھی بھی آئیں گے لیکن
م اکیلی وہاں پہنچ گئی اس لئے تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش
ر کے یہاں لایا گیا۔ اب تم خود ہمیں بتاؤ گی کہ عمران اور اس کے
اتھی کہاں ہیں اور یہ بھی سن لو کہ جس بے رحمی اور سفاکی سے تم
نے ڈینی سے پوچھ گچھ کی ہے یہ میرا ساتھی ہائیک اس سے بھی زیادہ

بے رحمی اور سفاکی سے تم سے پوچھ گچھ کر سکتا ہے اور یہاں عمران اور اس کے ساتھی بھی موجود نہیں ہیں جو تمہیں بچا سکیں۔ چونکہ تمہارا تعلق بہرحال سرکاری ایجنسی سے ہے اور ہمارا تعلق بھی سرکاری ایجنسی سے ہے اس لئے میں تمہیں آخری موقع دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتی ہو تو عمران اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں تفصیل بتا دو"...... ڈریک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے جو کچھ ڈریک کہہ رہا تھا وہ درست تھا اس لئے اب مزید اپنی بات پر اصرار کرنا حماقت ہی تھی۔ عمران کا تیار کردہ سارا سیٹ اپ پہلے ہی قدم پر راکھ کا ڈھیر بن گیا تھا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور میں واقعی عمران کی ساتھی ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن تمہارا نام۔ کیا مطلب۔ کیا وہاں ایسے ناموں کے لوگ بھی رہتے ہیں"...... ڈریک نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں پاکیشیا کی نہ صرف شہری ہوں بلکہ میرے آباؤ اجداد بھی وہیں رہتے چلے آئے ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو گی۔ لیکن اب تم ہمیں بتاؤ کہ تمہارا عمران سے رابطہ کیسے ہو گا کیونکہ ہم نے تمہاری تلاشی لی ہے لیکن تمہارے پاس نہ کوئی اسلحہ ہے اور نہ ہی کوئی ایسا آلہ جس سے رابطہ ہو سکے"۔ ڈریک نے کہا۔



میرا ٹاسک صرف ڈاکٹر جوزف سے فارمولے کا حصول تھا اور
ں کے لئے کسی اسلحہ وغیرہ کی ضرورت نہ تھی اور جہاں تک
ے رابطے کا تعلق ہے تو چونکہ اس کی ضرورت نہ تھی اس لئے
نے ایسا کوئی آلہ ساتھ نہیں رکھا...... جولیا نے جواب دیا۔
مران اور اس کے ساتھی اب کہاں ہیں"...... ڈریک نے کہا۔
ہ مجھے اس معبد سے تقریباً دو میل پہلے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔
ے درمیان طے ہوا تھا کہ میں فارمولا حاصل کر کے واپس
شہر پہنچوں گی تو ہوٹل ریزرٹ میں رہوں گی۔ وہاں عمران خود
ے رابطہ کر لے گا"...... جولیا نے کہا۔
ائیک۔ یہ اب تمہارا کام ہے کہ اس سے وہ سب کچھ اگلواؤ جو
علوم کرنا چاہتا ہوں"...... ڈریک نے یکلخت گردن موڑ کر
یٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
ں باس"...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔
لیا تم احمق ہو"...... اچانک جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں

ں احمق نہیں ہوں لیکن تم مجھے احمق سمجھ رہی ہو کیونکہ جو کچھ
بتایا ہے وہ سب غلط ہے اس لئے اب اصل بات ہائیک
گا اور اس کے بعد تم اس قابل نہ رہو گی کہ کسی کو اپنا چہرہ
ھا سکو اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ بتا
ڈریک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اگر میں بتا دوں تو تم کیا کرو گے"....... جولیا نے کہا۔

"میں تمہیں آزاد کر دوں گا اور عمران کو گھیر لوں گا"....... نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا یہ لیبارٹری ہے" نے کہا تو ڈریک بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ ہم اسے زیرو ایریا کہتے ہیں۔ یہ لیبارٹری سے کافی ف ایک علیحدہ عمارت ہے۔ لیبارٹری کا اس عمارت سے کوئی نہیں ہے"....... ڈریک نے کہا۔

"تو پھر عمران کا اندازہ درست تھا"....... جولیا نے کہا تو ڈ بے اختیار چونک پڑا جبکہ ہائیک کو ڈریک نے ہاتھ کے اشار دوبارہ بیٹھنے کا کہہ دیا تھا اس لئے وہ بیٹھ گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"....... ڈریک نے کہا

"تم نے یہ تو سنا ہوا ہو گا کہ شکار کرنے کے لئے چارہ استع کیا جاتا ہے اور ایسا ہی عمران نے کیا ہے۔ مجھے اس نے اس لئے تھا کہ اسے معلوم تھا کہ تم مجھے پکڑ کر مجھ سے پوچھ گچھ کرو گے ایسا یقیناً لیبارٹری سے باہر ہو گا۔ اس طرح تم نہ صرف لیبارٹری باہر آ جاؤ گے بلکہ سپیشل وے کی طرف سے بھی مطمئن ہو جاؤ گے اس کے بعد وہ اطمینان سے کام کرے گا۔ جہاں تک میری ذات تعلق ہے تو اس کا خیال تھا کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے کیونکہ وہ تمہاری فطرت کو جانتا ہے اور اسے میرے بارے میں بھی معلوم ہے



تم جیسی فطرت رکھنے والوں کے لئے میری کیا حیثیت ہے"۔ جولیا بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ ہائیک۔ فوراً اس سپیشل وے کو کرو۔ میں لیبارٹری جا رہا ہوں اور اسے گولی مار دو"۔ ڈریک ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو ہائیک بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈیوڈ۔ اسے گولی مار دو"....... ہائیک نے اپنے عقب میں آدمی سے کہا اور اس کے سر ہلانے پر وہ اور ڈریک دونوں سے باہر نکل گئے تو اس آدمی نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پسٹل نکال لیا۔

ایک منٹ رک جاؤ۔ میں کہیں بھاگ تو نہیں جا رہی"۔ جولیا ا۔

میں چیف ڈریک کی فطرت کا آدمی نہیں ہوں"....... ڈیوڈ نے کھینچتے ہوئے کہا۔

ہو گے لیکن میری بات سن لو۔ گولی تو تم نے بہرحال مارنی مار لینا"....... جولیا نے کہا۔

واقعی بہادر اور حوصلہ مند عورت ہو ورنہ عام عورتوں کا ایسا نہیں ہوتا۔ موت کو سامنے دیکھ کر چیخنے چلانے اور بھیک مانگنا شروع کر دیتی ہیں"....... ڈیوڈ نے کہا۔

ریمارکس کا شکریہ۔ یہ بتاؤ کہ کیا واقعی ہم لیبارٹری سے ....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کافی دور ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا اور مشین پسٹل کا اس نے جولیا کی طرف سیدھا کر لیا۔

"کیا تم میری آخری خواہش پوری نہیں کرو گے۔ ابھی میری تعریف کر رہے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"کیسی خواہش"...... ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"صرف اتنی کہ تم مجھے پانی پلوا دو"...... جولیا نے کہا۔

"میں پہلے تمہاری رسیاں چیک کر لوں۔ پھر جاؤں گا"۔ ڈیو کہا۔

"بے شک چیک کر لو"...... جولیا نے کہا تو ڈیوڈ آگے بڑ اس نے کرسی کے گرد گھوم کر رسیاں چیک کیں اور پھر مطمئن میں چلتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ کمر باہر گیا جولیا کے دونوں ہاتھ جو اس کے عقب میں بندھے ہو حرکت میں آ گئے۔ وہ پہلے ہی گانٹھ کو چیک کر چکی تھی اور گانٹھ انداز میں باندھی گئی تھی یہ ایکریمین ایجنٹوں کا مخصوص انداز جولیا اور اس کے ساتھیوں نے ایسی گانٹھوں کو کھولنے کی تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے چند لمحوں میں ہی وہ گانٹھ لینے میں کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دوسری رسیاں ڈ گئیں تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں کھینچ کر علیحدہ کی پھر اچھل کر کھڑی ہو گی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈیوڈ ہاتھ میں کی ایک بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔



"کیا۔ کیا مطلب"...... ڈیوڈ نے جولیا کو کھڑے دیکھ کر بے اختیار ٹھٹکتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں کہ میں بھی کچھ کر سکتی ہوں"۔ جولیا نے بڑے میٹھے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم"...... ڈیوڈ نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پانی کی بوتل جولیا پر مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے ہاتھ گھمایا اور بوتل اس کے ہاتھ سے ٹکرا کر دور کونے میں جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیوڈ جیب سے مشین پسٹل نکالتا جولیا نے اس پر حملہ کر دیا اور دوسرے لمحے ڈیوڈ چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اس نے جولیا کے حملے سے بچنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن جولیا نے دائیں ہاتھ کو حرکت دے کر یکلخت بائیں ہاتھ کی بھرپور ضرب اس کی گردن پر لگائی تھی۔ پھر جیسے ہی ڈیوڈ نیچے گرا جولیا کی لات گھومی اور ڈیوڈ کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس کی جیب سے مشین پسٹل کھینچا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے چہرے پر حیرت تھی کیونکہ یہ واقعی ایک زرعی فارم جیسی عمارت تھی جس کے ارد گرد سوائے

گھاس پھوس اور درختوں کے کچھ نہیں تھا اور اس عمارت میں سوائے اس ڈیوڈ کے اور کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ البتہ یہاں فون موجود تھا۔ جولیا نے مشین پسٹل کا رخ ڈیوڈ کے سینے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈیوڈ کے جسم نے یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔ جولیا واپس مڑی اور اس کمرے میں آ گئی جہاں فون موجود تھا۔ ابھی وہ فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھا ہی رہی تھی کہ یکلخت اسے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی باہر برآمدے میں آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو عمارت کے اوپر موجود چیک کر لیا۔ وہ تیزی سے ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گئی۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر زرعی فارم کی عمارت کے ایک حصے میں اتر گیا۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی اس میں سے دو افراد تیزی سے باہر آ گئے لیکن ان دونوں میں نہ کوئی ڈریک تھا اور نہ ہی ہائیک بلکہ یہ کوئی اور لوگ تھے۔

" ڈیوڈ ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر باہر نہیں آیا"...... ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ لڑکی خوبصورت تھی اس لئے کیا کہا جا سکتا ہے"۔ دوسرے آدمی نے بڑے شیطانی لہجے میں کہا تو جولیا نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ ان میں سے ایک تو چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا جبکہ



دوسرے کی ٹانگوں کو نشانہ بنایا گیا تھا اس لئے وہ نیچے پڑا تڑپ رہا تھا۔

" کیا نام ہے تمہارا۔ بولو ورنہ "...... جولیا نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر ریوالور رکھ دیا۔

" ڈارسن ۔ ڈارسن "...... اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈریک کہاں ہے۔ بولو "...... جولیا نے کہا۔

" وہ ۔ وہ ۔ چیف لیبارٹری میں واپس چلا گیا ہے۔ اس نے ہمیں بھیجا ہے کہ تمہیں ساتھ لے آئیں "...... اس آدمی نے رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہچکی لی اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو جولیا سیدھی کھڑی ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ہائیک یقیناً وہاں اس ٹوٹے پھوٹے معبد میں گیا ہو گا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس ہیلی کاپٹر پر شہر جائے گی لیکن پھر اس نے سوچا کہ عمران سے بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑی اور فون کی طرف بڑھ گئی لیکن جب اس نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو بے اختیار اس کا منہ بن گیا کیونکہ رسیور میں ٹون ہی نہ تھی۔ وہ رسیور رکھ کر مڑی اور پھر اس نے اس عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ الماری تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس الماری میں جدید ساخت کا اسلحہ موجود تھا جس میں گیس پسٹلز

اور ان کے مخصوص میگزین کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقتور بم مشین پسٹل اور ان کے میگزین بھی موجود تھے۔اس اسلحے کو دیکھ ہی جولیا کے ذہن میں فوراً ہی ایک نیا منصوبہ ترتیب پا گیا۔اس۔ سوچا کہ واپس عمران کے پاس جانے کی بجائے کیوں ناں وہ اس ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اس ٹوٹے پھوٹے معبد میں واپس جائے اور وہاں مار کر اس سپیشل وے کو کھول کر اندر داخل ہو جائے۔اس کے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔اس نے ضروری اسلحہ الماری سے نکالا اور وہ واپس آکر ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا بلند ہوتا چلا گیا۔کافی بلندی پر پہنچ کر جولیا نے ایک لمبا راؤنڈ لگا وہ اس معبد کو تلاش کرنا چاہتی تھی لیکن معبد اسے کہیں نظر نہ تھا تو اس نے سوچا کہ وہ پہلے شہر پہنچے اور پھر اس رخ سے آگے بڑ جس رخ پر عمران اسے جیپ پر سوار کر کے چھوڑ گیا تھا۔چنانچہ نے ہیلی کاپٹر کا رخ شہر کی طرف کر دیا جدھر دور شہر کی بلند عمارتیں چھوٹی چھوٹی ماچسوں جیسی نظر آ رہی تھیں۔ابھی وہ تھوڑ آگے بڑھی ہو گی کہ سائیڈ سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو جولیا اختیار چونک پڑی لیکن اس نے ٹرانسمیٹر آن نہ کیا کیونکہ اسے بہر معلوم تھا کہ اس نے جو بھی جواب دیا اسے چیک کر لیا جائے گا۔ دیر تک کال آتی رہی لیکن پھر ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو جولیا نے ا خیال کے تحت تیزی سے ٹرانسمیٹر پر عمران کی مخصوص فریکو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔



"ہیلو۔ہیلو۔مارگریٹ کالنگ۔اوور"....... جولیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔مائیکل بول رہا ہوں۔اوور"....... تھوڑی دیر بعد ہی ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا نے اسے مختصر الفاظ میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔تم فوراً شہر کے آغاز میں پہنچ کر ہیلی کاپٹر اتار کر چھوڑ دو ورنہ ہیلی کاپٹر ہٹ بھی ہو سکتا ہے۔جلدی کرو اور پھر ٹیکسی میں سوار ہو کر زیرو ہاؤس پہنچ جاؤ۔فوراً۔اوور"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں تو سوچ رہی تھی کہ اسی کارروائی کو دوبارہ شروع کر دوں۔اوور"....... جولیا نے کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔اوور اینڈ آل"....... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ہیلی کاپٹر کی رفتار مزید بڑھا دی۔تھوڑی دیر بعد وہ شہر کے آغاز میں پہنچ گئی تو اس نے ایک مناسب جگہ پر ہیلی کاپٹر زمین پر اتار دیا اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس طرف کو بڑھنے لگی جہاں بڑی سڑک تھی جہاں اس نے ٹریفک چلتی دیکھی تھی۔تقریباً آدھے گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گئی اور تھوڑا سا انتظار کرنے کے بعد اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ریڈ بار چلنے کے لئے کہا

تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تق
پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد ڈرائیور نے ٹیکسی ایک مز
عمارت کے سامنے جا کر روک دی۔ اس عمارت پر ریڈ بار کا بو
موجود تھا۔ جولیا نے کرائے کے ساتھ ٹپ دی اور پھر تیز تیز ق
اٹھاتی ریڈ بار کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن اس کے مین گیٹ
قریب جا کر وہ مڑی اور ایک بار پھر وہ سڑک پر پہنچ گئی۔ وہاں سے
پیدل چلتی ہوئی کچھ آگے جا کر ایک گلی میں مڑی۔ یہ گلی آگے سے
تھی۔ جولیا نے تقریباً گلی کے اختتام پر پہنچ کر وہاں موجود ایک
دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھ
گیا۔ دروازے پر صفدر موجود تھا۔

" اوہ آپ۔ آیئے "....... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا
جولیا اندر داخل ہو گئی۔ ایک کمرے میں عمران، تنویر اور کیپٹن
شکیل موجود تھے۔ عمران کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" آئی ایم سوری مائیکل۔ میں ناکام رہی ہوں "....... جولیا نے
ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" حالانکہ تم نے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جو شاید ہم میں سے
کوئی بھی سرانجام نہ دے سکتا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیسا کارنامہ۔ میں تو بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر واپس آئی
ہوں۔ ویسے اگر تم مجھے سخت لہجے میں واپسی کا نہ کہتے تو میں جبراً اس



بارٹری میں داخل ہو کر اسے تباہ کر کے ہی واپس آتی"۔ جولیا نے
ہا۔

" تم نے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے جو کال کی ہے وہ باقاعدہ کیچ کی
ئی ہے اور اس طرح وہ مخصوص فریکونسی معلوم ہو گئی ہے جہاں
ل کیچ کی جا رہی تھی اور اس فریکونسی سے میں نے لیبارٹری کا
ست محل وقوع معلوم کر لیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ لیکن اس سے کیا ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

" اصل مسئلہ اس ایریئے میں لیبارٹری کا درست محل وقوع
لوم کرنا تھا کیونکہ وہاں یقیناً اور بھی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہو گا اور
ا سپیشل وے کو اب تک یقیناً اندر سے مکمل طور پر بند کر دیا گیا
گا کیونکہ ڈریک بے حد تیز ایجنٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

" میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا عمران صاحب کہ ڈریک اور ہائیک
نے واپس جاتے ہوئے جولیا کو ہلاک کیوں نہیں کیا حالانکہ بظاہر
ہیں اب جولیا سے کوئی کام لینا باقی نہ رہ گیا تھا"....... صفدر نے
ہا۔

وہ جولیا کے ذریعے ہمیں ٹریس کرنا چاہتے تھے"....... عمران نے

لیکن اگر ایسا ہوتا تو وہ ڈیوڈ کو مجھے ہلاک کرنے کا نہ کہہ کر
ئے"....... جولیا نے کہا۔

یہ سب ڈرامہ تھا۔ تمہیں صرف بے ہوش کر کے وہاں سے

کہیں اور ڈال دیا جاتا اور پھر تم لازماً واپس ہمارے پاس پہنچتی او
طرح ڈریک اور اس کا گروپ ہمارے سروں پر موجود ہوتا لیکن
نے ان کی ساری سکیم اس طرح ختم کر دی کہ اس سے پہلے کہ
تمہیں بے ہوش کرتا اور تمہارے لباس میں کوئی خفیہ آلہ چھپ
تم نے ڈیوڈ کو ہلاک کر دیا اور وہ ہیلی کاپٹر اسی لئے وہاں بھجوایا گ
کہ وہ تمہیں وہاں سے اٹھا کر شہر کے قریب چھوڑ دیتے"۔ عمران
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ بہترین ٹریپ تھا لیکن مس جولیا نے ان کا
منصوبہ اس ڈیوڈ کو ہلاک کر کے الٹ دیا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن کیا انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکا ہو گا کہ ہیلی کاپٹر میں
اڑایا ہے۔ کیا وہ اب ہمارے پیچھے نہیں آئیں گے"...... جولیا
کہا۔

"انہوں نے کوشش کی ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کامیا
ہوتے تم نے ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیا اور اسی لئے میں نے تمہیں تہ
لہجے میں کہا تھا کہ جلدی واپس آؤ کیونکہ جس طاقت کا ہیلی کاپٹر
ٹرانسمیٹر نصب تھا اس سے صاف پتہ چلتا تھا کہ ہیلی کاپٹر ریڈ
کنٹرول ہے اور وہ اسے کسی بھی وقت کنٹرول میں کر سکتے ہیں"
عمران نے کہا۔

"آخر اب بھی تو وہ کوئی نہ کوئی کارروائی کریں گے"۔ جولیا نے
کہا۔



"اب یہ اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کریں گے اور اس طرح وہ
یڈ کلب تو پہنچ جائیں گے لیکن اس سے آگے نہیں"...... عمران نے
ا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ۔ کیا تم یہاں سے میری نقل
رکت کی نگرانی کر رہے تھے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے
جے میں کہا۔

"میں شریف آدمی ہوں اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی
حرم خاتون کی نگرانی اس انداز میں کروں کہ اسے معلوم ہی نہ
۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا علم ہے۔ تم نے لازماً ان چھوٹی
وں کا خیال رکھا ہو گا کہ ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کیا جا سکتا ہے اور
ا سے معلوم کیا جا سکتا ہے اس لئے تم نے خود ہی ایسا کیا ہو گا"۔
ران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے بات تو اتنے یقین سے کی تھی کہ جیسے تم سب کچھ خود
ھ رہے تھے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے تم پر یقین نہ ہوتا تو کس پر ہوتا"...... عمران نے کہا تو
یا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

"اب یہاں بیٹھے صرف گپیں ہی ہانکنی ہیں یا ہم نے کوئی کام بھی
نا ہے"...... ایک سائیڈ پر خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت
یلے لہجے میں کہا۔

"کام کرنے کی کوئی لائن آف ایکشن بھی تو ملے یا ایسے ہی منہ

اٹھائے بغیر دیکھے چل پڑیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آسٹر بول رہا ہوں۔ آپ کا کام ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ گلین ایریئے کی دوسری چیک پوسٹ پر جارج رینالڈ انچارج ہے۔ تم نے وہاں پہنچ کر اسے بلیک آسٹر کہنا ہے۔ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنی مخصوص ویگن میں تھری ایکس سپاٹ پر پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تمہارا اپنا کام ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ تھری ایکس سپاٹ کہاں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل ۔ یہ وہ سپاٹ ہے جس کے بعد چیکنگ نہیں ہوتی۔ اگر کوئی چیکنگ ہوتی ہے تو وہ وہاں کے پراجیکٹس کی اپنی ہوتی ہے۔ گلین ایریئے کی جنرل چیکنگ نہیں ہوتی"...... آسٹر نے جواب دیا۔

"کیا جارج خود ہمارے ساتھ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

ہاں۔ اسے جانا ہو گا کیونکہ اس وقت وہ جنرل شفٹ انچارج



ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور ھ دیا۔

"یہ کون تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک گروپ ہے جو گلین ایریئے میں سپلائی کا دھندہ کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہاں ایک نائٹ کلب بھی بنایا ہوا ہے۔ اس سپلائی کے دھندے کے لئے اسے یہاں بڑے افسروں کو ثوت دینا پڑتی ہے اس لئے یہ لوگ کلب میں آتے جاتے رہتے ں۔ اس گروپ کا انچارج بھی آسٹر ہے۔ آسٹر کی ٹپ میں نے ریمیا فون کر کے ایک آدمی سے لی اور اس نے آسٹر کو میرے رے میں بریف بھی کر دیا۔ چنانچہ میں نے آسٹر سے بات کی اور ٹر نے مجھے بتایا کہ وہ شفٹ انچارج کو معاوضہ اور کلب میں اعات کے عوض راضی کر لے گا۔ اس کے بعد اس کا فون آیا اور تم نے بھی اسے سنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سارا کام تم نے کب کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہاری کال ملنے کے بعد کیونکہ تمہاری اس سپیشل وے سے اکامی کے بعد اب اور کوئی راستہ نہیں رہا۔ سوائے اس کے کہ ہم ب براہ راست آگے بڑھیں اور یہاں گلین ایریئے میں سپیشل جنرل یکنگ موجود ہے۔ اس سے گزرے بغیر ہم کسی صورت اندر داخل یں ہو سکتے اس لئے یہ کام کرنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا تو سب

نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

" عمران صاحب۔لیبارٹری یقیناً انڈر گراؤنڈ ہو گی۔اس صورت میں اسے کیسے ٹریس کیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہو گا اور مجھے اس ڈریک کی فریکونسی کا علم ہو گیا ہے۔باقی کام وہاں جا کر ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔



ڈریک نے اس انداز میں ہونٹ بھینچ رکھے تھے جیسے اس نے کبھی نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔ہائیک اس کے قریب ہی دوسری سیٹ پر موجود تھا۔وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" سب کچھ ختم ہو گیا۔مجھے یقین تھا کہ ڈیوڈ اپنا کام کر لے گا۔وہ لڑکی بندھی ہوئی تھی اور بے بس تھی لیکن یہ ڈیوڈ انتہائی نکما ثابت ہوا ہے۔نانسنس۔سارا منصوبہ ہی ختم ہو گیا"...... اچانک ڈریک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" باس۔بہرحال یہ لوگ گلین ایریا میں تو داخل ہوں گے۔اب جارجیا میں بیٹھ کر تو وہ نہ فارمولا حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی لیبارٹری تباہ کر سکتے ہیں"...... ہائیک نے کہا۔

" وہ شیطان صفت لوگ ہیں۔اب دیکھو کس طرح ایک عورت نے جو بندھی ہوئی اور بے بس تھی ڈیوڈ کا خاتمہ کر دیا۔مجھے یقین ہے

کہ وہ یہاں پہنچنے کے لئے کوئی نہ کوئی چکر چلا لیں گے۔ تم نے میدانی نگرانی کا کیا انتظام کیا ہوا ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"باس۔ لیبارٹری سے باہر چاروں طرف چار میل کا ایریا سیٹلائٹ کے ذریعے مسلسل چیک ہو رہا ہے۔ اسے ریڈ ایریا کہتے ہیں۔ جیسے ہی کوئی آدمی یا کوئی گاڑی ریڈ ایریئے میں داخل ہو گی اسے یہاں سے صرف ایک بٹن دبا کر تباہ کیا جا سکتا ہے"...... ہائیک نے کہا۔

"اور اگر کوئی ہیلی کاپٹر آجائے تو"...... ڈریک نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو جنرل چیکنگ میں ہی روک لیا جائے گا۔ اس کے باوجود ہیلی کاپٹر کو بھی تباہ کرنے کے انتظامات موجود ہیں"۔ ہائیک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہائیک کے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ ہائیک نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ ہائیک بول رہا ہوں"...... ہائیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں باس۔ چیکنگ روم سے۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ایک گروپ ریڈ ایریئے میں داخل ہوا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائیک کے ساتھ ساتھ ڈریک بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کہا ہے تم نے۔ انہیں ہلاک کیا ہے یا



نہیں"...... ہائیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں نے کوشش کی ہے لیکن نجانے کیا مسئلہ ہے کہ بلاسٹر ٹارگٹ ہی نہیں ہو رہا اور آپ کو تو معلوم ہے کہ جب تک بلاسٹر ٹارگٹ نہ ہو وہ آن ہی نہیں ہوتا۔ آپ آجائیں مشین روم میں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہائیک نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں"...... ڈریک نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے باس کہ یہ لوگ جنرل چیکنگ سے چیک ہو کر ریڈ ایریئے میں داخل ہو جائیں پھر ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ ٹارگٹ میں ہی نہیں آ رہے۔ آخر یہ سب کیسے ممکن ہے"۔ ہائیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے"...... ڈریک نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوئے جس میں دیواروں کے ساتھ چار بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں جن میں سے ہر ایک کے سامنے ایک ایک آدمی موجود تھا۔ ایک طرف اندھے شیشے کا بنا ہوا کمرہ تھا اور وہ دونوں تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ کمرے میں ایک مشین سٹینڈ پر رکھی ہوئی تھی جس کی سکرین خاصی چوڑی تھی۔ اس کے سامنے کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور ایک کرسی پر ایک آدمی موجود تھا جو ان دونوں کے پہنچتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" یہ کیسے ممکن ہے آرنلڈ "...... ہائیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ خود دیکھ لیں باس "...... آرنلڈ نے کہا تو ہائیک اور ڈریک دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو آرنلڈ بھی دوبارہ درمیانی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سکرین پر واقعی ایک کھلا میدان نظر آ رہا تھا جس میں چار مرد اور ایک عورت اس انداز میں چل رہے تھے جیسے وہ ریسرچ سکالر ہوں اور اس علاقے میں کوئی خصوصی ریسرچ کرنے کے لئے آئے ہوں۔ ان میں سے کسی کے پاس کوئی سامان نہ تھا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں ۔ یہی ہیں ۔ انہیں اڑا دو ۔ جلدی ۔ فوراً "...... ڈریک نے چیختے ہوئے کہا۔

" یہ ٹارگٹ میں نہیں آ رہے باس ۔ ان کے پاس کوئی خصوصی آلات ہیں ۔ اب کیا ہو گا "...... ہائیک نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ مجھے سمجھاؤ کیا کر رہے ہو تم "...... ڈریک نے کہا۔

" باس ۔ یہاں سے باہر بلاسٹنگ کمپیوٹر کے ذریعے ہوتی ہے اور کمپیوٹر اس وقت بلاسٹنگ کرتا ہے جب ٹارگٹ اس میں فیڈ ہو جاتا ہے اور اس کا بلاسٹنگ نظام ہی کام نہیں کرتا اور آپ یہ سکرین دیکھیں اس پر ٹارگٹ نظر آ رہا ہے لیکن ٹارگٹ جیسے ہی ان افراد کی طرف جاتا ہے جھٹکے سے سائیڈ پر چلا جاتا ہے "...... ہائیک نے سکرین کے نیچے لگی ہوئی ایک چھوٹی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈریک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔



" تو پھر اب یہ کیسے ہلاک ہوں گے "...... ڈریک نے کہا۔

" آرنلڈ ۔ کیا باہر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو سکتی ہے "۔ ہائیک نے آرنلڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں باس ۔ وہ بھی اس وقت ہو گی جب کمپیوٹر انہیں ٹارگٹ کرے گا۔ جب کمپیوٹر انہیں ٹارگٹ ہی نہیں کر رہا تو پھر کچھ بھی نہیں ہو سکتا "...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

" ویری بیڈ ۔ پھر تو یہی ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں بیٹھے بس انہیں سکرین پر دیکھتے رہیں ۔ وہ خود ہی گھوم پھر کر واپس چلے جائیں گے "...... ہائیک نے کہا۔

" یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ اب دیکھو تمہارا نظام یکسر فیل ہو کر رہ گیا ہے حالانکہ انہیں یہ معلوم ہی نہیں ہو گا کہ تم نے یہاں کیا نظام بنا رکھا ہے لیکن اس کے باوجود تمہارا نظام ناکام ہو چکا ہے اور انہوں نے اگر لیبارٹری کا بیرونی وے کھول لیا تو پھر معاملات انتہائی خراب ہو جائیں گے "...... ڈریک نے کہا۔

" پھر تو ایک ہی صورت ہے باس کہ بیرونی وے کھول کر باہر آدمی بھیج کر انہیں ہلاک کیا جائے اور تو کوئی صورت نہیں ہے "۔ ہائیک نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ اس طرح تو ہم خود ہی انہیں اندر آنے کا راستہ دکھا دیں گے "...... ڈریک نے کہا۔

" پھر آپ جیسے حکم دیں "...... ہائیک نے الجھے ہوئے لہجے میں

کہا۔

" باس۔ایک کام ہو سکتا ہے"...... اچانک آرنلڈ نے کہا۔

" وہ کیا"...... ہائیک اور ڈریک دونوں نے چونک کر پوچھا۔

" ماسٹر ویل میں انہیں گرایا جا سکتا ہے۔اس کا تعلق کمپیوٹر۔ نہیں ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

" ماسٹر ویل۔کیا مطلب۔کیا ہے یہ"...... ڈریک نے چونک کہا۔

" لیبارٹری میں پانی کی سپلائی کے لئے خصوصی کنواں بنایا گ ہے جس کے اندر باقاعدہ مشینری ہے۔اسے لیبارٹری سے باہر بنا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے لیبارٹری تک نہ پہنچا جا سکے اور اسے کمپیوٹر سے علیحدہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کی باقاعدہ دیکھ بھال باہر سے ایک کمپنی کرتی ہے اس کے لئے یہاں سے اسے کھولا جاتا ہے"...... آرنلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس میں کس قسم کی مشینری ہے اور اس کا رابطہ لیبارٹری سے کیسے ہے"...... ڈریک نے کہا۔

" باس۔اس میں بھاری مشینری موجود ہے اور بڑے بڑے پائپ ہیں جو زیر زمین ہو کر لیبارٹری میں جا رہے ہیں۔ماسٹر ویل کی دونوں سائیڈوں پر لوہے کی سیڑھیاں ہیں اور نیچے ایک بڑا سا پلیٹ فارم موجود ہے تاکہ ماہرین اسے مرمت بھی کر سکیں اور چیک بھی کر سکیں۔یہ لوگ جیسے ہی اس پر پہنچیں گے یہاں سے اسے کھول دیا



ائے گا تو لامحالہ یہ سب کے سب نیچے پختہ پلیٹ فارم پر گریں گے ر یقیناً ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ہلاک نہ بھی ہوں تو بھی اگر اوپر ے ماسٹر ویل بند کر دیا جائے تو یہ اندر ہی ختم ہو جائیں گے یا یہ ں ہو سکتا ہے کہ جب یہ نیچے گریں تو کسی آدمی کو باہر بھیج کر ہیں اندر ہی ہلاک کر دیا جائے"...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے

" اوہ۔ٹھیک ہے۔یہ ٹھیک رہے گا۔تم ایسا ہی کرو"۔ڈریک ، کہا تو آرنلڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ر بڑھا کر مشین کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... ایک آواز انہیں مشین سے سنائی دی۔

" ریڈ ایریئے میں موجود افراد کو ہم نے ماسٹر ویل میں گرانے کا ن بنایا ہے۔ماسٹر ویل کو سکرین پر ڈسپلے کرو اور تیار رہنا۔میرا سنتے ہی اسے آپریٹ ہو جانا چاہئے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ین پر ایک سرخ رنگ کا بڑا سا دائرہ نظر آنے لگ گیا لیکن یہ دائرہ افراد سے کافی فاصلے پر تھا۔یہ افراد مسلسل حرکت میں تھے۔ان ے جو آدمی سب سے آگے تھا اس کی تیز نظریں مسلسل زمین کا الے رہی تھیں۔

" میرا خیال ہے کہ یہ سب سے آگے والا ہی عمران ہے اور یہ ٹری کا راستہ تلاش کر رہے ہیں"...... ڈریک نے کہا۔

" پھر تو یہ انتہائی احمق آدمی ہے باس۔ اس طرح وے کیسے نظر آئے گا اسے "...... ہائیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ احمق نہیں ہے ہائیک بلکہ دنیا کا سب سے خطرناک حد تک ذہین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اب دیکھو یہ لوگ کس طرح اطمینان سے جنرل چیکنگ سے نکل کر یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ نجانے انہوں نے وہاں کیا چکر چلایا ہے حالانکہ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسا ممکن بھی ہو سکتا ہے "...... ڈریک نے کہا تو ہائیک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ تینوں چونک پڑے کیونکہ یہ لوگ ماسٹر ویل کے قریب پہنچ چکے تھے اور ان کا رخ بتا رہا تھا کہ وہ ماسٹر ویل پر سے ہی گزریں گے لیکن پھر اچانک آگے والا آدمی ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے پیچھے باقی افراد بھی رک گئے اور پھر وہ سب آپس میں باتیں کرنے لگے لیکن چونکہ ان کی آوازیں یہاں تک نہ پہنچ رہی تھیں اس لئے وہ صرف ان کے ہونٹ ہلتے دیکھ رہے تھے۔

" کہیں انہیں معلوم تو نہیں ہو گیا ماسٹر ویل کے بارے میں "...... ڈریک نے چونکتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں باس۔ کیسے معلوم ہو سکتا ہے "...... ہائیک نے جواب دیا۔ اسی لمحے یہ سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے اور پھر جیسے ہی وہ ماسٹر ویل کے دائرے میں داخل ہوئے اچانک آرنلڈ نے چیخ کر ماسٹر ویل اوپن کرنے کے لئے کہا تو چند لمحوں بعد یکلخت ان پانچوں افراد کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ



پانچوں غائب ہو گئے اور چند لمحوں بعد زمین دوبارہ برابر ہو گئی۔ اب اوپر کوئی آدمی نہ تھا۔

" وہ مارا۔ اب آدمی بھیجو اور انہیں ہلاک کرا دو "...... ڈریک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ اندر فائرنگ سے مشینری کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اس لئے انہیں باہر نکال کر ہی ہلاک کیا جانا چاہئے "...... ہائیک نے کہا۔

" اوہ۔ پھر پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرا دو۔ پھر انہیں باہر نکالو "...... ڈریک نے کہا تو ہائیک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ آرنلڈ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

" وے کھولو "...... ہائیک نے آرنلڈ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہائیک بول رہا ہوں ہارڈی "...... ہائیک نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہارڈی۔ ہمارے دشمن باہر ریڈ ایریئے میں موجود تھے۔ ہم نے انہیں ماسٹر ویل میں گرا دیا ہے اور وہ اندر گر کر یا تو ہلاک ہو چکے ہوں گے یا زخمی ہوں گے لیکن اندر فائرنگ کی گئی تو ماسٹر ویل میں موجود مشینری کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لئے تم نے انہیں باہر نکالنا

ہے اور پھر ان پر فائر کھول کر انہیں ہلاک کرنا ہے لیکن اندر اتر۔ نے سے پہلے تم نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے' ہائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وے کھل چکا ہے۔ جاؤ باہر۔ ماسٹرویل تمہیں کھلا ملے گا" ہائیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں سکرین پر کنوئیں کی چھت غائب ہوتی نظر آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک مشین گنوں سے مسلح چار افراد نظر آنے لگ گئے۔ ان کا رخ اس ماسٹرویل کی طرف ہی تھا۔ وہ چاروں ماسٹرویل کے کنارے پر پہنچ کر رک گئے اور اندر جھانکنے لگے۔ پھر ان میں سے ایک آدمی نے جیب سے ایک گیس پسٹل نکالا اور پھر اس کا رخ کنوئیں کی اندرونی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ چاروں کافی پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ آگے بڑھے اور چاروں نے مشین گنیں اپنے کاندھوں سے لٹکائیں اور اس کے بعد وہ ایک ایک کر کے نیچے اترتے چلے گئے اور سکرین سے غائب ہو گئے۔ جب کافی دیر ہو گئی اور کوئی باہر نہ آیا تو ڈریک اور ہائیک دونوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا ہو گیا ہے انہیں۔ کہیں یہ خود تو گیس سے بے ہوش نہیں ہو گئے"...... ڈریک نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ دس منٹ انہوں نے باہر انتظار کیا ہے اور گیس



ے اثرات بہرحال دس منٹ میں ختم ہو جاتے ہیں"...... ہائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن جب مزید کافی دیر گزر گئی اور اندر انے والوں میں سے کوئی باہر نہ آیا تو ڈریک، ہائیک اور آرنلڈ ینوں کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"اب مجھے خود باہر جانا پڑے گا"...... ہائیک نے اٹھتے ہوئے ہا۔

"اسلحہ ساتھ لے جانا اور ٹرانسمیٹر بھی"...... ڈریک نے کہا تو ئیک نے اثبات میں سرہلایا اور تیزی سے چلتا ہوا اس اندھے شیشے الے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عجیب چکر چل گیا ہے۔ آخر یہ نیچے اترنے والے کہاں غائب ہو ئے ہیں"...... ڈریک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ بھی دشمنوں کے ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے ہیں اور تو کوئی صورت نظر نہیں آتی"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اب تو یہ جواز ہی ہو سکتا ہے"...... ڈریک نے کہا اور پھر وڑی دیر بعد ہی انہیں سکرین پر ہائیک تیزی سے چلتا ہوا نظر آنے ب گیا اور وہ چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ اس کے ایک ہاتھ میں شین پسٹل تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر تھا۔ وہ تیز تیز م اٹھاتا ماسٹرویل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر ماسٹرویل کے لے منہ کے قریب جا کر رکا اور اس نے جھک کر اندر جھانکا اور پھر

اس نے سر اٹھایا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ ادھر آرنلڈ پہلے ہی فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر کا کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کر چکا تھا۔

"باس ۔ باس ۔ یہاں کنوئیں میں تو ہمارے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ پاکیشیائی نظر نہیں آرہے ۔ اوور"...... ہائیک کی حیرت کی شدت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ کہاں گئے ۔ اوور"۔ ڈریک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ۔ ہمارے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور یہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہی نہیں ہیں۔ اوور"...... ہائیک نے ایک بار پھر جھک کر کنوئیں کے اندر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو کیا وہ جن بھوت تھے یا جادوگر تھے۔ کیا ان کے پاس سلیمانی ٹوپیاں تھیں۔ نانسنس ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ وہ یقیناً نیچے کسی آڑ میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ تم نیچے اترو اور انہیں تلاش کر کے ختم کر دو۔ اوور"...... ڈریک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہائیک نے مشین پسٹل اور ٹرانسمیٹر اپنی جیبوں میں ڈالے اور پھر اس نے اپنا منہ دوسری طرف کیا اور سیڑھیاں اترتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر دس منٹ گزر



گئے لیکن ہائیک کی طرف سے کال نہ آئی اور نہ ہی ہائیک باہر آیا تو ڈریک نے ٹرانسمیٹر آن کرنے کا کہا تو آرنلڈ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا اور ڈریک نے کال دینا شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ جو بھی اس ماسٹر ویل میں جاتا ہے خاموش ہو جاتا ہے۔ یہ آخر کیا چکر ہے"...... ڈریک نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ اس کنوئیں کی تہہ میں یقیناً کوئی ایسی گیس موجود ہے کہ جو بھی نیچے جاتا ہے ۔ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ باس ہائیک کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے"...... آرنلڈ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہو چکے ہیں۔ جبکہ ہمارے آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بہرحال اب مجھے خود جانا ہوگا اور تم خیال رکھو گے"...... ڈریک نے کہا تو آرنلڈ کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے اس اندھے شیشے والے کمرے سے نکل کر ہال میں سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے وہ دروازے سے باہر پہنچ گیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ماسٹر ویل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ماسٹر ویل کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے جھک کر اندر دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ نیچے وہاں ان چاروں افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ

پاکیشیائی ایجنٹ غائب تھے۔ البتہ ہائیک بھی ان لاشوں کے ساتھ ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا۔

"اوہ ۔ اس کے نیچے گیس ہے لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں غائب ہو گئے "...... ڈریک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے خود نیچے جانے کا فیصلہ کیا اور تیزی سے مڑ کر اپنا منہ دوسری طرف کیا اور پھر لوہے کی سیڑھیوں کے ذریعے نیچے اترتا چلا گیا۔ اسے اب گیس سے خطرہ تھا لیکن پھر وہ جیسے ہی نیچے پلیٹ فارم پر اترا اس نے سانس روک لیا لیکن دوسرے لمحے اسے ایک سائیڈ سے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے گھوما ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک پر غبارہ پھٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا نیچے گر گیا۔ گو اس نے سانس روک رکھا تھا لیکن غبارہ پھٹتے ہی گیس اس کے ناک میں جیسے زبردستی داخل ہو گئی تھی اور اس کا ذہن چند لمحے کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومتا رہا اور پھر سب کچھ تاریکی میں غائب ہو گیا۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت وسیع اور کھلے میدان میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جنرل شفٹ انچارج جارج نے واقعی سٹیشن ویگن پر انہیں ایک جگہ پہنچا کر وہاں اتار دیا تھا۔ یہاں سے چیکنگ سپاٹ ختم ہو جاتا تھا البتہ عمران نے اس جارج سے یہ بات اپنے طور پر معلوم کر لی تھی کہ لیبارٹری زیر زمین ہے اور باہر سے کسی صورت بھی راستہ نہیں کھل سکتا۔ البتہ ایک بات جارج نے اپنے طور پر بتائی تھی اور اس کی بات سن کر عمران کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک آ گئی تھی کہ لیبارٹری کے باہر ایک کافی وسیع قطر کا کنواں ہے جسے ماسٹر ویل کہا جاتا ہے۔ اس کنوئیں کی چھت لیبارٹری کے اندر سے کھولی اور بند کی جا سکتی ہے اور اس نے بتایا تھا کہ ہر پندرہ روز بعد ماہرین کی ٹیم آتی ہے جو اس کنوئیں کے اندر موجود مشینری کی باقاعدہ چیکنگ کرتی ہے تاکہ لیبارٹری کو ہونے والے پانی کی سپلائی درست

طور پر جاری رہے۔ چونکہ جارج سرکاری طور پر سیکورٹی کی غرض سے اس ٹیم کے ساتھ رہتا تھا اس لئے اسے اس بارے میں تمام تفصیل کا علم تھا اور عمران نے اپنے مخصوص انداز میں اس سے اس بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لی تھی اور اس وقت وہ اس ماسٹر ویل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور اس کی مخصوص نشانی کا بھی اسے علم تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اسے تلاش کر لے گا۔

"مسٹر مائیکل یہ اندر سے کھلتا اور بند ہوتا ہے پھر آپ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکیں گے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"اب تک اگر تم زندہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری کامیابی مطلوب ہے اس لئے یہ کام بھی ہو جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ کیا ہم پر میزائل فائر کیا جا سکتا ہے"...... اس بار جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس ایریا کی اندر سے باقاعدہ چیکنگ کی جا رہی ہو گی اور ہمیں کسی سکرین پر دیکھا جا رہا ہو گا اور لازمی بات ہے کہ حفاظتی انتظامات کے تحت اندر سے یہاں میزائل فائرنگ کا بھی کوئی سسٹم موجود ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو ہم شدید خطرے میں ہیں۔ ہمیں علیحدہ علیحدہ آگے بڑھنا ہو گا تاکہ سب اکٹھے فائرنگ کی زد میں نہ آ جائیں"۔ جولیا



نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ اب تک کچھ نہیں ہوا تو اب بھی کچھ نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم اس قدر مطمئن کیوں ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے پہلے سے اندازہ تھا کہ یہاں کمپیوٹر بلاسٹنگ نظام نافذ کیا گیا ہو گا کیونکہ جدید دور میں اسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے لیکن ایسا سمجھنے والوں کو یہ معلوم نہیں کہ مشین کو انسانی دماغ سے بڑی آسانی سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے اور یہی کام میں نے کیا ہے۔ اب جو بھی ہمیں اندر سے دیکھ رہے ہوں گے وہ بیٹھے دانت ں رہے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کیا ہے تم نے۔ ہمیں بھی بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"کمپیوٹر بلاسٹنگ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی ٹارگٹ کمپیوٹر ں فیڈ ہو جائے ورنہ بلاسٹنگ نہیں ہو سکتی اور میری جیب میں یک ایسا آلہ موجود ہے جس کی وجہ سے ٹارگٹ فیڈ ہو ہی نہیں سکتا ں لئے کمپیوٹر بلاسٹنگ نہیں ہو سکتی ورنہ اب تک شاید سینکڑوں نہیں تو دس بارہ میزائل ہم پر فائر ہو چکے ہوتے اور کمپیوٹر بلاسٹنگ ی وجہ سے ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکتا تھا"۔ عمران نے کہا و سب کے چہروں پر عمران کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم پہلے سے یہ سب کچھ سوچ لیتے ہو۔ کیا تم علم غیب جانتے ہو

کیا تمہیں معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے"۔ جولیہ
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے غیب کا علم نہیں ہو سکتا البتہ شیطان اس کے کان میں
پھونک مار جاتا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

" اوہ۔ اسی لئے تم بار بار میرے کان میں پھونکیں مار رہے
تھے"...... عمران نے بلاتوقف کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس
پڑے۔

" تم بتاؤ عمران۔ کیا واقعی تمہیں غیب کا علم ہو جاتا ہے"۔ جو
نے کہا۔

" کیسی بات کر رہی ہو جولیا۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ
ذات کو ہے کسی انسان کو نہیں اور اگر کسی انسان کو کوئی بات
معلوم بھی ہوتی ہے تو صرف اتنی جتنی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ا
بتایا جاتا ہے۔ مجھے چونکہ ایسی لیبارٹریوں کے جدید انتظامات
بارے میں علم ہے اور ہمارا ایسے انتظامات سے واسطہ بھی پڑتار
ہے اس لئے امکانی اندازہ تو کوئی بھی لگایا جا سکتا ہے۔ یہ اور با
ہے کہ وہ اندازہ درست نکلتا ہے تو یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اسے غ
سے تفصیل کا علم تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبا
میں سرہلا دیا۔

" لیکن عمران صاحب۔ اس ماسٹر ویل میں داخل ہو کر ہم
کریں گے۔ کیا وہاں سے ہم لیبارٹری میں پہنچ سکیں گے"...... صف



نے کہا۔

" نہیں۔ جو تفصیل مجھے جارج سے معلوم ہوئی ہے اس کے
طابق وہاں سے سوائے ان پائپوں کے اور کوئی راستہ نہیں ہے اور
پ بہرحال اتنے چوڑے نہیں ہیں کہ ہم ان سے گزر کر لیبارٹری
چ سکیں۔ البتہ اس سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اس کنوئیں کی تہہ
ں ایک چوڑا پلیٹ فارم ہے جبکہ مشینری اس پلیٹ فارم کے نچلے
ے میں نصب ہے اور باقاعدہ ایک کمرہ سا بنا ہوا ہے تاکہ مشینری کو
فوظ رکھا جا سکے۔ ہم نے وہاں انتظار کرنا ہے کیونکہ ظاہر ہے
مارے نیچے گرتے ہی سکرین پر چیک کر لیا جائے گا اور پھر ہمیں
لاک کرنے کے لئے انہیں راستہ کھول کر آدمی باہر بھیجنا پڑیں
گے"...... عمران نے کہا لیکن پھر اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس
تیز نظریں سامنے ایک جگہ پر جمی ہوئی تھیں۔

" سنو۔ سامنے سرخ جھاڑیوں کا جو وسیع دائرہ سا نظر آ رہا ہے یہ
ی کنوئیں کی چھت ہے جو اندر سے ہی کھولی جاتی ہے تو وہ اندر جا
ر سائیڈ کی دیوار سے جا ملتی ہے اور یقیناً اسے اس وقت تک نہ کھولا
جائے گا جب تک ہم اس کے اوپر نہ پہنچ جائیں۔ اگر انہوں نے ہمیں
ک کرانے کا فیصلہ کر لیا تو وہ اسے اچانک کھول دیں گے اور اگر ہم
صحیح سلامت پار کر گئے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں اندر گرا
اک نہیں کرنا چاہتے اور پھر ہم بم مار کر اسے کھولیں گے لیکن اگر
چانک کھل جائے تو نیچے اس پختہ پلیٹ فارم پر گر کر ہم ہلاک یا

زخمی بھی ہو سکتے ہیں۔ جارج کے مطابق کنواں بے حد گہرا ہے ا
لئے سب لوگ چوکنا رہیں اور اس گہرائی کی وجہ سے ہم پیرا ٹروپنگ
کے انداز میں نیچے گر کر اپنے آپ کو زخمی ہونے یا ہلاک ہونے
بچا سکتے ہیں اس لئے سب محتاط رہنا اور چوکنا بھی"۔ عمران نے کہ
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران آگے بڑھا اور اس کے سا
ہی اس کے ساتھی بھی آگے بڑھے۔ چند لمحوں بعد وہ سب ا
جھاڑیوں والے دائرے کے اندر پہنچ چکے تھے۔

"ہوشیار۔ ہم درمیان میں ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس
فقرہ ابھی مکمل ہی ہوا تھا کہ اچانک عمران سمیت سب کو یو
محسوس ہوا کہ اچانک ان کے پیروں تلے سے زمین غائب ہو گئی
اور وہ سر کے بل نیچے گرتے چلے جا رہے ہیں لیکن چونکہ وہ پہلے
چوکنا اور اس کے لئے تیار تھے اور پھر ان کی تربیت بھی اس انداز م
کی گئی تھی کہ نیچے گہرائی میں گرتے ہوئے انہوں نے نہ صرف اپ
آپ کو سنبھال لیا تھا بلکہ قلابازی کھا کر جب وہ سیدھے ہوئے تو ا
کے قدم پلیٹ فارم پر پڑے اور وہ چند قدم دوڑ کر رک گئے۔ البت
صفدر اور تنویر قلابازی کھاتے ہوئے آپس میں ٹکرا گئے تھے اس لئ
وہ دونوں غلط انداز میں گرے تھے اور انہیں کافی چوٹیں آئی تھیں
لیکن بہرحال یہ چوٹیں ایسی نہیں تھیں کہ وہ بے بس ہو جاتے۔
عمران اور کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دے کر کھڑا کیا
اور چند لمحے چھوڑ کر دیکھا تو وہ دونوں ہی ٹھیک ٹھاک تھے۔ کنوئیں



ی چھت خود بخود بند ہو گئی تھی لیکن چھت کے بند ہوتے ہی اندر
ود بخود روشنی پھیل گئی تھی۔

"اب کیا ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں
ا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ایک امکان ہے کہ انہوں نے ہمیں نیچے
ا دیا اور ان کے خیال کے مطابق ہم اچانک گرے ہیں اس لئے
ی قدر گہرائی میں گرنے کے بعد ظاہر ہے ہم شدید زخمی یا ہلاک ہو
ے ہوں گے اور ہماری لاشوں کی چیکنگ کرنے اب لیبارٹری کے
ر سے کوئی نہ کوئی آئے گا اور پھر معاملات آگے بڑھیں گے"۔
ران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ پھر وہ سب سائیڈ
وجود سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے جہاں واقعی انتہائی ہیوی مشینری
ب تھی جو خود بخود چل رہی تھی۔

"اگر اس مشینری کو بند کر دیا جائے تو لیبارٹری میں پانی کی
ائی بند ہو جائے گی اور انہیں لازماً باہر آنا پڑے گا"...... صفدر نے
۔

"مشینری کسی بھی وقت خراب ہو سکتی ہے اس لئے لیبارٹری کی
رت کا پانی لازماً سٹاک کیا جاتا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس
ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور سائیڈ پر ہو کر اس نے اوپر دیکھنا شروع

کر دیا جبکہ باقی ساتھی نیچے موجود تھے۔

" عمران صاحب ۔ آپ اس لئے یہاں آ گئے ہیں کہ وہ ہمیں د نہ سکیں اور پلیٹ فارم خالی دیکھ کر وہ یقیناً نیچے آئیں گے" ۔ صفد نے کہا۔

" اگر میں نے حتمی طور پر کوئی بات کی تو جولیا نے ایک بار پھر پر غیب جاننے کا الزام لگا دینا ہے اس لئے امکانی بات یہی ہے کہ و لوگ یہاں باہر سے ہمیں نہ دیکھ سکیں گے اور حیران ہوں گے. چونکہ ان کا تعلق اندرونی سیکورٹی سے ہو گا اور وہ کبھی اس کنوئیں میں نہ اترے ہوں گے اس لئے وہ ہمیں غائب دیکھ کر حیران ہوں گے " ....... عمران نے کہا۔

" لیکن بہرحال انہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ ہم نیچے اترے ہیں۔ پھر کہاں غائب ہو گئے ہیں" ....... صفدر نے کہا۔

" ایسی صورت میں وہ پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کریں گے پھر نیچے اتریں گے اور میں نے خود بھی وہ گولیاں کھا لی تھیں اور تمہیں بھی کھلا دی تھیں جس کی وجہ سے ہم آٹھ گھنٹوں تک کسی بھی گیس سے بے ہوش نہیں ہو سکتے کیونکہ یہاں بے ہوشی کا مطلب موت ہی نکل سکتا تھا" ....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" تمہارا ذہن اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بنایا ہے۔ جس انداز میں تم سوچتے ہو اور نتیجہ نکالتے ہو ایسا کوئی بھی نہیں کر سکتا"۔



ولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" میرا دل بھی اللہ تعالیٰ نے خصوصی انداز میں بنایا ہے اور یہ دل رف ایک کے لئے دھڑکتا ہے" ....... عمران نے بڑے جذباتی لہجے ں کا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس کے چہرے رنگ شہابی ہو گیا تھا۔

" اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بنایا ہے کہ تمہیں لی مار دوں" ....... تنویر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ل پڑے ۔ البتہ جولیا کا منہ بن گیا تھا۔

" سوچ سمجھ کر بات کیا کرو تنویر" ....... جولیا نے انتہائی خشک ہ میں کہا۔

" خاموش " ....... اچانک عمران نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تنویر جو شاید کوئی بات کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا یکلخت وش ہو گیا۔ عمران ذرا سا پیچھے ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اوپر پلیٹ م پر ہلکے ہلکے دھماکے سے ہونے لگے اور اس کے ساتھ ہی سفید ب کا دھواں سا کنوئیں میں پھیلتا چلا گیا۔ وہ سب خاموش کھڑے ۔ انہوں نے سانس بھی نہ روکے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ہوشی سے بچانے کے لئے خصوصی دوا ان کے خون میں شامل ہے لئے کوئی گیس ان پر اثر نہ کر سکے گی۔

" تم یہیں رکنا " ....... عمران نے گردن موڑ کر سرگوشیانہ لہجے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد

عمران نے اس انداز میں حرکت کی جیسے اوپر اسے کچھ نظر آگیا ہو۔ چ
لمحوں بعد پلیٹ فارم پر انسانی قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں
عمران تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل
کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے کنواں گونج اٹھا۔ عمرا
اوپر پہنچ چکا تھا اور چند لمحوں بعد ہی وہ واپس آیا تو اس نے ایک زخمی
کو اٹھایا ہوا تھا جس کی ٹانگوں میں گولیاں لگی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے اسے فرش پر لٹا
کر اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دباتے
ہوئے کہا۔

"ٹاڈ۔ میرا نام ٹاڈ ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"کس سے تمہارا تعلق ہے۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے اور
زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سیکورٹی سے ہے۔ لیبارٹری سیکورٹی سے"...... ٹاڈ
نے جواب دیا اور پھر عمران نے مسلسل اور پے در پے سوالات کر
کے جب اپنے مطلب کی تمام باتیں پوچھ لیں تو اس نے مشین پسٹل
کی نال اس آدمی کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی تڑپ کر
ہلاک ہو گیا۔

"سیکورٹی ونگ لیبارٹری سے علیحدہ ہے لیکن ڈاکٹر جوزف چاہے
تو درمیان سے راستہ کھل سکتا ہے اور سیکورٹی ونگ سے بھی راستہ
لیبارٹری میں جاتا ہے۔ ویسے نہیں اور سیکورٹی ونگ میں ڈریک



جود ہے اور اس کا نائب ہائیک بھی۔ مجھے یقین ہے کہ جب یہ
ک جو اندر آئے ہیں واپس باہر نہیں جائیں گے تو ہائیک خود یہاں
ئے گا۔ اس کے بعد یقیناً ڈریک آئے گا اور یقیناً ڈریک کے پاس وہ
موجود ہو گا جس کی مدد سے باہر سے بھی اس راستے کو کھولا جا سکتا
ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران
پس مڑا اور اسی پوزیشن میں دوبارہ کھڑا ہو گیا جس پوزیشن میں وہ
لے اوپر چیکنگ کرتا رہا تھا جبکہ باقی ساتھی ویسے ہی چھت کے نیچے
ے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اوپر سے کسی کی باتیں کرنے کی آواز سنائی
ینے لگی۔ بولنے والا ساتھ ساتھ اوور بھی کہہ رہا تھا اس لئے وہ سمجھ
ے کہ وہ ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔ بند کنوئیں کی وجہ سے انہیں
ں کی تمام گفتگو سنائی دے رہی تھی اور سمجھ میں آ رہی تھی۔ پھر
ہیں معلوم ہوا کہ وہ آدمی نیچے اتر رہا ہے۔ عمران اپنی مخصوص جگہ پر
جود تھا۔ اچانک عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک
یں پسٹل نکال کر اس نے اس کا رخ اوپر کی طرف کیا اور ٹریگر دبا
ا۔ دو بار چٹ چٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس طرح دھماکہ ہوا جیسے
ئی انسان معمولی سی بلندی سے نیچے گرا ہو۔ عمران نے گن پسٹل
پس جیب میں ڈال لیا۔

"یہ ہائیک ہو گا۔ میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب یقیناً
یک خود آنے پر مجبور ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ خود آنے کی بجائے سیکورٹی کے مزید افراد کو بھی بھیج سکتا ہے

اور چھت بند کر کے ہمیں یہاں قید بھی کر سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ہائیک نے ابھی اسے ٹرانسمیٹر پر جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد اب جبکہ مزید ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہ کی جائے گی اور ہائیک واپس اوپر نہیں جائے گا تو وہ خود آئے گا اور یہ بات پہلے ہی میں معلوم کر چکا ہوں کہ پہلے آنے والے چار افراد کے علاوہ وہاں سیکورٹی کے مزید افراد موجود نہیں ہیں۔اب وہاں ڈریک کے علاوہ صرف مشین روم میں کام کرنے والے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کے لئے کہا۔وہ اوپر چیکنگ کر رہا تھا۔اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں گھما کر صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔عمران نے پسٹل کو ہاتھ میں پکڑا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اوپر چڑھنے لگا۔اس کے ساتھ ہی چٹ کی آواز سنائی دی اور ایک دھماکہ ہوا اور پھر کسی کے نیچے گرنے کی آواز سنائی دی۔

" آجاؤ اب۔جلدی کرو"...... عمران کی آواز سنائی دی تو وہ سب تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پلیٹ فارم پر پہنچ گئے جہاں تین افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ دو آدمی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"آپ نے خصوصی طور پر بیلون پسٹل کیوں استعمال کیا ہے"۔



فدر نے کہا۔

" یہ ڈریک ہو گا اور یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔اگر اس
ناک پر براہ راست بیلون گیس کا استعمال نہ کیا جاتا تو لازماً یہ
نس روک لیتا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اس انداز
ں سر ہلایا جیسے بات اب اس کی سمجھ میں آ گئی ہو جبکہ عمران نے
ک کر ڈریک کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن سوائے مشین پسٹل
،اس کے لباس سے اور کچھ برآمد نہ ہوا تو وہ سیدھا ہو گیا۔

" میرا خیال غلط ثابت ہوا ہے کہ اس کے پاس وہ مخصوص آلہ
جود ہو گا جس سے باہر سے راستہ کھولا جا سکتا ہے۔اب اس ہائیک
، ہاتھ میں موجود فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر کو استعمال کرنا ہو گا"۔
ران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے
ئے ہائیک کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر
۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ ڈریک بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے
یک کی آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ پہلے وہ ہائیک سے ڈریک کی
نسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سن چکا تھا اور کنوئیں میں خاموشی
، ساتھ ساتھ چونکہ آواز گونجتی تھی اس لئے ڈریک کی آواز جو
نسمیٹر سے نکل رہی تھی اسے بھی عمران بخوبی سن رہا تھا۔چونکہ
، ٹاڈ سے معلوم ہو گیا تھا کہ اصل باس ڈریک ہے جبکہ مشین
م انچارج آرنلڈ ہے اس لئے اس نے ہائیک کی بجائے ڈریک کی

آواز میں بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔
" یس باس ۔ آرنلڈ بول رہا ہوں ۔ اوور "....... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔
" آرنلڈ ۔ یہاں ہائیک بھی بے ہوش پڑا ہوا ہے اور پاکیشیا ایجنٹ بھی نیچے مشینری والے حصے میں زخمی اور بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ میں اچانک نیچے گر جانے کی وجہ سے زخمی ہو گیا ہوں ۔ تم ایسا کرو کہ تم اپنے آپریٹر کو ساتھ لے کر یہاں آجاؤ تاکہ بے ہوش ہائیک کو بھی باہر نکالا جا سکے اور مجھے سہارا دے کر سیڑھیاں چڑھایا جا سکے ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔
" اوہ اچھا باس ۔ میں ابھی آرہا ہو ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" جلدی آؤ ۔ یہاں نجانے کیسی گیس ہے کہ میرا دم گھٹ رہا ہے ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
" اس ڈریک کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لو کیپٹن شکیل جبکہ اس ہائیک کو گولی مار دو۔ ہم نے اوپر جانا ہے ۔ اس آرنلڈ کے علاوہ باقی افراد کو ہم نے گولی مارنی ہے "....... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ اس جگہ پہنچ کر رک گیا جہاں سے وہ ذرا سا سر باہر نکال کر دیکھ سکتا تھا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ ہائیک اور ڈریک کس طرف سے آئے تھے اس لئے اس



ارخ بھی اسی طرف تھا۔ وہ ذرا ذرا سے وقفے کے بعد معمولی سا سر اٹھا رچیک کر لیتا تھا اور پھر اچانک وہ ایک جھٹکے سے اچھل کر اوپر چڑھ یا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی باہر انسانی نخیں سنائی دیں۔
" خبردار ۔ ہاتھ اٹھا لو آرنلڈ "....... عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی ی اور اس کے پیچھے موجود جولیا بجلی کی سی تیزی سے اوپر چڑھ گئی۔ ں نے دیکھا کہ چار افراد زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے جبکہ ایک ی ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ عمران تیزی ے آگے بڑھ رہا تھا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے ا۔ عمران نے اچانک اس پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ پھر وہ آدمی جیسے ہی یچے گرا عمران کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی کنپٹی پر ضرب کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس دوران باقی افراد بھی وئیں سے باہر آ گئے تھے ۔ ڈریک، کیپٹن شکیل کے کاندھوں پر لدا ا تھا۔
" اس آرنلڈ کو بھی اٹھاؤ اور آؤ۔ اب یقینی طور پر راستہ کھلا ہوا ہو "....... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب قعی ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح زمین کا یک حصہ اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور نیچے سڑک سی جا رہی تھی۔ عمران پنے ساتھیوں سمیت نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سیکورٹی ل میں پہنچ گئے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں کا تفصیلی

جائزہ لیا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ مشین روم میں مشینیں کام کر رہی تھیں۔ عمران نے مشین روم میں پہنچ کر تمام مشینوں جائزہ لیا اور پھر اس نے ایک مشین کو آپریٹ کر کے نہ صرف ا راستہ بند کر دیا بلکہ اس کنوئیں کی چھت بھی برابر کر دی جبکہ اس دوران ڈریک اور آرنلڈ دونوں کو اس مشین روم میں لا کر کرسیوں پر بٹھا کر باندھ دیا گیا۔ رسیاں انہیں اس مشین روم کی سائیڈ میں موجود سٹور سے مل گئی تھیں۔

"اس آرنلڈ کو پہلے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر آرنلڈ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ وہ چونکہ کنپٹی پر ضرب کھا کر بے ہوش ہوا تھا اس لئے وہ جلد ہی ہوش میں آگیا اور صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"تمہارا نام آرنلڈ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ باس ڈریک۔ وہ۔ وہ کنواں۔ کیا مطلب"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... تنویر نے کہا اور وہ جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتا رہا ہوں۔ رک جاؤ"...... آرنلڈ نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔



"تم ضرورت سے زیادہ چالاک بن رہے ہو۔ اب اگر تم نے کوئی چالاکی دکھائی تو"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روکتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ میں تو مشین روم انچارج ہوں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"اگر تم ہم سے تعاون کرو تو زندہ رہ سکتے ہو ورنہ باقی سب افراد کی طرح تمہیں بھی گولی مار دی جائے گی۔ بولو تعاون کے لئے تیار ہو یا نہیں"...... عمران نے انتہائی جارحانہ انداز میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں تعاون کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو"...... آرنلڈ نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو یہ بتاؤ کہ لیبارٹری میں جانے کا راستہ کہاں ہے اور کیسے کھلتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ یہاں سے نہیں کھل سکتا۔ وہ ڈاکٹر جوزف کھول سکتا ہے لیکن اسے کہہ دیا گیا ہے کہ جب تک پاکیشیائی ایجنٹ۔ مم۔ مم میرا مطلب ہے کہ تم ہلاک نہیں ہو جاتے وہ کسی صورت بھی راستہ نہیں کھولے گا۔ ویسے بھی ڈاکٹر جوزف ضدی آدمی ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"اسے کون بتائے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"سر چیف آرچر بتائے گا اور آرچر کو ڈریک بتائے گا اور یہ بھی بتا

دوں کہ ڈاکٹر جوزف کے پاس بھی وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے اور اس میں یہاں سے صرف ڈریک کی آواز فیڈ ہے اور کسی کی نہیں اور یقیناً آرچر کی آواز بھی فیڈ ہو گی"...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہاں سے ڈاکٹر جوزف کو فون کال کی جاتی ہے یا ٹرانسمیٹر کال"...... عمران نے کہا۔

" فون کال "...... آرنلڈ نے کہا۔

" اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو آرنلڈ نے نمبر بتا دیا۔

" وہ راستہ کہاں کھلتا ہے اس کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" اس مشین روم کے نیچے سٹور ہے۔ وہاں سے راستہ کھلتا ہے لیکن وہ دیوار ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہے۔ اس کو ایٹم بم بھی نہیں توڑ سکتا"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

" تمہیں کس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر جوزف کے پاس وائس چیکنگ کمپیوٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف ڈریک نے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

" اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر بجائے اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے کے بازو گھمایا اور کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی ایک ہی ضرب سے آرنلڈ کی گردن



ک گئی۔ اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ بھی ادھوری رہ گئی تھی۔

" میں نے منہ پر ہاتھ رکھنے کے لئے کہا تھا"...... عمران نے جان ہ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں اس کا ملازم نہیں ہوں کہ اس کا منہ بند کر کے کھڑا ں۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ پھر کہو گے تو ایک ہی تھپڑ سے ارہ ہوش میں آ جائے گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا تو ان نے ایک طرف پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور وہ نمبر ں کر دیئے جو آرنلڈ نے بتائے تھے۔

" ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز ائی دی۔

" ڈریک بول رہا ہوں ڈاکٹر جوزف"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ تم ڈریک نہیں ہو۔ کون بول رہے ہو"...... دوسری ف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہارے پاس وائس چیکنگ کمپیوٹر ہے ۔ پھر سن لو کہ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ں نے بڑی مشکل سے تمہارا نمبر ٹریس کیا ہے لیکن اب یہ بھی بے ر ثابت ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب یہ خود ہی فون کرے گا"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔آرنلڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے اس بار آرنلڈ کی آواز میں کہا۔

"کون آرنلڈ"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مشین روم انچارج ۔آپ کون بول رہے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"میں ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں ۔ڈریک کہاں ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس ڈریک اور ہائیک جارجیا گئے ہیں جناب۔ حکم کیجئے"۔ عمران نے کہا۔

"ان حالات میں کیوں گئے ہیں"....... ڈاکٹر جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انہیں کوئی ضروری کام تھا جناب ۔ویسے یہاں ہر طرح سے ریڈ الرٹ ہے جناب اور میں بھی یہاں موجود ہوں ۔ وہ بس دو گھنٹوں کے اندر واپس آجائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"جب وہ واپس آئیں تو میری بات کرانا ان سے"....... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب واقعی اس ڈاکٹر جوزف کو چکر دینا مشکل ہو گیا ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"تو اس ڈریک کو مجبور کر دو کہ وہ تمہاری مرضی کی بات کرے اس سے"....... جولیا نے کہا۔

"ڈریک انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے وہ مر تو سکتا ہے لیکن ایسا نہیں کر سکتا ۔مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی پیشانی پر شکنیں پڑتی چلی گئیں ۔چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے ۔آرنلڈ کو گولی مار دو اور ڈریک کو ہوش میں لے آؤ اس کے منہ میں پانی ڈال دو"....... عمران نے کہا تو تنویر نے بجلی کی ی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور مشین پسٹل نکال کر اس نے بے ہوش آرنلڈ پر فائر کھول دیا جبکہ اس دوران صفدر اٹھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگ میں پانی بھر کر واپس آیا اور اس نے ڈریک کا جبڑا بھینچ کر پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا اور پھر جگ ایک طرف رکھ کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔چند لمحوں بعد ڈریک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ ۔اوہ ۔تم ۔تم ۔یہ ۔یہ تو مشین روم ہے"....... ڈریک ،انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرنلڈ کی لاش تمہارے ساتھ کرسی پر موجود ہے اور ہائیک ارے سیکورٹی کے آدمیوں اور مشین روم کے تمام آدمیوں کی یں کنوئیں میں اور باہر پڑی ہوئی ہیں ۔اب ہمارے علاوہ صرف زندہ ہو"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... ڈریک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر تمام واقعات بتا دیئے۔

"ہونہہ۔ تم لوگ واقعی خوش قسمت ہو کہ ہر کام تمہارے حق میں ہی چلا جاتا ہے۔ بہرحال تم کیا چاہتے ہو"...... ڈریک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں صرف فارمولا دلا دو۔ ہم لیبارٹری کو تباہ کئے بغیر واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں فارمولا بھی ہم لے جائیں گے اور لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا نام عمران ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر سن لو عمران کہ دونوں ہی کام ناممکن ہیں۔ تم مجھے ہلاک تو کر سکتے ہو لیکن نہ لیبارٹری کھل سکتی ہے اور نہ ہی تم اسے تباہ کر سکتے ہو"...... ڈریک نے انتہائی پراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے خود ہی کہا ہے کہ خوش قسمتی ہمارے ساتھ رہتی ہے اس لئے ناممکن کو ممکن بنایا جا سکتا ہے لیکن ہلاک شدہ آدمی دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران۔ تم جو چاہے کہو۔ جو چاہے کرو لیکن میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں اس کنوئیں کی اندرونی



ماہیت نہ جاننے کی وجہ سے مار کھا گیا ہوں اور تمہیں مجھ پر قابو پانے کا موقع مل گیا ہے ورنہ شاید ایسا نہ ہوتا۔ اگر مجھے اس بات پر حیرت نہ ہوتی کہ تم اندر موجود نہیں ہو تو میں اس کنوئیں کو ہی بموں سے اڑا دیتا۔ مشینری دوبارہ نصب کی جا سکتی تھی لیکن ایسا موقع پھر نہ آ سکتا تھا"...... ڈریک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی میری ڈاکٹر جوزف سے بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ ڈریک اور ہائیک دونوں جارجیا گئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ جب وہ آئیں تو میری بات کرانا۔ کیا تم اس سے بات کرنا چاہو گے"...... عمران نے کہا۔

"تم سے بات ہوئی ہے۔ کیا مطلب۔ وہ تمہیں کیسے جانتا ہے اور اگر جانتا تھا تو وہ اب تک یہاں کچھ نہ کچھ کر چکا ہوتا"...... ڈریک نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ پورشن بالکل علیحدہ ہے۔ وہ یہاں کیا کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کیونکہ میں تو اب یہاں آیا ہوں۔ البتہ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ بہرحال کر سکتا ہو گا"...... ڈریک نے جواب دیا تو عمران نے محسوس کر لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"پھر آخری صورت یہی ہے کہ ہم اس کنوئیں کو تباہ کر کے وہاں سے راستہ بنائیں۔ پائپ توڑ دیں اور سیدھے لیبارٹری میں داخل ہو

جائیں"....... عمران نے کہا۔

" لیبارٹری کے گرد ریڈ بلاکس کی دیواریں ہیں جو انتہائی گہرائی تک بنائی گئی ہیں اور یہ پائپ بہرحال اتنے بڑے نہیں ہو سکتے کہ اس کے سوراخ میں سے کوئی آدمی دوسری طرف جا سکے۔ اس کے علاوہ انجنیئرز نے کوئی نہ کوئی حفاظتی اقدامات بہرحال کئے ہوں گے"....... ڈریک نے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ ہم یہاں تک پہنچ کر اب واپس چلے جائیں"....... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ اس طرح واپس نہیں جایا کرتے۔ وہ آخری حد تک کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تم بھی کوشش کرو لیکن مجھ سے کسی امداد کی توقع نہ کرنا"....... ڈریک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ڈریک کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم ایک لمحے کے لئے بری طرح تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے سر گھمایا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔

" یہ اس طرح بکواس کئے جا رہا تھا جیسے ہم اس کی امداد کے محتاج ہوں۔ نانسنس"....... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

" تنویر۔ تم بعض اوقات حد سے باہر نکل جاتے ہو۔ میں اسے آہستہ آہستہ ڈھب پر لانے کی کوشش کر رہا تھا اور مجھے یقین تھا کہ



وہ ڈاکٹر جوزف سے ہماری مرضی کی بات کرنے پر مجبور ہو جائے گا مگر تم نے ساری کہانی ہی ختم کر دی"...... عمران نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" تم نے ایسی باتیں کرنی ہوتی ہیں تو مجھے باہر بھجوا دیا کرو۔ مجھ سے ان لوگوں کی ایسی باتیں برداشت نہیں ہوتیں اور یہ بھی سن لو کہ یہ کسی صورت بھی تم سے تعاون کرنے پر تیار نہ ہوتا اور اس کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ جہاں تک لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے تو سارے بم اکٹھے کر کے اس میں فائر کر دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ راستہ بن جائے گا"۔ عمران نے بھی خشمگیں لہجے میں کہا۔

" تنویر۔ تم نے غلط اقدام کیا ہے۔ عمران سے معافی مانگو"۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آئی ایم سوری عمران"....... تنویر نے فوراً ہی کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" واہ۔ اسے کہتے ہیں تابعداری کا مظاہرہ۔ ابھی سے یقین دلایا جا رہا ہے کہ میں تابعدار رہوں گا"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جولیا ڈپٹی چیف ہے اس لئے اس کے کہنے پر میں نے سوری کہہ دیا ہے ورنہ"....... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ صورت حال واقعی انتہائی گھمبیر ہے۔ ہم یہاں تک پہنچ جانے کے باوجود ابھی تک ابتدائی سٹیج پر ہی ہیں۔ ہمیں جلد

از جلد کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا ورنہ کسی بھی لمحے یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے آرنلڈ کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں۔ کیا ڈریک نہیں آیا واپس ابھی"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"نو سر۔ مگر آپ کیوں بار بار پوچھ رہے ہیں۔ کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتائیں۔ میں مشین روم انچارج ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ایک آدمی نے ڈریک بن کر فون کرنے کی کوشش کی ہے۔ وائس چیکنگ کمپیوٹر نے اسے چیک کر لیا ورنہ میرے نزدیک وہ ڈریک ہی بات کر رہا تھا اس لئے میں پریشان ہوں کہ یہ آدمی کون ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ڈاکٹر جوزف۔ وہ باس ڈریک ہی ہوں گے۔ انہیں گلے کی غدود کا پرابلم اکثر رہتا ہے اس لئے ان کی آواز میں بعض اوقات لسانی تبدیلیاں آجاتی ہیں اور میرے بارے میں تو آپ جانتے ہیں کہ میں ایسی مشینری کا ماہر ہوں۔ ان لسانی تبدیلیوں کی صورت میں واقعی چیکنگ کمپیوٹر بھی آواز اوکے نہیں کرتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"اوہ۔ اب مجھ تو معلوم نہ تھا لیکن پھر وائس چیکنگ کمپیوٹر کا کیا فائدہ ہوا"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"ایسا بعض اوقات ہوتا ہے ورنہ تو یہ کمپیوٹر درست چیکنگ کرتا ہے۔ بہرحال اب باس ڈریک واپس آنے ہی والے ہوں گے اس لئے جب وہ یہاں آئیں گے تو میں ان سے بات کر کے آپ سے بات کرا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آواز میں لسانی تبدیلیوں سے آپ کا کیا مطلب تھا عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ سولر انرجی کا سائنس دان ہے۔ اسے کیا معلوم کہ لسانی یعنی بولنے میں تبدیلیاں کیا ہوتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ گلے کے غدودوں میں گڑبڑ ہو جائے تو آواز میں معمولی سا فرق پڑ جاتا ہے لیکن بہرحال کمپیوٹر اسے چیک نہیں کر سکتا۔ وائس چیکنگ کمپیوٹر کی سیٹنگ اور طریقے سے کی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم دوسروں کو بیوقوف بنانے کے واقعی ماہر ہو"...... اس بار تنویر نے کہا۔

"اور تم دوسروں کو عقلمند بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہو تاکہ تمہارا اسکوپ قائم رہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے

اختیار ہنس پڑے۔

"اب آپ کچھ دیر بعد دوبارہ بات کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ اب ڈاکٹر جوزف بات کر لے گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



ڈاکٹر جوزف کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ندر داخل ہوا۔

"آپ یہاں بیٹھے ہیں سر اور وہاں آپ کا انتظار ہو رہا ہے"۔ آنے الے نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن یہاں ایک ایسی الجھن آن پڑی ہے کہ میری مجھ میں ہی نہیں آرہا۔ ذہن بری طرح الجھ گیا ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"کیا ہوا ہے سر۔ مجھے بتائیں"...... نوجوان نے پریشان ہوتے ئے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک فون کال آئی ہے سیکورٹی انچارج ڈریک کی لیکن

وائس چیکنگ کمپیوٹر نے اسے اوکے نہیں کیا تو میں حیران رہ گیا۔
پھر کال تو بہرحال ختم ہو گئی لیکن میں نے سیکورٹی ونگ فون کیا تو
وہاں سے مشین روم انچارج آرنلڈ نے فون اٹنڈ کیا۔ اس نے بتایا
کہ ڈریک اور اس کا اسسٹنٹ ہائیک جارجیا گئے ہوئے ہیں۔ پھر میں
اس کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ اب پھر میں نے فون کیا تو اس آرنلڈ
نے بتایا کہ وہ دونوں ابھی تک واپس نہیں آئے لیکن اس نے ایک
نئی بات کر دی کہ ڈریک کے گلے کی غدوددوں میں گڑبڑ ہے اس لئے
ہو سکتا ہے کہ اس کی آواز میں لسانی تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہوں جس
کی وجہ سے وائس چیکنگ کمپیوٹر نے اسے اوکے نہ کیا ہو۔ چونکہ وہ
انجینئر ہے اس لئے بات تو اس کی دل کو لگتی ہے لیکن نجانے کیوں
میرا ذہن اور دل مطمئن نہیں ہو رہا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے
جیسے کوئی بھیانک خطرہ تیزی سے ہماری طرف بڑھتا چلا آ رہا
ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"یہ تو عجیب بات کی ہے اس آرنلڈ نے۔ گلے کی غدوددوں کا تعلق
تو آواز سے تو بنتا ہے لیکن لسانی تبدیلیوں کا کیا مطلب۔ وائس
چیکنگ کمپیوٹر میں تو آواز کی رینج تھرو اور اس کی دوسری خصوصیات
چیک ہوتی ہیں"...... اس نوجوان نے کہا۔

"نجانے کیا ہو سکتا ہے اور کیا نہیں ہو سکتا۔ میں سوچ رہا ہوں
کہ چیف آرچر سے بات کی جائے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"سر۔ آپ پہلے سیکورٹی ونگ کو چیک کر لیں اس کے بعد چیف



آرچر سے بات کریں"...... نوجوان نے کہا۔

"وہ کیوں ڈاکٹر ہنری"...... ڈاکٹر جوزف نے چونک کر کہا۔

"سر۔ جہاں تک میں نے سنا ہوا ہے یہ سیکرٹ ایجنٹ انتہائی
خطرناک حد تک ذہین لوگ ہوتے ہیں۔ وہ ایسے کام کر گزرتے ہیں
جس کے بارے میں عام آدمی سوچ بھی نہیں سکتا اس لئے ہو سکتا
ہے کہ اصل چکر اس سیکورٹی ونگ میں ہو ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے
کہ ریڈ الرٹ کے دوران ڈریک اور ہائیک دونوں اکٹھے باہر چلے
جائیں اور سیکورٹی ونگ کو خالی کر جائیں۔ پھر یہ پراسرار کال اور
آرنلڈ کی وضاحت یہ سب کچھ مجھے پراسرار محسوس ہو رہا ہے"۔ ڈاکٹر
ہنری نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ مجھے پہلے سیکورٹی ونگ کو چیک
کر لینا چاہئے۔ پھر چیف آرچر سے بات کروں گا"...... ڈاکٹر جوزف
نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر ہنری
اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔
یہاں دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس پر سرخ
رنگ کا کور چڑھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر جوزف نے کور ہٹا کر ایک طرف
رکھا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین
پر موجود بڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور پھر سکرین پر جھماکے سے
ایک منظر ابھر آیا۔

"بیرونی وے تو بند ہے اور سپاٹ بھی"...... ڈاکٹر جوزف نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناب کو گھمایا تو سکرین پر تیزی سے منظر بدلنے شروع ہو گئے۔ ڈاکٹر ہنری ساتھ خاموش کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک مشین روم کا منظر جیسے ہی سکرین پر ابھرا وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے اور ان کی آنکھیں کانوں تک پھیلتی چلی گئیں کیونکہ مشین روم میں اجنبی افراد موجود تھے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ جبکہ سامنے دو کرسیوں پر ڈریک اور آرنلڈ دونوں کی لاشیں نظر آ رہی تھیں۔ وہ دونوں بندھے ہوئے تھے لیکن انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ وہ اجنبی افراد وہاں اطمینان سے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ تو ڈریک اور آرنلڈ کی لاشیں ہیں اور یہ اجنبی افراد"...... ڈاکٹر جوزف کی حیرت کی شدت سے کانپتی ہوئی آواز نکلی۔

" آپ فون کریں سر۔ میں دیکھتا ہوں کہ فون کون اٹنڈ کرتا ہے۔ یہ دشمن ایجنٹ لگتے ہیں۔ انہوں نے سیکورٹی ونگ پر قبضہ کر لیا ہے"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا تو ڈاکٹر جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون موجود تھا۔ وہ شاید خود بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ دوسری طرف سے اس کی کال کون اٹنڈ کرتا ہے۔ ڈاکٹر جوزف نے فون آن کر کے اس کے بٹن پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس نے سکرین پر ان سب کو چونکتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔



" ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" یس آرنلڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آرنلڈ کی آواز سنائی دی لیکن بول وہی اجنبی آدمی رہا تھا۔

" ڈریک اور ہائیک آئے ہیں یا نہیں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" نہیں جناب۔ ابھی نہیں آئے۔ بس آنے ہی والے ہوں گے۔ باس ڈریک کی کال آئی تھی۔ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے کسی ضروری کام سے آپ کو کال کیا تھا لیکن آپ نے کال ہی بند کر دی۔ اب وہ خود آ کر یہاں سے آپ کو کال کریں گے"...... اس آدمی نے آرنلڈ کی آواز میں کہا۔

" اوکے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" یہ۔ یہ کیسا آدمی ہے۔ آواز بالکل آرنلڈ کی ہے۔ اگر ہم سکرین پر نہ دیکھ رہے ہوتے تو کبھی یقین نہ کرتے۔ اب کیا ہو گا۔ ڈریک اور آرنلڈ تو ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب مجھے چیف آرچر کو کال کرنا ہو گی"...... ڈاکٹر جوزف نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ اب چیف کو اطلاع دینا ضروری ہو گیا ہے"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا تو ڈاکٹر جوزف نے وہیں کھڑے کھڑے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں ایکس لیبارٹری سے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"یس۔ آرچر بول رہا ہوں۔ خیریت ڈاکٹر جوزف۔ آپ نے مُ
کیوں کال کیا ہے"....... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں ک
گیا تو ڈاکٹر جوزف نے شروع سے اب تک کی ساری کارروائی ک
تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ڈریک اور ہائیک دونوں ت
انتہائی منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ ایجنٹ تھے۔ وہ کیسے عمران ا
اس کے ساتھیوں کے چکر میں آگئے اور پھر وہ لوگ وہاں پہنچ کیسے گ
یہ سب کیسے ہو گیا"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے ل
میں کہا گیا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف۔ میں تو خود یہ سب کچھ دیکھ ک
پریشان ہو گیا ہوں۔ دشمن ایجنٹ ہمارے سر پر پہنچ چکے ہیں"۔ ڈاک
جوزف نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر جوزف۔ آپ ک
لیباٹری سو فیصد محفوظ ہے۔ ریڈ بلاکس کو کسی صورت بھی نہیں
توڑا جا سکتا اور درمیانی راستوں کو آپ ہی کھول سکتے ہیں۔ وہ چاہ
لاکھ سر پٹک لیں وہ کسی صورت بھی لیبارٹری میں داخل نہیں ہ
سکتے اس لئے آپ مطمئن رہیں۔ میں ابھی سیکورٹی ونگ کو فوری طو
پر تباہ کرانے کی کارروائی کراتا ہوں تاکہ وہ لوگ بھی اس کے ساتھ
ہی ختم ہو جائیں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے"۔
آرچر نے کہا۔



"کیا آپ اسے میزائلوں سے اڑائیں گے"....... ڈاکٹر جوزف نے
ا۔

"ہاں۔ کیوں"....... آرچر نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں چیف۔ ایکس لیبارٹری میں انتہائی نازک مشینری
جود ہے۔ معمولی سی حدت بڑھنے سے وہ سب تباہ ہو جائے گی بلکہ
سکتا ہے کہ نہ صرف وہ مشینری بلکہ پوری لیبارٹری بھی تباہ ہو
تی ہے۔ البتہ ایک خیال مجھے آرہا ہے۔ میں سیکورٹی ونگ میں بے
ش کر دینے والی گیس فائر کر سکتا ہوں۔ اس طرح یہ لوگ بے
ش ہو جائیں گے اور آپ باہر سے آدمی بھیج کر انہیں وہاں سے
ں کر دور لے جائیں اور پھر انہیں ہلاک کر دیں۔ اس طرح یہ
ی طور پر ہلاک ہو جائیں گے اور لیبارٹری کو بھی کوئی نقصان
ں پہنچے گا"....... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"کیا آپ کے پاس ایسے انتظامات ہیں کہ آپ درمیانی راستہ
لے بغیر وہاں گیس فائر کر سکیں"....... دوسری طرف سے حیرت
ے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ ایسے انتظامات ڈریک نے خود کرائے تھے۔ کسی بھی
رجنسی سے نمٹنے کے لئے۔ مجھے دراصل پہلے اس کا خیال نہ آیا تھا
ہ میں آپ کو کال کرنے سے پہلے ہی ایسا کر چکا ہوتا"....... ڈاکٹر
ف نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے آپ پہلے ایسا کریں اور پھر انہیں چیک

کریں کہ کیا وہ بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد مجھے دو
کال کریں"...... آرچر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور فون آف کر کے ڈا
ہنری کی طرف مڑ گیا۔

"تم یہاں رکو۔ میں گیس فائر کراتا ہوں تاکہ تم چیک کر
کہ یہ بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں"...... ڈاکٹر جوزف نے ڈا
ہنری سے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا تو ڈاکٹر جوزف سر ہلاتا
واپس آگیا جبکہ ڈاکٹر ہنری سکرین پر ان لوگوں کو دیکھتا رہا۔
سب آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے لیکن ان کی آواز
یہاں سنائی نہ دے رہی تھیں اس لئے ڈاکٹر ہنری صرف ان کے ل
ہلتے دیکھ رہا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر جوزف تیزی
واپس آیا۔

"کیا ہوا۔ کیا یہ بے ہوش ہو گئے ہیں"...... ڈاکٹر جوزف
کہا۔

"نہیں جناب۔ ان پر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔ یہ تو ویسے
ویسے باتیں کر رہے ہیں"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا تو ڈاکٹر جوزف
چہرے پر پہلی بار حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ا
آئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیا جن بھوت ہیں۔ کیا یہ انسان نہیں ہیں۔ یہ۔



ن کیوں نہیں ہوئے"...... ڈاکٹر جوزف نے انتہائی حیرت بھرے
میں کہا۔

"اب تو مزید گیس کیپسول بھی نہیں ہیں۔ میں نے سارے ہی
ممال کر دیئے ہیں۔ اب کیا کریں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ باہر سے کوئی ٹیم یہاں آئے اور ان کا
کرے اور کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر آپ مجھ پر اعتماد کریں تو
انہیں ہلاک کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

"وہ کیسے"...... ڈاکٹر جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ درمیانی راستہ کھول دیں۔ میں اچانک ان کے سروں پر
ر ان پر فائر کھول دوں گا"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ میں خود راستہ کھول دوں۔ یہ تربیت یافتہ
ٹ ایجنٹ ہیں جبکہ ہم عام سے سائنس دان ہیں"...... ڈاکٹر
ف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس کی
میں موجود کارڈلیس فون پیس سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی
دونوں چونک کر سکرین کی طرف مڑے اور انہوں نے دیکھا کہ
آدمی نے پہلے آرنلڈ کی آواز میں کال اٹنڈ کی تھی وہی آدمی رسیور
ئے کھڑا تھا۔ ڈاکٹر جوزف نے جیب سے فون پیس نکالا اور اسے
ر دیا۔

ہیلو"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

ڈریک بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم ڈریک نہیں ہو۔ کون ہو تم"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"میں ڈریک ہوں ڈاکٹر جوزف۔ میرے گلے کے غدودوں ؛ گڑبڑ ہو گئی ہے۔ آپ بے فکر رہیں میں ڈریک ہی ہوں"...... ا آدمی نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... ڈاکٹر جوزف نے اچانک نرم لہجے م بات کرتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا ڈاکٹر جوزف کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ دشمن ایجنٹ ماسٹرویل کو تباہ کر کے لیبارٹری میں پہنچنے کی پلاننگ کر رہے ہیں جبکہ ماسٹرویل سکیورٹی ونگ سے باہر ہے اور وہاں ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ آپ بتا دیں کہ کیا ایسا ممکن ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ جو چاہے کر لیں ایسا ممکن ہی نہیں ہو سکتا اور اب سن لو کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ میں یہاں لیبارٹری سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو سکرین پر دیکھ رہا ہو اور مجھے کرسیوں پر بندھی ہوئی ڈریک اور آرنلڈ کی لاشیں بھی نظر آ رہی ہیں۔ میں نے چیف آرچر کو بتا دیا ہے اور چیف آرچر اب تم سے خود ہی نمٹ لے گا۔ ویسے تم گیس سے بھی بے ہوش نہیں ہوئے ورنہ تم یہ کال کرنے کے بھی قابل نہ ہوتے"...... ڈاکٹر جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔ دوسری طرف اس آدمی نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اس طرح



ہر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی خاص چیز کو چیک کر رہا ہو اور پھر اس کا تھ اس کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود ہا اور دوسرے لمحے یکلخت سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس نے سکرین آف کر دی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب ید کیا ہو سکتا ہے۔ میں چیف آرچر سے بات کرتا ہوں"...... ڈاکٹر زف نے کہا تو ڈاکٹر ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ے دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے واپس آفس میں آ گئے۔ ڈاکٹر جوزف ، فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ آرچر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آرچر کی آواز ئی دی۔

"ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ کیا وہ بے ہوش ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف پوچھا گیا تو ڈاکٹر جوزف نے پوری تفصیل بتا دی۔

"وہ گیس سے بے ہوش نہیں ہوئے۔ بہرحال آپ اطمینان سے ریں اور اب ان کی کسی کال کا آپ جواب نہ دیں۔ جارجیا میں گروپ موجود ہے۔ میں انہیں ابھی ان کی سرکوبی کے لئے بھیجتا "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ء جانے پر اس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

آؤ ڈاکٹر ہنری۔ اب ہم اپنا کام کریں۔ اب چیف جانے اور یہ

لوگ"....... ڈاکٹر جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہنری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔



" اب معاملات اوپن ہو گئے ہیں اس لئے اب یہ چکر نہیں چل
ا کہ ڈاکٹر جوزف کو کہہ کر راستہ کھلوا سکیں۔ اس سکرین چیکنگ
مجھے خیال ہی نہ تھا ورنہ میں پہلے ہی اس کو فائر کے تباہ کر
ا"....... عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
" اب تو اس آرچر سے بھی بات کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔
لڑجوزف نے اسے ساری تفصیل بتا دی ہو گی"....... صفدر نے
۔

"ہاں۔ اور اب ہمیں جو کچھ کرنا ہو گا فوری کرنا ہو گا۔ میرا خیال
، کہ ہم اس کنوئیں سے ہی کارروائی کا آغاز کریں۔یہاں سے ایسا
ں ہو سکتا اور کسی بھی لمحے اس سیکورٹی ونگ کو میزائلوں سے
یا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔
" کچھ نہ کچھ کرو تو سہی۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے"۔ تنویر

نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آؤ پہلے اس راستے کو اوپن کریں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

" اس مشینری کو تباہ کر دیں ورنہ کسی بھی وقت یہ ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" راستہ کھول لیں پھر"...... عمران نے کہا اور پھر ایک مشین کو آپریٹ کر کے اس نے راستہ کھولا اور پھر عمران، جولیا اور کیپٹن شکیل سمیت مشین روم سے باہر آگیا جبکہ صفدر اور تنویر دونوں نے مشین پسٹلز کی فائرنگ کر کے مشینری کو تباہ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی اس کھلے راستے سے سیکورٹی ونگ سے باہر نکلے اور میدان میں آگئے۔ ان کے قدم تیزی سے اس ماسٹر ویل کی طرف اٹھ رہے تھے لیکن ماسٹر ویل کے قریب پہنچ کر وہ بے اختیار رک گئے کیونکہ کنوئیں کی چھت دوبارہ برابر ہو چکی تھی۔

" اوہ۔ اب اسے اندر سے بھی نہیں کھولا جا سکتا کیونکہ مشینری تباہ ہو چکی ہے۔ اب اسے بموں سے ہی اڑایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن ہمارے پاس بم تو ہیں لیکن وہ وائرلیس بم ہیں۔ لیکن نیچے اتر کر ہی بم فائر کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم غلط انداز میں کام کر رہے ہیں۔ ریڈ بلاکس کی دیوار کسی صورت بھی نہیں توڑی جا سکتی او



پائپ بھی ہم نے دیکھے ہیں۔ وہ اتنے چوڑے نہیں ہیں کہ مس جولیا بھی اس سوراخ سے اندر جا سکے اس لئے ہم سوائے بم ضائع کرنے کے اور کچھ نہ کر سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ اس دوران آرچر نے یہاں کسی نہ کسی گروپ کو بھیج دینا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر پر آئیں۔ اس صورت میں وہ اس کنوئیں کھلا دیکھ کر اس کے اندر بھی بم یا میزائل فائر کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ہم واقعی بری طرح پھنس گئے ہیں۔ ہمیں کچھ اور سوچنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ایک تجویز ہے میرے ذہن میں"...... اچانک صفدر نے کہا۔

" وہ کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اس لیبارٹری کے لئے تازہ ہوا کے حصول کے لئے انہوں نے لازماً کہیں ایئر سکنگ مشینیں لگا رکھی ہوں گی اور وہ یقیناً اس لیبارٹری سے باہر ہی ہوں گی۔ اب ہمیں یہ تو اندازہ ہو چکا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے اور کس طرف ہے۔ اگر ہم گھوم کر دوسری طرف جائیں تو یقیناً ہم انہیں تلاش کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" پھر کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" ہم اس کے ذریعے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن راستہ کیسے کھلے گا۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو واقعی سوچنے کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں کہتا ہوں کہ واپس سیکورٹی ونگ میں چلو اور وہاں تمام بموں کو ملا کر تہہ خانے میں موجود دیوار پر آزماؤ۔ کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئے گی"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم سوائے ان بموں کو ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکیں گے اس لئے ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی چیز کا جائزہ لے رہا ہو۔

"عمران صاحب"...... اچانک کیپٹن شکیل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی خاص چیز کو دیکھ کر چونک پڑا ہو۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ اس لیبارٹری کا کوئی نہ کوئی دوسرا وے بھی ہو گا۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ تمام سائنس دان اس سیکورٹی ونگ سے ہی آتے جاتے رہتے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ہو گا تو ضرور لیکن اسے تلاش کرنا اور پھر اسے کھولا کیسے جائے گا۔ وہ بھی ظاہر ہے اندر سے ہی کھلتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اس بار تمہارا ذہن کیوں کام نہیں کر رہا"...... جولیا نے



جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جادوگر تو نہیں ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک صفدر نے دور سے ہیلی کاپٹرز آنے کی اطلاع دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ دوڑو سیکورٹی ونگ میں چلو ورنہ کھلی جگہ پر ہم یقیناً مارے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اس طرح واپس دوڑ پڑے جیسے ان کے پیروں میں مشینیں فٹ کر دی گئی ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سیکورٹی ونگ کے اندر داخل ہو چکے تھے لیکن عمران سمیت یہ سب وہیں رک گئے کیونکہ اندر تمام مشینری تباہ ہو چکی تھی اور اس وے کو اب بند نہیں کیا جا سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ کر فضا میں معلق ہو گئے۔ یہ دو ہیلی کاپٹر تھے اور ان کا تعلق ایئر فورس سے تھا۔ پھر ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر نیچے اتر آیا جبکہ دوسرا فضا میں ہی معلق رہا۔ ہیلی کاپٹر نیچے اترا تو اس میں سے مشین گنوں سے مسلح چار افراد نیچے اترے۔ وہ بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"ادھر۔ ادھر آؤ۔ ادھر"...... ان میں سے ایک آدمی نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جدھر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا وہ ادھر گئے ہیں"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"ہاں اور ہوشیار رہنا"...... پہلے آدمی نے کہا اور پھر وہ چاروں

ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے
عمران اور اس کے ساتھی اندر ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔ انہیں اس
وقت اپنی پوزیشن واقعی بے حد نازک محسوس ہو رہی تھی۔ عمران
نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا ا ر اس کے
ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور
پھر جیسے ہی وہ چاروں افراد آگے بڑھ کر مشین پسٹل کی رینج میں آئے
عمران نے ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے
ساتھ ہی وہ چاروں افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے
لگے۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر جس سے یہ افراد نیچے اترے تھے
ایک جھٹکے سے اوپر اٹھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی وہاں خوفناک
میزائلوں کی جیسے بارش سی ہونے لگی اور ہر طرف مٹی اور دھواں سا
پھیلتا چلا گیا لیکن عمران اور اس کے ساتھی محفوظ جگہ پر تھے اس لئے
اطمینان سے کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہیلی کاپٹر تیزی سے
مڑے اور جس طرف سے آئے تھے ادھر واپس چلے گئے۔

" یہ واپس کیوں چلے گئے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" اور کیا کرتے۔ اب یہ جیپیں لے کر کافی نفری کے ساتھ واپس
آئیں گے اور اب کھلی جنگ ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ اچھل کر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ
گئے۔



" اب ہمیں فوری واپس جانا ہے ان لوگوں کے آنے سے پہلے
نہ ہم مارے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے کی
ف دوڑنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے لیکن اچانک
ان دوڑتے دوڑتے مڑ گیا اور اس کے ساتھی بھی چونک کر اس کے
تھ ہی مڑے اور تھوڑی دیر بعد وہ کچھ فاصلے پر اونچی اونچی جھاڑیوں
قریب پہنچ گئے۔

" یہاں بکھر کر رک جاؤ۔ اب ہم ان کے عقب میں ہیں۔ اب ہم
، کوئی سواری حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اس
، ساتھ رہی جبکہ باقی ساتھی ادھر ادھر جھاڑیوں کے پیچھے ہو گئے۔
نے والے افراد سے مشین گنیں وہ جھپٹ کر ساتھ لے آئے تھے۔
ف عمران خالی ہاتھ تھا جبکہ جولیا کے ہاتھ میں بھی مشین گن
جود تھی۔

" اس بار یہ سب کیا ہو رہا ہے عمران۔ ہم مکمل طور پر دفاعی
زیشن میں آ گئے ہیں اور حالات بھی درست نہیں ہیں"...... جولیا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس بار صورت حال مکمل طور پر ہمارے خلاف جا رہی
ہے اور ہمارے پاس نہ پیچھے ہٹنے کا کوئی راستہ ہے اور نہ آگے بڑھنے کا
ر کوئی بات بھی سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا تو جولیا
نٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے فوجی
پیں تیزی سے آتی دکھائی دیں۔ ان کا رخ اسی طرف تھا جدھر ہیلی

کاپٹر سے اترنے والوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور پھر انہیں ایک ہیلی کاپٹر بھی اسی طرف سے آتا نظر آنے لگ گیا۔ جیپوں کی تعداد دس تھی۔ تمام جیپیں وہاں پہنچ کر رک گئیں جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور پھر جیپوں میں سے مسلح فوجی نیچے اترے اور تیزی سے ادھر ادھر پھیلتے چلے گئے۔ ان کی تعداد پچاس کے قریب تھی اور وہ سب مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ ہیلی کاپٹر سے مارک نہ کر لیں گے ہمیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ہم کافی فاصلے اور سائیڈ پر ہیں اس لئے ان کا خیال ادھر نہیں جا سکتا لیکن جب ہم انہیں اندر نہیں ملیں گے تو وہ لازماً اس سارے علاقے کا سروے کریں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ہم حالات کے رحم و کرم پر ہیں۔ جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی معاملات کو آگے بڑھایا جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے اس انداز میں دیکھنے لگی جیسے اسے عمران کے منہ سے ایسی بات سننے کی توقع نہ تھی۔ فوجی وہاں بکھرے ہوئے تھے جبکہ دس بارہ فوجی اس کھلے دہانے کی طرف چلے گئے تھے اور پھر وہ ان کے سامنے نیچے اتر گئے تھے۔ پھر کافی دیر بعد وہ سب باہر آ گئے اور باہر موجود اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا اور اس سے وہ کال کر رہا تھا۔ اس



کے ساتھ ہی فضا میں ایک جگہ ساکت ہیلی کاپٹر حرکت میں آ گیا اور اس نے راؤنڈ لگانا شروع کر دیا لیکن عمران اور اس کے ساتھی ظاہر ہے تربیت یافتہ تھے اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو ان جھاڑیوں میں اس طرح کیموفلاج کیا ہوا تھا کہ ہیلی کاپٹر والے انہیں چیک نہ کر سکتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مکمل طور پر ساکت ہو گئے تھے کیونکہ اتنی بات وہ بھی جانتے تھے کہ اگر معمولی سی حرکت بھی ہوئی تو وہ مارک کر لئے جائیں گے اور اگر ایک بار مارک ہو گئے تو وہ نرغے میں آئے ہوئے ہرنوں کی طرح مارے جائیں گے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں دوبارہ معلق ہو گیا تھا جبکہ جیپوں سے اترنے والے فوجی وہیں ادھر ادھر بکھر کر انتہائی چوکنے انداز میں چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ چند فوجی اس کھلے راستے سے اندر چلے گئے تھے۔

"انہوں نے اب یہاں ہر جگہ ہمیں تلاش کرنا ہے۔ ہم بہرحال اتنے محفوظ نہیں ہیں"...... جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اس وقت تلوار کی دھار پر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"...... عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ان فوجیوں کو واپس آتے دیکھا جو کھلے ہوئے راستے سے سیکورٹی ونگ میں گئے تھے اور پھر وہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ پھر ان میں سے ایک آدمی نے ٹرانسمیٹر پر شاید ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے بات چیت کی۔ اس کے بعد وہ سب جیپوں پر سوار ہو گئے اور جیپیں پھیل کر ادھر

ادھر دوڑنے لگیں اور پھر اس طرف کو آنے لگیں جدھر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جبکہ ہیلی کاپٹر بھی آہستہ آہستہ ان کے اوپر آگے بڑھتا ہوا آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دم سادھے خاموش پڑے ہوئے تھے۔ جیپوں کا رخ بھی ادھر ہی تھا اس لئے عمران کا دل بری طرح دھڑکنے لگا کیونکہ حالات یکسر ان کے خلاف تھے اور ان کا مارا جانا یقینی نظر آ رہا تھا لیکن عمران اسی طرح بے حس و حرکت پڑا رہا اور پھر اچانک یہ دیکھ کر ان کا دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگا کہ جیپیں ان کے چاروں طرف سے ہوتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں۔ اوپر سے ہیلی کاپٹر بھی گزرتا ہوا آگے چلا گیا اور بڑی اور اونچی جھاڑیوں میں بے حس و حرکت پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی پڑے رہے۔ جیپیں آگے بڑھنے کے بعد دوسری طرف چلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر بھی ادھر مڑ گیا تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

" اسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کہ اتنے قریب سے گزرنے کے باوجود وہ ہمیں مارک نہیں کر سکے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے خود حیرت ہو رہی ہے حالانکہ جھاڑیوں میں ہمارے لباس یا لباس کا کوئی نہ کوئی حصہ انہیں بہرحال نظر آ جانا چاہئے تھا"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ ہم یہاں سے جا چکے



ں اس لئے انہوں نے باریک بینی سے ماحول کا جائزہ نہیں لیا اور اگر میں سے کوئی معمولی سی حرکت بھی کر دیتا تو ہم سب واقعی یقینی طرے کی زد میں آجاتے "..... عمران نے کہا۔

" اب کیا پروگرام ہے۔ کیا واقعی ہمیں واپس جانا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ ہم نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ ان جیپوں اور ی کاپٹروں کو جانے دو ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ دوبارہ واپس آجائیں۔ سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں ہو کہ ہم جہاں چھپے ہوئے ہوں گے ہر آجائیں گے "....... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا یا۔ کافی دیر بعد انہیں چکر کاٹ کر جیپیں واپس جاتی دکھائی دیں۔ ی کاپٹر بھی ان کے ساتھ ساتھ تھا اور پھر ہیلی کاپٹر اور جیپیں اسی ستے سے واپس چلی گئیں جدھر سے آئی تھیں۔ جب ہیلی کاپٹر ان کی روں سے غائب ہو گیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ لیا بھی اور دوسرے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" اس بار تو اللہ تعالیٰ نے خصوصی مدد کی ہے عمران صاحب ورنہ ہم بری طرح پھنس گئے تھے"....... صفدر نے قریب آتے ہوئے ا۔

" اسے کہتے ہیں آنکھوں میں دھول جھونکنا۔ بہرحال آؤ اب اپنا ن مکمل کریں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ب دوڑتے ہوئے واپس اس کھلے راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل یہیں رکیں گے تاکہ کوئی اور گروہ اچانک نہ آجائے۔ تنویر اور جولیا میرے ساتھ آئیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل وہیں رک گئے جبکہ عمران، تنویر اور جولیا سمیت آگے بڑھتا چلا گیا۔

"لیکن اندر جا کر ہم کریں گے کیا"...... جولیا نے کہا۔

"کوشش"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بار پھر اس مشین روم میں پہنچ گئے جہاں لاشیں ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں جبکہ تمام مشینری تباہ ہو چکی تھی۔ عمران نے مشین روم کی سائیڈوں کا جائزہ لیا لیکن وہاں اس کے مطلب کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔

"اب واقعی اور کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم واپس چلے جائیں اور سپر میگا بم کی کثیر تعداد لے کر واپس آئیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"میجر ہاکسن بول رہا ہوں۔ آپ کون ہیں اور کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... عمران نے فوجی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔



"میجر ہاکسن۔ کون میجر ہاکسن۔ میں ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں لیبارٹری انچارج"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں ملٹری میجر ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ یہاں موجود غیر ملکی یجنٹوں کا خاتمہ کریں لیکن ہم یہاں ہر طرف چیکنگ کر چکے ہیں لیکن ہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اتنی جلدی وہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر جوزف نے ہا۔

"وہ اگر ایجنٹ ہیں جناب تو وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ بہرحال اں وہ موجود نہیں ہیں اور اب ہم بھی واپس جا رہے ہیں"۔ عمران ے کہا۔

"کیا واقعی وہ لوگ باہر موجود نہیں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ آپ کو آخر یقین کیوں نہیں آ "...... عمران نے بھی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ م ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی کراہٹ ابھر آئی تھی۔

"اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر رہا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں لازماً راستہ ا جائے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر اور جولیا بے اختیار اچھل ے۔

"کیسے خیال آیا ہے تمہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" ڈاکٹر جوزف کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خود یہاں کی چیکنگ کرنا چاہتا ہے یا اسے یہاں سے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ کچھ نہ کچھ بہرحال ہے اور جو کچھ ہے وہ سامنے آجائے گا۔ آؤ ہمیں اس تہہ خانے میں ہونا چاہئے جہاں راستہ کھلے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں ایک دیوار واقعی ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی تھی جبکہ باقی تین دیواریں عام میٹریل کی تھیں۔ وہ تینوں وہاں کھڑے رہے لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور کچھ نہ ہوا تو جولیا اور تنویر کے چہروں پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھرنے لگے لیکن عمران اسی طرح مطمئن اور پرامید نظر آرہا تھا۔

" ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔ باہر سے کوئی نہ کوئی یہاں پہنچ جائے گا وہ یہ جگہ خالی تو نہیں چھوڑ سکتے "...... تنویر نے کہا۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تنویر۔ ڈاکٹر جوزف نے بہرحال فوجیوں کے واپس جانے کا انتظار تو کرنا ہی ہے"...... عمران نے کہا لیکن جب مزید کافی دیر گزر گئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اس بار ہر اندازہ غلط ثابت ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہاں سارے بم اکٹھے کر کے فائر کر دو لیکن تم مان ہی نہیں رہے"...... تنویر نے کہا۔

" تنویر درست کہہ رہا ہے۔ یہ ریڈ بلاکس کی سالم اور ٹھوس دیوار



نہیں ہے۔ یہاں راستہ ہے اس لئے اس میں لامحالہ خلا موجود ہو گا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ ویری سیڈ۔ خوامخواہ وقت ضائع کیا۔ گڈ شو۔ تنویر اور جولیا آج تمہارا دن ہے۔ جاؤ جا کر صفدر اور کیپٹن شکیل کو بلا لاؤ۔ واقعی ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں کے چہرے کھل اٹھے اور پھر تنویر تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل، تنویر کے ساتھ واپس آگئے اور چند لمحوں بعد ان تینوں نے جیبوں میں موجود تمام بم نکال کر انہیں آن کیا اور دیوار کے درمیانی حصے کی جڑ میں رکھ کر وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پورے تہہ خانے میں دھواں سا چھا گیا لیکن جب دھواں چھٹا تو یہ دیکھ کر سب کے منہ بن گئے کہ وہاں دیوار میں معمولی سا رخنہ بھی نمودار نہ ہوا تھا۔

" اب اور تو کوئی صورت نہیں کہ ہم واپس جائیں"...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے۔ اتنی جلدی حوصلہ چھوڑ گئے۔ تمہیں تو میرا رقیب ہونے اعزاز حاصل ہے۔ تمہیں تو انتہائی حوصلہ مند ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ مذاق کرنے کا وقت ہے۔ نانسنس "...... جولیا نے

پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس کو تو موقع ملنا چاہئے دل میں بھرے ہوئے زہر کو نکالنے کا"....... تنویر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

" کمال ہے۔ جب میں تمہاری تعریف کروں تو میرے دل میں کوئی زہر نہیں ہوتا۔ جب نہ کروں تو زہر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ بہرحال بے فکر رہو۔ تمہاری ترکیب کامیاب رہے گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسے۔ سارے بم تو فائر ہو گئے ہیں۔ اب تو سوائے مشین پسٹل اور مشین گنوں کے اور کچھ نہیں ہے"....... تنویر نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ہم اس وقت بے حد نازک صورت حال سے دوچار ہیں۔ لازماً سیکورٹی ونگ میں کوئی نہ کوئی ٹیم آجائے گی اور ہمارے پاس جان بچانے کا کوئی راستہ نہیں رہے گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" انتظار کرو۔ اس خوفناک دھماکے کے آواز اور لرزش لیبارٹری میں لازماً سنی اور محسوس کی گئی ہوگی اور ان کے نقطہ نظر سے سیکورٹی ونگ خالی ہے اس لئے وہ چیکنگ کرنے لازمی آئیں گے"....... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس دھماکے کی وجہ سے وہ نہیں آئیں گے۔ انہیں خطرات لاحق ہو جائیں گے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اسی لمحے انہیں اوپر سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔



" وہ چیک کر رہے ہیں"....... عمران نے کہا۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر خاموشی چھا گئی۔ وہ سب تہہ خانے میں ہی موجود رہے اور پھر کچھ دیر بعد اچانک انہیں دیوار کی طرف سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب یکلخت ایک سائیڈ میں ہوتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد دیوار درمیان سے یکلخت اس طرح غائب ہو گئی جیسے اس کا وہاں کوئی ٹکڑا موجود ہی نہ تھا اور اس جگہ بننے والے خلا سے ایک نوجوان جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اچھل کر باہر آیا تھا کہ ساتھ کھڑے ہوئے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے وہ آدمی گھوم کر اس کے سینے سے آلگا۔ عمران نے دوسرا ہاتھ اس کے کھلتے ہوئے منہ کے آگے کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ دوسری طرف موجود صفدر اس پر جھپٹ پڑا اور وہ بھی منہ سے کوئی آواز نہ نکال سکا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل تھا جو نیچے گر گیا تھا۔ جبکہ پہلے آدمی کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل بھی نیچے گرا تھا لیکن اس وقت جب دوسرا آدمی قابو میں آچکا تھا۔ چند لمحوں تک جب اور کوئی آدمی باہر نہ آیا تو عمران نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس خلا میں داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے تنویر اور آخر میں کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہو گئے۔

" اسے بے ہوش کر دو اور ساتھ لے آؤ"....... عمران نے صفدر

سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سینے سے لگے ہوئے آدمی کے منہ سے ہاتھ اٹھا کر اس کے سر پر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ہلکی سی چیخ اس آدمی کے منہ سے نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ صفدر نے بھی ایسی ہی کارروائی اپنے آدمی کے ساتھ کی اور وہ انہیں اٹھائے ہوئے اس خلا کی دوسری طرف داخل ہو گئے۔ یہ ایک خالی بڑا سا کمرہ تھا جس کا دوسرا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ان کے ساتھی وہاں موجود نہ تھے۔ عمران نے اٹھائے ہوئے آدمی کو ایک طرف ڈال دیا جبکہ صفدر نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ اسی لمحے انہیں دور سے مشین پسٹل کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ تنویر نے اپنی کارروائی شروع کر دی ہے"....... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ہال میں داخل ہوئے تو وہاں جولیا اکیلی موجود تھی اور وہاں چار افراد فرش پر لاشوں کی صورت میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ اپنی شکل و صورت اور انداز سے وہ سائنس دان ہی دکھائی دے رہے تھے۔ یہ کمرہ مشین روم لگتا تھا کیونکہ یہاں آٹھ کے قریب مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ ان میں سے ایک مشین چل رہی تھی۔ عمران تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں تک وہ اس مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی دور



سے انہیں گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر مشین خود بخود آف ہو گئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہو گئے۔

"دو آدمی اور تھے انہیں بھی ختم کر دیا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"وہ دونوں جو بے ہوش پڑے ہیں انہیں اٹھا لاؤ۔ میں نے راستہ بند کر دیا ہے"....... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے مڑے اور مشین روم سے باہر نکل گئے۔ عمران تمام مشینوں کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے ڈاکٹر جوزف کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"آرچر بول رہا ہوں ڈاکٹر جوزف۔ آپ بے فکر رہیں میرے خصوصی آدمی جلد ہی سیکورٹی ونگ میں پہنچ رہے ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی پورے جارجیا میں تلاش کیا جا رہا ہے۔ آپ بے فکر ہو کر کام کرتے رہیں"....... آرچر کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے"....... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اس دوران ان دونوں بے ہوش افراد کو اٹھائے واپس آ گئے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو کرسیاں پر ڈال دیا۔

"کوئی رسی ڈھونڈو۔ اب ان دونوں نے بتانا ہے کہ فارمولا کہاں ہے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر سیکورٹی ونگ میں کوئی گروپ آگیا تو پھر ہم یہاں سے باہر کیسے جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"فی الحال اپنا مشن مکمل کر لیں پھر اس بارے میں بھی سوچیں گے"....... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد رسیاں تلاش کر کے لائی گئیں اور ان دونوں بے ہوش افراد کو رسیوں سے باندھ دیا گیا۔

"اب انہیں ہوش میں لاؤ"....... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر ان دونوں کے منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب ان کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو انہوں نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ تم۔ وہ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوہ۔ اوہ"....... ان میں سے ایک نے جو ادھیڑ عمر تھا، بولتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ ڈاکٹر جوزف ہے اور اسے یہی فکر لاحق تھی کہ کہیں ڈاکٹر جوزف ہلاک نہ ہو گیا ہو۔ ایسی صورت میں فارمولا تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا۔

"یہ کیا ہے۔ یہ کیا ہے"....... یہ کون ہیں"....... اسی لمحے دوسرے آدمی نے بھی ہوش میں آکر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جوزف۔ تم نے ہمارا راستہ روکنے کی کتنی کوشش کی



لیکن دیکھو ہم یہاں لیبارٹری میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زندہ سلامت موجود ہیں"....... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو۔ کیا مطلب"....... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"تمہاری آواز میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اب میری بات سن لو۔ ہم نے راستہ دوبارہ بند کر دیا ہے اس لئے اب باہر سے کوئی اندر نہیں آسکتا اور تم دونوں کے علاوہ یہاں موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہاں پڑی ہوئی لاشیں تمہیں نظر آ رہی ہوں گی"۔ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ دھماکہ تم نے کیا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ میں ڈاکٹر ہنری سے ہتا رہا کہ یہ دھماکہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہی کیا ہو گا لیکن یہ نہ مانا۔ ں کا خیال تھا کہ باہر بلاسٹنگ بم وغیرہ دور سے فائر ہو رہے ہیں۔ یں چیک کرنا چاہئے"....... ڈاکٹر جوزف نے ساتھ بیٹھے ہوئے جوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ لوگ یہاں موجود ہوں گے بلکہ فوج نے یہاں اور باہر مکمل چیکنگ کر لی تھی"....... اس جوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر جوزف۔ تم اور تمہارا ساتھی ہنری سائنس دان ہیں اور ہم ئنس دانوں کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ تمہارے اور ساتھی صرف لئے ہلاک کر دیئے گئے کہ انہوں نے ہمارا مقابلہ کرنے کی

کوشش کی تھی۔ ہم تم دونوں کو زندہ چھوڑ کر اور لیبارٹری تباہ کئے بغیر واپس جا سکتے ہیں بشرطیکہ تم مجھے وہ فارمولا دے دو جو پاکیشیائی سائنس دان سے تم نے حاصل کیا تھا۔ سولر انرجی کی مائیکرو چپ کا فارمولا"...... عمران نے کہا۔

"وہ سائنس دان بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو گیا تھا اس لئے ہمارے پاس ایسا کوئی فارمولا موجود نہیں ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو ڈاکٹر ہنری"...... عمران نے نوجوان آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جوزف درست کہہ رہے ہیں۔ تم یقین کرو"...... ڈاکٹر ہنری نے کہا۔

"پھر ڈاکٹر جوزف سے ہی بات ہو گی۔ تم تو آرام کرو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر ہنری کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر جوزف کی گردن شدت خوف سے ڈھلک گئی تھی۔ ظاہر ہے وہ سائنس دان تھا۔ اس نے کبھی اس انداز میں اپنے سامنے کسی کو اتنی کربناک حالت میں مرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اس لئے وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ سچ بتا دے گا"...... عمران نے



ی طرح سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر جوزف کا اک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے ور تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر جوزف چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کے ہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات تھے۔

"تم نے دیکھا ڈاکٹر جوزف کہ موت کس قدر بھیانک چیز ہے۔ ب بتاؤ۔ جلدی بولو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران کا لہجہ اس ر سرد تھا کہ اس کے اپنے ساتھیوں کے جسموں میں بھی سردی کی ریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ رمولا میرے آفس کی دیوار میں خفیہ سیف میں موجود ہے"۔ ڈاکٹر زف نے خوف کی شدت سے تقریباً ہذیانی لہجے میں کہا۔

"اسے کھول کر ساتھ لے جاؤ اور فارمولا لے آؤ۔ اگر یہ معمولی سی ں چراں کرے تو اس ہلاک کر دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں ا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک گانٹھ کھول کر سیاں ہٹا دیں۔ ڈاکٹر جوزف نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا م خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا کہ اس سے اٹھا نہ جا رہا تھا۔ فدر نے اس کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔ فدر کے انداز میں انتہائی جارحانہ پن تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو"...... ڈاکٹر جوزف کی

حالت واقعی خراب تھی۔

"اگر تعاون کرو گے تو زندہ رہو گے"....... عمران نے کہا اور پھر صفدر اسے بازو سے پکڑے بیرونی دروازے کی طرف لے گیا تو کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چل پڑا۔

"یہاں کوئی بم وغیرہ تو نہیں ہو گا۔ پھر اس لیبارٹری کو کیسے تباہ کیا جائے گا"....... جولیا نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کریں گے۔ پہلے فارمولا تو مل جائے"....... عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی لکیریں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل ڈاکٹر جوزف کو ساتھ لئے واپس آئے تو صفدر کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔

"اسے بٹھا دو اور خیال رکھنا"....... عمران نے آگے بڑھ کر صفدر کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فائل کھولی۔ اس میں کمپیوٹر کوڈنگ میں تحریر موجود تھی۔ فائل میں دس صفحات تھے۔ عمران خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھا انہیں اس طرح پڑھ رہا تھا جیسے یہ کمپیوٹر کوڈنگ کی بجائے کوئی عام سی تحریر ہو اور پھر آخری صفحہ پڑھ کر اس نے فائل تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لی۔

"اس کی مائیکرو فلم کہاں ہے ڈاکٹر جوزف"....... عمران نے ڈاکٹر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو اب دوبارہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کی سائیڈوں پر بڑے چوکنا انداز میں



کھڑے تھے۔

"ابھی مائیکرو فلم نہیں بنائی گئی"....... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اب یہ بتا دو کہ اس لیبارٹری کا دوسرا راستہ کہاں ہے اور وہ کس طرح کھلتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ وہی راستہ ہے جہاں سے تم اندر آئے ہو"....... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کا منہ بند کر دو"....... عمران نے کہا تو صفدر نے ڈاکٹر جوزف کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں"....... عمران نے ڈاکٹر جوزف کی آواز اور لہجے میں کہا تو ڈاکٹر جوزف کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"میں سکیورٹی ونگ سے سائمن بول رہا ہوں۔ کرنل سائمن آف وائٹ شیڈو۔ میرے ساتھ دس ساتھی ہیں اور ہم نے سکیورٹی ونگ کا چارج سنبھال لیا ہے لیکن یہاں کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور راستہ بھی ہمیں کھلا ہوا ملا ہے۔ البتہ ایک حیرت انگیز بات بھی ہم نے چیک کی ہے کہ نیچے تہہ خانے میں ریڈ بلاکس کی دیوار کے سامنے دو مشین پسٹل زمین پر اس طرح پڑے ہوئے ملے ہیں جیسے

اچانک کسی کے ہاتھوں سے گرے ہوں۔ کیا لیبارٹری کا راستہ اس ریڈ بلاکس کی دیوار سے نمودار ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ریڈ بلاکس کی دیوار میں راستہ کیسے ہو سکتا ہے کرنل سائمن۔ اس طرح تو ریڈ بلاکس کی دیوار بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ راستہ دوسری طرف ہے لیکن چیف آرچر کے حکم کی وجہ سے وہ میں تمہیں بھی نہیں بتا سکتا۔ تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کرو۔ وہ لازماً دوبارہ حملہ کرنے آئیں گے۔ ان کے خاتمے کے بعد ہی نئی چیکنگ مشینری نصب کی جا سکتی ہے۔ فی الحال ایسا نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ آپ تو محفوظ ہیں ناں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہماری فکر نہ کرو۔ ہم مکمل طور پر محفوظ ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" خاصا ذہین آدمی ہے یہ کرنل سائمن۔ ڈاکٹر جوزف اور ڈاکٹر ہنری کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے جو نیچے گر گئے اور وہیں پڑے رہ گئے تھے "...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" ہاں تو ڈاکٹر جوزف ۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ راستہ بتا کر



اپنی جان بچا لو ورنہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے آفس میں لیبارٹری کا تفصیلی نقشہ موجود ہو گا۔ اس سے ہم راستہ تلاش کر لیں گے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے لیکن تم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاؤ گے۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ ڈاکٹر جوزف کے سینے کی طرف کر دیا۔

" مم ۔ مم ۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" یہ تمام بھاری مشینری کیا اس تنگ سے راستے سے یہاں پہنچی ہے"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ تو سپیشل وے تھا جو بند کر دیا گیا ہے"...... ڈاکٹر جوزف نے کہا۔

" کہاں ہے وہ راستہ ۔ اس کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ میں تو بعد میں آیا تھا۔ پہلے یہاں انچارج ڈاکٹر ولسن تھا جو ہلاک ہو گیا تھا"...... ڈاکٹر جوزف نے جواب دیا لیکن عمران اس بار اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے اس لئے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر جوزف کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

" آؤ ۔ اب ہم نے خود ہی راستہ تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل سائمن چھریرے بدن کا چست آدمی تھا۔ اس کے سر کے بال گھنگھریالے تھے۔ وہ وائٹ شیڈو کا خاصا معروف ایجنٹ تھا لیکن وہ کئی سالوں سے اپنے سیکشن سمیت جارجیا سے تقریباً سو بحری میل دور ایک اور جزیرے پر تعینات تھا۔ یہ جزیرہ بھی کرانس کی ملکیت تھا اور یہاں کرانس نے ایک خفیہ میزائل اسٹیشن بنایا ہوا تھا۔ ایسا میزائل اسٹیشن جس کے خلاف ایکریمیا بھی حرکت میں آسکتا تھا اس لئے وہاں کی سیکورٹی کرنل سائمن کے پاس تھی کیونکہ کرنل سائمن کا ریکارڈ بے حد شاندار رہا تھا پھر اچانک چیف آرچر کی کال اسے ملی اور چیف آرچر نے اسے فوراً جارجیا میں ایکس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے پہنچنے کا حکم دے دیا اور ساتھ ہی اس نے جو تفصیل بتائی تھی اس سے کرنل سائمن کو صرف یہ معلوم ہوا تھا کہ ایکس لیبارٹری سے ملحقہ سیکورٹی عمارت تھی جس پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے حملہ کیا اور



ہاں ڈریک اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ لیکن چونکہ لیبارٹری کی عمارت کے گرد ریڈ بلاکس کی دیوار تھی اس لئے وہ لوگ آگے نہ بڑھ سکے تھے۔ پھر آرچر نے جارجیا میں موجود فوج کے ایک ستے کو وہاں چھاپہ مارنے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کا کم دیا۔ ان کی طرف سے یہ رپورٹ دی گئی کہ وہاں پاکیشیائی یجنٹ موجود نہیں ہیں۔ وہ واپس جا چکے ہیں جس پر آرچر نے کرنل ائمن کو وہاں پہنچنے کا حکم دے دیا اور کرنل سائمن اپنے سیکشن کے ں افراد کے ساتھ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں پہنچ گیا۔ اس یکورٹی ونگ کا راستہ کھلا ہوا تھا اور اندر پہنچ کر جب انہوں نے یکورٹی ونگ کا جائزہ لیا تو وہاں ڈریک اور اس کے ساتھیوں کی شیں مل گئیں۔ البتہ ان کے علاوہ اور کوئی لاش نہ تھی اس لئے وہ جھ گیا تھا کہ باقی افراد کی لاشیں باہر پڑی ہوئی ہوں گی جنہیں فوجی ٹھا کر لے گئے ہوں گے کیونکہ چیف آرچر نے اس بارے میں اسے تا دیا تھا۔ البتہ سیکورٹی ونگ کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی تھی۔ ھر کرنل سائمن نے پورے سیکورٹی ونگ کا جائزہ لیا اور تہہ خانے یں جب اس نے ریڈ بلاکس کی دیوار کے سامنے پڑے ہوئے دو شین پسٹلز دیکھے تو اس کا ماتھا ٹھنک گیا کیونکہ یہ دونوں پسٹلز اس نداز میں پڑے ہوئے تھے جیسے اچانک حملے کی وجہ سے وہ نیچے گرے ں۔ ان کی لوکیشن اور انداز بتا رہا تھا کہ ایسا ہی ہوا ہے اس لئے سے شک پڑا تھا کہ اس تہہ خانے میں ہی درمیانی راستہ ہو گا اور

یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ اس راستے کو کھول کر اندر گئے ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہاں ایسا میٹریل بھی موجود تھا جیسے یہاں بہت سے بم فائر کیئے گئے ہوں۔ اس بنا پر اس نے پہلے چیف آرچر کو فون کر کے تفصیلی رپورٹ دی لیکن چیف آرچر نے اسے یہی بتایا کہ اس کی ڈاکٹر جوزف سے بات ہوئی ہے وہ محفوظ ہیں جس پر کرنل سائمن نے چیف آرچر سے ڈاکٹر جوزف کا نمبر معلوم کیا اور پھر اسے خود فون کیا تو ڈاکٹر جوزف نے گو اسے اطمینان دلایا تھا کہ ایسا نہیں ہے لیکن نجانے کیا بات تھی کہ اس کا ذہن مطمئن نہ ہو رہا تھا۔ وہ اس وقت ایک کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھی پورے سیکورٹی ونگ میں پھیلے ہوئے تھے۔ دو آدمی باہر کھلے راستے کے دہانے پر بھی موجود تھے۔

" اصل صورت حال کیسے معلوم کی جائے "...... کرنل سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" کیا ہوا کیپٹن مرفی "...... کرنل سائمن نے چونک کر کہا۔

" کچھ نہیں باس۔ میں تو یہ کہنے آیا ہوں کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیا کریں گے۔ وہ راستہ تو بند ہی نہیں ہو سکتا۔ کسی بھی وقت وہ پاکیشیائی ایجنٹ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ سکتے ہیں "...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن میرا خیال دوسرا ہے "...... کرنل سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن مرفی کو بیٹھنے کا



اشارہ کیا تو کیپٹن مرفی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا باس "...... کیپٹن مرفی نے چونک کر کہا۔

" تہہ خانے میں جس طرح دو مشین پسٹلز پڑے ملے ہیں اور جس طرح وہاں فائر ہوئے بموں کا میٹریل ملا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درمیانی راستہ وہی ہو گا اور پاکیشیائی ایجنٹ اندر ہی موجود ہیں "...... کرنل سائمن نے کہا۔

" لیکن باس اس صورت میں ڈاکٹر جوزف کیوں غلط بیانی کرتا "۔ کیپٹن مرفی نے کہا۔

" چیف نے بتایا ہے کہ اس ٹیم کا انچارج پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہے اور عمران کے بارے میں سنا ہوا ہے کہ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل اس قدر کامیابی سے کرتا ہے کہ اصل آدمی بھی نہیں پہچان سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر جوزف کی بجائے وہ عمران ہی بول رہا ہو "...... کرنل سائمن نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی انتہائی خطرناک صورت حال ہے "۔ کیپٹن مرفی نے کہا۔

" یہ صرف میرا خیال ہے۔ کوئی یقینی بات نہیں ہے۔ لیکن بہرحال اس کی تصدیق ہونی چاہئے اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ تصدیق کیسے ہو "...... کرنل سائمن نے کہا۔

" باس۔ آپ ڈاکٹر جوزف سے ملاقات کی بات کریں۔ اگر وہ نقلی ہو گا تو انکار کر دے گا۔ اگر اصل ہوا تو انکار نہیں کرے گا "۔ کیپٹن

مرفی نے کہا۔

" نہیں۔ لیبارٹری سیلڈ کر دی گئی ہے اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ جب تک پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہو جاتے نہ وہ کسی صورت لیبارٹری سے باہر آئیں گے اور نہ ہی کسی کو اندر جانے دیں گے اس لئے اس نے لامحالہ انکار ہی کرنا ہے"...... کرنل سائمن نے کہا۔

" تو پھر کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے"...... کیپٹن مرفی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ایک صورت ہے"...... کرنل سائمن نے یکلخت ایسے چونکتے ہوئے انداز میں کہا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آگیا ہو۔ اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف آرچر کی آواز سنائی دی۔

" کرنل سائمن بول رہا ہوں باس۔ ایکس لیبارٹری کے سیکورٹی ونگ سے"...... کرنل سائمن نے کہا۔

" پھر کیا ہوا۔ ابھی تو تم سے تفصیلی بات ہوئی ہے"...... آرچر نے کہا۔

" باس ۔ میرا خیال ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کے اندر موجود ہیں"...... کرنل سائمن نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ دوسری



طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے کرنل سائمن نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

" باس ۔ مجھے بتایا گیا ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ لیبارٹری کا راستہ تو اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے اور وہ ریڈ بلاکس سے محصور ہے اس لئے باہر سے تو لاکھ سر پٹکا جائے کسی طرح اندر داخل ہی نہیں ہوا جا سکتا"...... کرنل سائمن نے کہا۔

" پھر تم کیسے کہہ رہے ہو کہ پاکیشیائی ایجنٹ اندر موجود ہیں"۔ آرچر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ یہ بتا دیں کہ کیا لیبارٹری اور سیکورٹی ونگ کا درمیانی راستہ سیکورٹی ونگ کے نیچے تہہ خانے سے کھلتا ہے یا نہیں"۔ کرنل سائمن نے کہا۔

" ہاں۔ اس میں کھلتا ہے۔ مجھے ڈریک نے تفصیل بتائی تھی۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... آرچر نے کہا۔

" تو پھر میرا خیال درست ہے باس۔ میں نے ڈاکٹر جوزف سے بات کی ہے اور ڈاکٹر جوزف نے الٹا مجھے اس بات پر ڈانٹ دیا ہے جبکہ ڈاکٹر جوزف کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر جوزف کی جگہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران مجھ سے بات کر رہا تھا"...... کرنل سائمن نے کہا۔

" اوہ۔ اصل بات بتاؤ جس پر تمہیں شک پڑا ہے"...... آرچر نے کہا تو کرنل سائمن نے اس تہہ خانے میں پڑے ہوئے دو مشین

پسٹلز اور فائر کئے گئے بموں کے میٹریل کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"بموں سے تو راستہ نہیں کھل سکتا لیکن تمہاری ان مشین پسٹلز کے بارے میں بات کا مقصد ہے کہ اندر سے کچھ لوگ جن کے ہاتھوں میں مشین پسٹلز تھے باہر آئے اور انہیں کور کر لیا گیا اور مشین پسٹلز ان کے ہاتھوں سے گر گئے اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ ان آدمیوں سمیت لیبارٹری کے اندر داخل ہو گئے"...... آرچر نے کہا۔

"یس باس۔اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی"۔ کرنل سائمن نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہی بات سمجھ میں آتی ہے لیکن ڈاکٹر جوزف کو کیا ضرورت تھی کہ وہ یہ راستہ کھولتا اور مشین پسٹل اٹھائے باہر آتا"۔ آرچر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ بم فائر ہوئے تو ان کے دھماکے اور لرزش کو محسوس کر کے وہ چیکنگ کرنے باہر آ گئے ہوں کیونکہ انہیں تو یہی اطلاع تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ واپس چلے گئے ہیں اور سیکورٹی ونگ خالی ہے"...... کرنل سائمن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن اس سے پہلے فوج نے اندر اور باہر مکمل چیکنگ کی تھی۔ اگر یہ لوگ وہاں موجود ہوتے تو کیسے چھپ سکتے تھے"...... آرچر نے کہا۔

"باس۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کس انداز کے



ایجنٹ ہیں۔ عام فوجی انہیں کیسے چیک کر سکتے ہیں"...... کرنل سائمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب کیا کیا جائے"...... آرچر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے پاس اس لیبارٹری کا کوئی نقشہ موجود ہے"۔ کرنل سائمن نے کہا۔

"میرے پاس۔ نہیں میرے پاس کیوں ہو گا"...... آرچر نے جواب دیا۔

"اب یہ لوگ یقیناً کسی دوسرے راستے سے باہر جائیں گے اس لئے اگر دوسرے کسی راستے کا مجھے علم ہو جاتا تو ہم وہاں پکٹنگ کر لیتے"...... کرنل سائمن نے کہا۔

"اوہ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ایک دو ساتھیوں کو سیکورٹی ونگ میں چھوڑ کر باقی ساتھیوں سمیت باہر ایسی جگہ پکٹنگ کرو جہاں سے واپسی کا راستہ ہے۔ یہ لوگ جس راستے سے بھی باہر آئے بہرحال جائیں گے تو اسی راستے سے اور تم وہاں ان کا خاتمہ کر سکتے ہو"۔ آرچر نے کہا۔

"یس باس۔ اب اس کے سوا کوئی دوسری صورت بھی نظر نہیں آتی"...... کرنل سائمن نے کہا۔

"پوری طرح محتاط رہنا۔ انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے ہر صورت میں"...... آرچر نے کہا۔

"یس باس"...... کرنل سائمن نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو کرنل سائمن نے رسیور رکھ دیا۔

"کیپٹن مرفی ۔ تم دو آدمیوں کے ساتھ یہاں رہو گے ۔ خاص طور پر تہہ خانے کے پاس ۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی واپسی اسی طرف سے ہو تو تم نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر ان پر فائر کھول دینا ہے ۔ ہم باہر رہیں گے"...... کرنل سائمن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل سائمن بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر سات افراد کو ساتھ لے کر وہ اس کھلے دہانے سے باہر آ گیا اور ادھر ادھر گھوم کر جائزہ لینے کے بعد اس نے وہی جگہ مناسب سمجھی جہاں اونچی اونچی جھاڑیاں تھیں اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ان مسلی ہوئی جھاڑیوں سے لگتا ہے کہ جیسے پاکیشیائی ایجنٹ بھی یہاں چھپے رہے ہوں"۔ کرنل سائمن نے کہا۔

"یس باس"...... اس کے ایک ساتھی نے کہا۔

"یہاں ہم نے اس انداز میں چھپنا ہے کہ آنے والے کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں لیکن جب تک میں فائر نہ کھولوں تم میں سے کسی نے نہ فائر کھولنا ہے اور نہ حرکت کرنی ہے"...... کرنل سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں پہنچ گیا جبکہ اس کے ساتھیوں نے ادھر ادھر بکھر کر جھاڑیوں کی اوٹ لے لی۔



"عمران صاحب ۔ ہم جس راستے سے بھی باہر جائیں گے بہرحال ہمیں پیدل چلنا ہو گا اور اس صورت میں ہم آسانی سے ہٹ کئے جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کرنل سائمن اور اس کے ساتھی تو سیکورٹی ونگ میں ہوں گے باہر تو نہیں ہوں گے اس لئے ہم اطمینان سے آگے بڑھ جائیں گے اور پھر جنرل چیکنگ سپاٹس سے کوئی ہیلی کاپٹر اڑایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے کرنل سائمن کی ذہانت کی خود تعریف کی تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے باہر بھی پکٹنگ کر رکھی ہو"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ہم نے واپس تو جانا ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران ۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ ہم جس طرف سے آئے تھے اس کی مخالف سمت میں جائیں کیونکہ اگر کوئی پکٹنگ ہو گی تو عام راستے پر ہی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"باہر کھلا میدان ہے اس لئے ہم باہر نکلتے ہی مارک ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"رات پڑنے والی ہے اس لئے ہم رات گہری ہونے کا انتظار بھی کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے لئے بھی تو رات ہو گی اور ہمارے پاس نائٹ ٹیلی سکوپ بھی نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ سیکورٹی ونگ کے راستے سے ہی باہر جائیں اور وہاں موجود افراد کا خاتمہ کر دیں۔ اگر وہ باہر ہوں گے تب بھی معلوم ہو جائے گا اور نہیں ہوں گے تو تب بھی معلوم ہو جائے گا"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن پہلے چیک کر لیں"۔ عمران نے کہا۔ ویسے انہوں نے ایک خصوصی راستہ تلاش کر لیا تھا جسے اندر سے بلاک کیا گیا تھا لیکن اس کی بلاکنگ کو ایک مشین کے ذریعے کھولا جا سکتا تھا۔ لیکن اصل مسئلہ تھا یہاں سے بخیریت واپسی کا اور یہ مسئلہ اب حل نہ ہو رہا تھا ورنہ انہوں نے نہ صرف فارمولا حاصل کر لیا تھا بلکہ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے بھی انتظامات کر لئے تھے۔ عمران نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون



گھنٹی بج اٹھی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے رسیور ٹھا لیا۔

"ڈاکٹر جوزف بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈاکٹر جوزف کی واز اور لہجے میں کہا۔

"آرچر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ارچر کی آواز سنائی ی لیکن اس کا لہجہ سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم واقعی ڈاکٹر جوزف ہو۔ تمہارے والد کا کیا نام ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر براؤن۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گا"...... آرچر نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ نے ڈاکٹر براؤن کہہ دیا۔ کیا آپ جانتے تھے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آرچر کے لہجے سے ہی کھٹک گیا تھا کہ اسے شک پڑ چکا ہے اور چونکہ ڈاکٹر جوزف ایک سائنس دان ہے اس لئے لامحالہ اس کی فائل اس آرچر کے پاس نہیں ہو گی اس لئے میں نے ایک فرضی نام لے دیا۔ وہ صرف میرے لہجے کو چیک کرنا چاہتا تھا اور اب اس نے اس لئے وقت لیا ہے کہ وہ اس بارے میں وزارت سائنس سے

چیکنگ کرے گا اور اس کا مطلب ہے کہ کرنل سائمن واقعی ذ
آدمی ہے۔ اب ہمیں تیزی سے حرکت میں آنا ہو گا"...... عمران
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریـ
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔ یہ آواز بہرحال کرن
سائمن کی نہیں تھی۔

"آرچر بول رہا ہوں"...... عمران نے آرچر کی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس چیف۔ میں کیپٹن مرفی بول رہا ہوں"۔ ایک بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کرنل سائمن کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ سر اپنے ساتھیوں سمیت باہر چیکنگ کرنے گئے ہوئے ہیں۔ آپ نے خود ہی تو انہیں کہا تھا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"باہر کہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تو یہاں ہوں جناب۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس یہاں سیکورٹی ونگ میں کتنے آدمی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میرے علاوہ دو ہیں جبکہ کرنل صاحب کے ساتھ سات افراد ہیں"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوکے۔ تم نے زیادہ محتاط رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔



"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور
ھ دیا۔

"یہاں تین افراد ہیں اس لئے پہلے انہیں کور کرنا ہو گا۔ پھر باہر
ھ لیں گے۔ آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب نے
ات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ یہ کیپٹن مرفی اس تہہ خانے میں ہو گا یا
ر"۔ صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں باہر ہو گا۔ ہمیں کھٹکا کرنا ہو گا تاکہ یہ سامنے آ
ے۔ اس کے باوجود بہرحال ہم نے محتاط رہنا ہے"...... عمران
کہا اور اٹھ کر اس مشین روم میں پہنچا جہاں سے راستہ کھولا جاتا
اور پھر اس نے مشین کو آپریٹ کیا تو دور سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ
آواز سنائی دی۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
گیا۔ اس نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ تھوڑی دیر
وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں ریڈ بلاکس کی دیوار میں خلا
ار ہو چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر پہلے اس خلا سے صرف سر
ری طرف نکال کر چیک کیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تہہ خانہ خالی
۔ عمران کے ساتھی بھی احتیاط سے باہر آ گئے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا
نہیں محتاط رہنے کا اشارہ کیا اور تہہ خانے کے بیرونی راستے کی
بڑھ کر خود بھی سائیڈ میں ہو گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو

بھی سائیڈ پر ہونے کا اشارہ کیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر لکڑی کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اسے اس نے دیوار کے ساتھ مار دیا۔ہلکا سا کھٹکا ہوا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"خلا کھلا ہوا ہے"...... اچانک باہر سے ایک سرسراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہ اندر ہوں گے کیپٹن"...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"میں اندر جاتا ہوں۔آپ یہاں رکیں"...... ایک تیسری د
دبی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ وہ تینوں ہی وہاں اکٹھے موج
ہیں۔چنانچہ عمران یکلخت اچھل کر آگے بڑھا اور اس کے ساتھ
تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی باہر سے انسانی چیخیں سنا
دیں۔عمران تیزی سے گھوم گیا تھا اور ایک بار پھر تڑتڑاہٹ
آوازوں کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور کسی کے کراہنے کی آواز سنا
دی۔

"آجاؤ"...... عمران کی آواز باہر سے سنائی دی تو سب تیزی سے باہر آگئے۔وہاں تین آدمی گرے پڑے تھے۔ان میں سے ایک تڑپ رہا تھا جبکہ دو ہلاک ہو چکے تھے۔

"احمق تینوں ہی اکٹھے ہو گئے تھے یہاں"...... عمران نے کہا او
پھر آگے بڑھ گیا۔عمران کے کہنے پر پہلے اس کے ساتھیوں نے سارے سیکورٹی ونگ کو چیک کیا لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا اور پھ
وہ تیزی سے کھلے دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔کھلے دہانے کے



قریب پہنچ کر عمران بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ دہانے کی سائیڈ میں ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"اوہ۔اوہ۔یہ ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہے اور وہ کرنل سائمن دور میں ہمارے خلاف پکٹنگ کئے ہوئے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے سو فیصد یقین ہو گا کہ ہم کسی اور راستے سے باہر آئیں گے اور ویسے بھی وہ یہاں تین افراد چھوڑ گیا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن زمین پر کرالنگ کرتے ہوئے اور ہیلی کاپٹر کی آڑ لیتے ہوئے ہم نے آگے بڑھنا ہے۔نجانے وہ لوگ کہاں ہوں"۔عمران نے کہا اور پھر واقعی زمین پر سینے کے بل کرالنگ کرتے ہوئے وہ سب آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر وہ ہیلی کاپٹر میں اس طرح سوار ہو گئے کہ آڑ میں رہیں۔

"گنیں نکال لو۔ہم نے اب انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن ان کے پاس صرف تین مشین گنیں تھیں جو انہوں نے کیپٹن مرفی اور اس کے ساتھیوں سے حاصل کی تھیں۔عمران نے مخصوص تاریں جوڑ کر ہیلی کاپٹر کو سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔

"وہ۔وہ ادھر ہیں عمران صاحب جہاں پہلے ہم چھپے ہوئے

تھے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو موڑا تو اس نے ان جھاڑیوں کے پاس ایک آدمی کو کھڑے ہاتھ ہلاتے ہوئے دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔ وہ اس کے ہاتھ ہلانے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ سمجھ رہا ہے کہ ہیلی کاپٹر اس کا اپنا کوئی آدمی لے جا رہا ہے۔ عمران ہیلی کاپٹر کو اوپر بلندی پر لے گیا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے عمران کو ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو اور زیادہ بلندی پر لے جانا پڑا کیونکہ اب وہاں سات آٹھ افراد اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے پاس مشین گنیں تھیں لیکن ایک کے پاس ماجو کا رائفل بھی اسے نظر آ گئی تھی جو اس ہیلی کاپٹر کو آسانی سے فضا میں ہی تباہ کر سکتی تھی۔ عمران نے گو ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھا لیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ مطمئن نہ تھا کیونکہ ہیلی کاپٹر ابھی تک ماجو کا رائفل کی زد میں تھا اور پھر اس کا خدشہ درست ثابت ہوا۔ ماجو کا رائفل سے شعلہ سا نکلا اور عمران نے گو ہیلی کاپٹر کو تیزی سے گھما کر اس کی زد سے بچ نکلنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر ڈول گیا لیکن بہرحال وہ کنٹرول میں تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر کا پچھلا حصہ ماجو کا رائفل کی زد میں آیا ہے لیکن اب ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"کودنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا کیونکہ اس نے ماجو کا رائفل سے نکلتا ہوا دوسرا شعلہ دیکھ لیا تھا۔ اس



وقت ہیلی کاپٹر ان افراد کے سروں کے اوپر سے گزر کر تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو ایک خوفناک جھٹکا لگا اور وہ اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے اس کا انجن یکلخت جام ہو گیا ہو اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔ ماجو کا رائفل کا نشانہ اس بار ہیلی کاپٹر کے پنکھے بنے تھے اور وہ اڑ کر ایک طرف جا گرے تھے اور اب ہیلی کاپٹر کسی بہت بھاری چٹان کی طرح نیچے گر رہا تھا اور زمین انتہائی تیز رفتاری سے قریب آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں نے ہیلی کاپٹر کی کھلی کھڑکیوں سے نیچے چھلانگیں لگا دیں۔ سب سے آخر میں عمران نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر کے عین اوپر کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو اور وہ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ گیا کہ ماجو کا رائفل کے تیسرے نشانے نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا ہے۔ اس کے چھلانگ لگانے کے بعد ہیلی کاپٹر چونکہ کچھ آگے جا کر تباہ ہوا تھا اور عمران پیراشوٹ نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی تیز رفتاری سے نیچے گرا تھا اس لئے وہ ہیلی کاپٹر کے فضا میں اڑتے ہوئے ٹکڑوں سے بال بال بچا تھا۔ نیچے چونکہ ہموار زمین تھی اس لئے عمران کو اس بات کی فکر نہ تھی کہ اسے نیچے گرنے سے کوئی چوٹ لگ سکتی ہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پیرا ٹروپنگ کی وجہ سے وہ بچ جائے گا لیکن اسے اصل خطرہ ان لوگوں کے پاس موجود گنوں سے تھا اور پھر اس کے جسم نے زمین پر گرنے کے ساتھ ہی قلابازی کھائی اور پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین پر لگے وہ مخصوص

انداز میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دور جا کر جیسے ہی وہ رکا شائیں کی آواز کے ساتھ ہی ایک گولی اس کے کان کے قریب سے گزر گئی تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ مارا اور ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ لے کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اسی لمحے فائرنگ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے میدان کا وہ حصہ گونج اٹھا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ظاہر ہے اس کے ساتھی ہی اس پوزیشن میں تھے کہ وہ ہٹ ہو سکتے تھے۔ ویسے اتنی بلندی سے گرنے کی وجہ سے ابھی اس کی آنکھیں پوری طرح کام نہ کر رہی تھیں اس لئے اسے ہر طرف ہلکا ہلکا دھواں سا محسوس ہو رہا تھا۔



کرنل سائمن اپنے سات ساتھیوں سمیت اونچی جھاڑیوں کے پیچھے موجود تھا۔ اس کی نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کے کسی دوسرے راستے سے باہر آئیں گے۔ سیکورٹی ونگ سے ان کی واپسی اس کے نقطہ نظر سے تقریباً ناممکن تھی کیونکہ وہاں کیپٹن مرفی اور اس کے دو ساتھی موجود تھے اور کرنل سائمن کو کیپٹن مرفی کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا۔ دہانے کے قریب ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ کرنل سائمن اپنے ساتھیوں سمیت وہاں دو ہیلی کاپٹروں پر پہنچا تھا لیکن سائمن نے ایک ہیلی کاپٹر ہنگامی ضرورت کے لئے رکھ لیا تھا جبکہ دوسرا ہیلی کاپٹر اس نے واپس بھجوا دیا تھا اس لئے ایک ہیلی کاپٹر دہانے کے قریب موجود تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب اچانک اس

نے دہانے کے قریب موجود ہیلی کاپٹر کو حرکت میں آتے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ یہی سمجھا تھا کہ کیپٹن مرفی اس کو تلاش کرنے کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال میں لا رہا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے اسے اشارہ کرنا شروع کر دیا۔

" باس ۔ باس ۔ یہ دشمن ایجنٹ ہیں ۔ یہ چار پانچ افراد ہیں ۔ میں نے سامنے سے اوپر جاتے دیکھے ہیں"...... اچانک اس کے ایک ساتھی نے دوسری جھاڑی کے پیچھے سے چیخ کر کہا۔ وہ سب کرنل سائمن کے اٹھ کر کھڑے ہونے کی وجہ سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

" کیا ۔ کیا مطلب ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن مرفی اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں ۔ اڑا دو اس ہیلی کاپٹر کو ورنہ یہ نکل جائیں گے ۔ ماجو کا فائر کرو"...... کرنل سائمن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس دوران ہیلی کاپٹر کافی آگے بڑھ آیا تھا اور پھر ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کرنے والے نے ہیلی کاپٹر کو یکلخت بلندی پر لے جانے کی کوشش کی مگر اسی لمحے ماجو کا رائفل کا فائر ہوا اور ہیلی کاپٹر نے فائر سے بچنے کی کوشش کی لیکن فائر ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے پر لگا۔

" دوسرا فائر کرو ۔ اسے فضا میں ہی تباہ کر دو"...... کرنل سائمن نے چیختے ہوئے کہا تو دوسرا فائر ہوا۔

" وکٹری "...... کرنل سائمن نے یکلخت مسرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اس بار ماجو کا رائفل کے فائر نے ہیلی کاپٹر کے پنکھے



اڑا دیئے تھے اور ہیلی کاپٹر جو کافی بلندی پر تھا یکلخت کسی بھاری چٹان کی طرح نیچے گرنے لگا جبکہ اس دوران ہیلی کاپٹر ان کے سروں کے اوپر سے گزر کر کافی آگے جا چکا تھا۔

" تیسرا فائر کرو ۔ اسے فضا میں ہی تباہ کر دو"...... کرنل سائمن نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے ہیلی کاپٹر میں سے کئی افراد کو نیچے چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ماجو کا رائفل کا تیسرا فائر ہوا اور اس بار نشانہ بالکل درست ثابت ہوا اور ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ ہو کر پرزوں میں تبدیل ہو گیا لیکن تباہ ہونے سے چند لمحے پہلے ایک آدمی نے اس سے نیچے چھلانگ لگائی تھی۔

" یہ نیچے گر گئے ہیں ۔ دوڑو ۔ ان پر فائر کھولو ۔ انہیں سنبھلنے سے پہلے ہلاک ہو جانا چاہئے "...... کرنل سائمن نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے نیچے گرنے والے افراد کی طرف دوڑ پڑے ۔ چونکہ فاصلہ کافی تھا اس لئے وہ لوگ ابھی مشین گنوں کی رینج سے باہر تھے ۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں بھاگ کر ان کی طرف جانا پڑا تھا اور پھر جیسے ہی وہ رینج میں آئے کرنل سائمن کے ساتھیوں نے یکلخت ان پر فائر کھول دیا لیکن اس کے ساتھ ہی مختلف سائیڈوں سے ان پر بھی فائر ہوا اور ایک آدمی ہیلی کاپٹر سے گرنے والا اور دو آدمی کرنل سائمن کے بیک وقت چیختے ہوئے نیچے گرے جبکہ سب سے آخر میں لڑنے والا فائرنگ سے بچ کر ایک جھاڑی کی اوٹ میں گر گیا تھا۔

دوسرے لمحے ایک بار پھر دونوں اطراف سے فائرنگ ہوئی اور اس بار کرنل سائمن کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ اس کے دو اور ساتھی گر کر تڑپنے لگے تھے جبکہ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تھی۔ نیچے گرنے والے نے جھاڑیوں کی اوٹ لے لی تھی اور وہ سب دور دور بکھرے ہوئے تھے جبکہ کرنل سائمن کے ساتھی اکٹھے تھے اس لئے اس کے آدمی زیادہ تعداد میں مارے جا رہے تھے لیکن اس کے باوجود کرنل سائمن اس لئے مطمئن تھا کہ اس کے نقطہ نظر سے دشمنوں کے تین افراد ہٹ ہو چکے تھے۔ اب صرف دو رہ گئے تھے جبکہ کرنل سائمن کے تین ساتھی موجود تھے لیکن ان میں سے دو کے پاس مشین گنیں تھیں جبکہ ایک کے پاس ماجو کا رائفل تھی اور وہ کرنل سائمن کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے مشین گن بردار دونوں ساتھی بھی اب جھاڑیوں کی اوٹ میں جا چکے تھے اور پھر ایک بار پھر اچانک اس طرف سے فائرنگ ہوئی جس طرف آخری آدمی گرا تھا اور یہ فائرنگ مشین پسٹل کی تھی اور اس کے ساتھ ہی کرنل سائمن بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس فائرنگ سے اس کا ایک اور آدمی ہٹ ہو گیا تھا۔ وہ مشین پسٹل کی رینج میں تھا۔ اسی لمحے دوسری سائیڈ سے مشین گن سے فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا مشین گن بردار ساتھی بھی ہٹ ہو گیا۔

"ماجو کا فائر کرو۔ ماجو کا فائر کرو"...... کرنل سائمن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ماجو کا رائفل پکڑے کھڑا ساتھی تیزی



سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ شاید وہ انہیں رینج میں لینا چاہتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین گن کی فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ماجو کا رائفل والا آدمی چیخ مار کر الٹ گیا۔ ماجو کا رائفل اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے جا گری تھی۔ اس کے ساتھ ہی کرنل سائمن نے واپس دہانے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اس کے پاس مشین پسٹل تھا اور فائر کرنے والے بہرحال مشین پسٹل کی رینج میں نہ تھے اور پھر آگے جاتے ہوئے اسے ہٹ ہو جانے کا خدشہ تھا اس لئے وہ واپس دہانے کی طرف دوڑ پڑا تھا۔ گو اس کی یہ حرکت اضطراری تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دہانہ اندر سے بند نہیں ہو سکتا تھا لیکن فوری طور پر اسے اپنی زندگی بچانے کے لئے ایسا کرنا پڑا لیکن کچھ فاصلے پر آکر وہ بے اختیار رک گیا۔

"اس طرح تو انہیں کھلا میدان مل جائے گا"...... کرنل سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے بہرحال مشین گن چاہئے۔ مشین گن"۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر خیال آیا تو وہ مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دہانے پر پہنچ کر اپنے آپ کو روکا اور مڑا تو اس نے دور کچھ سایوں کی نقل و حرکت دیکھی۔

"ہونہہ۔ ابھی یہ لوگ بچ گئے ہیں۔ شاید ایک دو"...... کرنل سائمن نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دہانے کے اندر داخل ہو گیا۔

اندر اسے کیپٹن مرفی اور اس کے دونوں ساتھی ایک ہی جگہ لاشوں کی صورت میں پڑے دکھائی دیئے لیکن وہ اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں الماری میں اسلحہ موجود تھا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس کی نظریں سپر گن پر پڑ گئیں۔ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ سپر گن کی رینج مشین گن سے تقریباً دوگنی تھی اور اس میں گولیوں کی بجائے میزائل کیپسول فائر ہوتے تھے۔ اس طرح یہ مشین گن سے کئی گنا زیادہ خوفناک گن سمجھی جاتی تھی۔ کرنل سائمن نے گن کا میگزین چیک کیا تو گن میں میگزین موجود نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے مختلف خانوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن میگزین اس الماری میں موجود ہی نہ تھا۔ اس نے تیزی سے دوسری الماری کھولی اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہاں سپر گن کے میزائل کیپسولوں کا پورا پیکٹ موجود تھا۔ اس نے چار کیپسول نکال کر میگزین فل کیا اور باقی پیکٹ جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اسے یقین تھا کہ وہ باقی بچ جانے والے پاکیشیائی ایجنٹوں کو سپر گن سے مار گرائے گا۔ دہانے پر پہنچ کر اس نے سامنے دیکھا لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی حرکت موجود نہ تھی۔ وہ تھوڑا سا آگے بڑھا اور پھر دہانے کے قریب جا کر وہ فرش پر لیٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سر باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ اچانک اس کی آنکھوں میں مٹی کا بھپکا پڑا اور وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے بے اختیار اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے اپنی



آنکھوں کو مسلنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے سر پر یکلخت جیسے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

نسوانی چیخ سن کر عمران کا پورا جسم جھنجھنا اٹھا تھا کیونکہ وہ اس چیخ کو پہچانتا تھا۔ یہ جولیا کی چیخ تھی۔ اس وقت اس کی آنکھوں کے سامنے موجود دھند ختم ہو گئی تھی اور اسے اب منظر صاف نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ دو آدمی تو وہیں موجود تھے جہاں پہلے وہ کھڑے تھے جبکہ دو مشین گن بردار جھاڑیوں کی اوٹ میں تھے لیکن ان میں سے ایک اس کے مشین پسٹل کی رینج میں تھا۔ اس آدمی نے شاید عمران کی لوکیشن کو چیک نہ کیا تھا کیونکہ اس کا رخ دوسری طرف تھا۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی چیخ مار کر وہیں پلٹ کر گرا اور تڑپنے لگا۔ اسی لمحے اس نے اس جھاڑی میں کھڑے ایک آدمی کو دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ جس کے ہاتھ میں ماجو کا گن تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ عمران کی رینج میں آتا دوسری سائیڈ سے مشین گن کا فائر ہوا اور وہ آدمی چیخ مار کر وہیں ساکت ہو



گیا۔ اس کے ساتھ ہی جھاڑیوں میں کھڑا ہوا آدمی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دہانے کی طرف دوڑتا چلا گیا جبکہ میدان اب صاف ہو چکا تھا۔ عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور اس کی طرف دوڑ پڑا جدھر اس نے جولیا کی چیخ سنی تھی۔ اس کے دوڑتے ہی ایک جھاڑی کے پیچھے سے کیپٹن شکیل اٹھ کر دوڑ پڑا۔ جولیا جھاڑی کی اوٹ میں گری ہوئی تھی۔ گولی اس کی پسلی میں لگی تھی اور وہ بے ہوش پڑی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس کی نبض چیک کی اور دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ جولیا کی حالت خاصی خراب تھی۔

" عمران صاحب ۔ صفدر اور تنویر بھی ہٹ ہو چکے ہیں۔ دونوں کی حالت خراب ہے"...... اسی لمحے اسے کیپٹن شکیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ اٹھ کر اس کی طرف دوڑ پڑا۔ صفدر اور تنویر بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر کی گردن میں کافی گہرا زخم تھا جس میں سے خون بہہ رہا تھا جبکہ تنویر کے سینے میں سوراخ تھا۔ عمران نے ان دونوں کی نبضیں چیک کیں۔ وہ واقعی بے حد سیریس کنڈیشن میں تھے۔

" مٹی ڈال کر ان کا خون بند کرو۔ میں سیکورٹی ونگ میں جا رہا ہوں۔ وہاں میڈیکل باکس موجود ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ اٹھا اور بے تحاشہ دوڑتا ہوا دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک آدمی کو دہانے کی طرف جاتے دیکھا تھا لیکن اس وقت اس کے ساتھیوں کی جو پوزیشن تھی اس نے تمام خیالات کو

لپنے ذہن سے جھٹک دیا تھا لیکن جیسے ہی وہ دہانے کے قریب پہنچا اچانک اچھل کر سائیڈ میں ہو گیا کیونکہ اسے دہانے کی طرف سے آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے اس نے ایک آدمی کا سر باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو اس نے بے اختیار جھک کر مٹی سے مٹھی بھری اور اس آدمی کی آنکھوں میں جھونک دی۔ وہ آدمی چیخ مار کر اٹھا اور دونوں ہاتھوں سے بے اختیار اپنی آنکھیں مسلنے لگا۔ عمران نے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مار دیا۔ پہلی ہی ضرب سے وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا تو عمران اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلوں کا ایک بڑا بیگ اٹھائے دوڑتا ہوا اس دہانے سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ آدمی ابھی تک دہانے میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے پاس سرگن بھی تھی لیکن عمران کو اس کا کوئی ہوش نہ تھا۔ کیپٹن شکیل نے اس دوران ان تینوں کو ایک جگہ اکٹھا کر لیا تھا اور پھر عمران نے کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر پہلے انہیں طاقت کے مخصوص انجکشن لگائے اور پھر اس کے آپریشن شروع کر دیئے۔ اس کے ہاتھ کسی ماہر سرجن کی طرح چل رہے تھے جبکہ کیپٹن شکیل ساتھ ساتھ اس کی مدد کر رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران نے ہاتھ روکے اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ان کی حالت گو وقتی طور پر سنبھل گئی ہے لیکن انہیں فوری



کسی ہسپتال تک پہنچانا ہے۔ تم ان کی بینڈیج کرو اور خیال رکھو۔ میں ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا وہ واپس دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں وہ اس آدمی کو بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ آیا تھا۔ وہ آدمی ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر اس نے سیکورٹی ونگ میں موجود ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر جیب میں رکھا اور تیزی سے واپس مڑا اور پھر دہانے میں موجود بے ہوش آدمی کو اس نے اٹھا کر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور اس کا بھرپور تھپڑ اس آدمی کے چہرے پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات حرکت میں آئی اور پسلیوں پر زوردار ضرب کھا کر وہ چیختا ہوا پہلو کے بل گرا ہی تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے گھما دیا تو اس آدمی کا پہلے سے بگڑا ہوا چہرہ یکلخت انتہائی مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کرنل سائمن"...... اس آدمی کے منہ سے ایسے فاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور عمران چونک پڑا۔ سے یہ خیال ہی نہ تھا کہ یہ خود کرنل سائمن ہو گا۔

"ہیلی کاپٹر کہاں سے منگوا سکتے ہو۔ بولو"....... عمران نے پیر کو موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کا جسم یکلخت پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا تو عمران نے تیزی سے پیر واپس موڑ لیا۔

"بولو۔ اگر تم ہیلی کاپٹر منگواؤ تو کہاں سے منگواؤ گے۔ بولو"....... عمران نے یکلخت پیر ہٹا کر اس کی پسلیوں پر پوری قوت سے زور دار ضرب لگاتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہ درندہ بنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سٹار پوائنٹ سے۔ سٹار پوائنٹ سے۔ وہ پوائنٹ وائٹ شیڈو کا ہے"....... کرنل سائمن نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت خاصی حد تک خراب نظر آ رہی تھی۔

"وہاں کا فون نمبر یا فریکونسی بتاؤ۔ جلدی"....... عمران نے ایک اور لات جماتے ہوئے کہا۔ وہ اسے کسی صورت ذہنی طور پر سوچنے کا موقع نہ دینا چاہتا تھا۔

"فف۔ فف۔ فون نمبر۔ فون نمبر"....... کرنل سائمن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اسی لہجے میں فون نمبر بتا دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی تو عمران نے جھک کر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں دوبارہ حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"فون نمبر بتاؤ سٹار پوائنٹ کا"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے



یں کہا تو کرنل سائمن نے لاشعوری طور پر وہی نمبر دوہرا دیا۔

"وہاں کیا کوڈ ہیں۔ جلدی بتاؤ ورنہ"....... عمران کا لہجہ بے حد رد تھا۔

"وائٹ شیڈو۔ وائٹ شیڈو"....... اس کے منہ سے ایک بار پھر ی طرح ڈوبتے ہوئے لہجے میں آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی ایک ار پھر اس کی گردن ڈھلک گئی تو عمران نے گردن پر پیر رکھ کر اسے ری قوت سے موڑ دیا تو کرنل سائمن کے جسم نے ایک زور دار ھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے پیر ہٹا جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران زی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اندر کی طرف اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ن موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر پریس کرنے شروع دیئے جو کرنل سائمن نے بتائے تھے۔

"سٹار پوائنٹ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ب مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل سائمن بول رہا ہوں۔ مجھے فوری طور پر پوائنٹ پر ہیلی ٹر چاہیئے۔ فوری طور پر۔ میرے ساتھی شدید زخمی ہیں۔ انہیں ہسپتال پہنچانا ہے۔ جلدی کرو"....... عمران نے کرنل سائمن کی آواز لہجے میں کہا۔

"کوڈ سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وائٹ شیڈو۔ جلدی کرو"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن ایک ہیلی کاپٹر تو آپ کے پاس موجود ہے جناب" دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نانسنس ۔ بحث مت کرو۔ وہ خراب ہو گیا ہے ورنہ میں تمہیں کال کیوں کرتا۔ فوراً ہیلی کاپٹر بھیجو ۔ جلدی "....... عمران نے چیخ ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں بھجوا رہا ہوں "....... دوسری طرف سے کہا گیا او اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر پٹ اور پھر دوڑتا ہوا دہانے سے گزر کر اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں کیپٹن شکیل اور اس کے زخمی ساتھی موجود تھے۔

" کیا حال ہے ان کا "....... عمران نے قریب جا کر تیز لہجے میں کہا۔

" فی الحال تو نارمل ہیں لیکن کسی بھی لمحے ان کی حالت بگڑ سکتی ہے۔ انہیں فوری ہسپتال پہنچانا ہو گا۔ آپ کیا کر آئے ہیں۔ اب انہیں یہاں سے اٹھا کر کیسے لے جائیں گے "....... کیپٹن شکیل نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" بے فکر رہو۔ ابھی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ جائے گا "....... عمران نے کہا۔

" ہیلی کاپٹر "....... کیپٹن شکیل نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ آپ نے واقعی کام دکھایا ہے عمران صاحب ورنہ میرا تو



ی سوچ سوچ کر آدھا خون خشک ہو گیا تھا کہ صفدر، تنویر اور جولیا ؛ یہاں سے کیسے لے جایا جائے گا اور ان کا کیا ہو گا "....... کیپٹن لیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا ہے۔ صرف اس کی مدد سے ہی راستے تے ہیں "....... عمران کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آرچر اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل سائمن کی طرف سے اسے کوئی رپورٹ نہ ملی تھی اور وہ اس کی طرف سے رپورٹ کے انتظار میں تھا لیکن کرنل سائمن کی طرف سے کافی وقت گزر جانے کے باوجود خاموشی تھی۔ کئی بار اس کا دل چاہا کہ وہ فون کر کے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح اس کی سیٹ کی بے عزتی ہوتی تھی۔ اس کی نظریں ایک فائل پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ آرچر بول رہا ہوں"...... آرچر نے کہا۔

"انچارج سٹار پوائنٹ جارجیا انتھونی بول رہا ہوں چیف"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو آرچر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... آرچر نے کہا۔



"کرنل سائمن کی کال آئی تھی جناب۔ انہوں نے ایک ہیلی کاپٹر ایکس لیبارٹری پر منگوایا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے ساتھی شدید زخمی ہیں اور وہاں موجود پہلا ہیلی کاپٹر خراب ہو گیا ہے۔ انہوں نے کوڈ بھی درست بتایا تھا اس لئے میں نے ہیلی کاپٹر بھجوا دیا ہے۔ میں نے اس لئے کال کی ہے تاکہ آپ کو رپورٹ دے دوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب۔ کب کی بات ہے"...... آرچر نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"تقریباً دو گھنٹے پہلے کی بات ہے جناب۔ میں ایک ضروری کام میں مصروف ہو گیا تھا اس لئے میں فوری کال نہ کر سکا"...... انتھونی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو گھنٹے پہلے۔ پھر تو ہیلی کاپٹر واپس آ جانا چاہئے تھا۔ کیا ہیلی کاپٹر واپس نہیں آیا"...... آرچر نے کہا۔

"نہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا فریکونسی ہے ہیلی کاپٹر ٹرانسمیٹر کی"...... آرچر نے پوچھا۔

"ایک منٹ سر۔ میں بتاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرچر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ کرنل سائمن کے ساتھی زخمی ہو گئے ہیں اور اس کے لئے اس نے ہیلی کاپٹر طلب کیا ہو تو پھر وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا جبکہ کرنل سائمن

کے خیال کے مطابق وہ ایکس لیبارٹری کے اندر موجود تھے۔

"سر۔ فریکونسی نوٹ کریں"....... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس ۔ بتاؤ"....... آرچر نے کہا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئی۔

"اوکے ۔ میں بات کرتا ہوں"....... آرچر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے قریب کیا اور پھر اس پر انتھونی کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ آرچر کالنگ چیف آف وائٹ شیڈو ۔ اوور" ۔ آرچر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ کرنل سائمن اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... چند لمحوں بعد کرنل سائمن کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت کرنل سائمن ۔ اوور"....... آرچر نے کہا۔

"سر۔ میں اپنے چار ساتھیوں سمیت اس وقت ہیلی کاپٹر میں ہوں اور ہم بونس ایرز جا رہے ہیں کیونکہ میرے ساتھی شدید زخمی ہو گئے ہیں اور ان کا علاج جارجیا میں نہیں ہو سکتا۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا اور تمہارے ساتھی کیسے زخمی ہو گئے ۔ تم نے کوئی رپورٹ بھی نہیں دی ۔ اوور"....... آرچر نے تیز لہجے میں کہا۔



"سر۔ میں اپنے ساتھیوں کے شدید زخمی ہونے کی وجہ سے رپورٹ نہ دے سکا۔ ہم نے سیکورٹی ونگ میں پکٹنگ کی ہوئی تھی اور باہر بھی۔ پھر اچانک پاکیشیائی ایجنٹ سیکورٹی ونگ کے راستے سے واپس آئے اور ہم نے ان پر فائر کھول دیا۔ وہ پانچ افراد تھے۔ پانچوں ہلاک تو ہو گئے لیکن ہمارے بھی چار ساتھی ہلاک ہو گئے جبکہ چار شدید زخمی ہوئے ۔ مجھے بھی زخم آئے ہیں ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرچر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا واقعی ۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو ۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں"....... آرچر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ان کی لاشیں وہیں سیکورٹی ونگ میں پڑی ہوئی ہیں ۔ آپ بے شک کسی آدمی کو بھیج کر چیک کرا سکتے ہیں۔ میرا نائب کیپٹن مرفی بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ میں باہر تھا جبکہ وہ اندر تھے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ تم بونس ایرز پہنچ کر دوبارہ کال کرنا۔ میں اس دوران چیکنگ کراتا ہوں کیونکہ اگر وہ ایکس لیبارٹری کے اندر رہے ہیں تو پھر لازماً انہوں نے اسے تباہ کر دیا ہو گا۔ اوور اینڈ آل"....... آرچر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل سان بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آرچر بول رہا ہوں"...... آرچر نے کہا۔

"اوہ ۔یس باس۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم جارحیا میں موجود ہو۔ فوراً سٹار پوائنٹ پر پہنچو۔ وہاں انچارج انتھونی موجود ہے۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں ہیلی کاپٹر دے گا اور ساتھ ہی اس پوائنٹ کے بارے میں تفصیل بھی بتا دے گا جہاں تم نے پہنچنا ہے۔ وہاں ایک لیبارٹری ہے اور اس کے ساتھ سیکورٹی ونگ ہے۔ وہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں تم نے چیک کرنی ہیں اور لازماً وہ میک اپ میں ہوں گے اس لئے سپیشل میک اپ واشر ساتھ لے جانا۔ ایک اور ساتھی بھی ساتھ لے جانا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ تم نے وہاں لیبارٹری کو بھی چیک کرنا ہے۔ لیبارٹری کا راستہ سیکورٹی ونگ کے نیچے تہہ خانے سے جاتا ہے وہ کھلا ہوا ہو گا۔ تم نے مجھے ٹرانسمیٹر پر فوراً اور تفصیلی رپورٹ دینی ہے"...... آرچر نے کہا۔

"یس باس۔ ویسے میں نے ایکس لیبارٹری دیکھی ہوئی ہے۔ وہاں میں چھ ماہ تک اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر کی ڈیوٹی کرتا رہا ہوں"...... کرنل سان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی پہنچو اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... آرچر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔



عمران بونس ایرز کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ کیپٹن شکیل بھی تھا جبکہ باقی ساتھیوں کو انہوں نے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرا دیا تھا اور جب ان کی حالت تسلی بخش قرار دے دی گئی تو عمران اور کیپٹن شکیل یہاں آ گئے تھے۔ بونس ایرز میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن گروپ موجود تھا جس نے یہ سب انتظامات کئے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کرنل سائمن بن کر آرچر کی کال اس وقت اٹنڈ کی تھی جب ہم بونس ایرز پہنچنے ہی والے تھے اور اب تو کافی وقت گزر چکا ہے۔ اب تک وہ وہاں چیکنگ کرا چکا ہو گا اور اسے اصل صورت حال کا علم ہو چکا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے اپنی عادت کے مطابق اسے دوبارہ فون نہیں کیا۔

اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے ۔ وہ تو میں جولیا اور تنویر کو خوش کرنے کے لئے ایسا کرتا ہوں ورنہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ ہیلی کاپٹر سمندر میں غرق ہو چکا ہے۔ اب کرتا پھرے تلاش ہمیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے اپنا فارمولا واپس حاصل کر لیا ہے اور وہ پاکیشیا بھی پہنچ چکا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں ۔ جب اس نے لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ سنی ہو گی تو اسے خود ہی معلوم ہو گیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے لیبارٹری کی مشینری صرف تباہ کی ہے اور مشینری تو وہ دوبارہ بھی نصب کر سکتے ہیں۔ اصل بات تو فارمولے کی ہے اور یقیناً وہ ایک بار پھر فارمولے کے لئے پاکیشیا کا رخ کریں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ۔ تمہارا مطلب ہے کہ انہیں یہ بتا دیا جائے کہ فارمولا نہیں مل سکا تاکہ وہ دوبارہ فارمولا حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ ورنہ وہ یہی سمجھتے رہیں گے کہ ہم فارمولا لے گئے ہیں اور اگر کرانس نے خود ہمت نہ کی تو وہ اس بارے میں سپر پاورز کو بھی رپورٹ دے سکتے ہیں اور یہ فارمولا ایسا ہے کہ اس کے پیچھے یقیناً سپر پاورز پاگلوں کی طرح دوڑ پڑیں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ یس ۔ تمہاری بات واقعی درست ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو کیپٹن شکیل نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن خود پریس کر دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس ۔ آرچر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آرچر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں چیف آف وائٹ شیڈو صاحب۔ تمہیں اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ کرنل سائمن اپنے ساتھیوں سمیت اور تمہاری ایکس لیبارٹری جسے ریڈ بلاکس سے بند کر کے تم نے اسے ناقابل تسخیر سمجھ لیا تھا سب کچھ ختم ہو چکا ہے"...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"مجھے رپورٹ مل چکی ہے اور چونکہ کرنل سائمن کی لاش وہاں موجود تھی اس لئے مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے کرنل سائمن بن کر مجھ سے بات کی تھی اور یقیناً تمہارے ساتھی زخمی ہوئے تھے اور میرے احکامات پر میرے آدمی تمہیں بونس ایرز میں تلاش کر رہے ہیں اور یہ سن لو کہ تم زندہ واپس پاکیشیا نہ پہنچ سکو گے"...... آرچر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں تو بونس ایرز سے کرانس پہنچنے کی سوچ رہا ہوں تاکہ تم سے براہ راست دو دو ہاتھ کر کے تمہارے ذریعے وہ فارمولا حاصل کر سکوں۔ مجھے تمہاری لیبارٹری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ تو میں نے اپنے ساتھیوں کے زخمی ہونے پر انتقاماً تباہ کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایسی دس لیبارٹریاں تم دوبارہ بنا سکتے ہو لیکن فارمولا وہاں موجود نہیں تھا اور ڈاکٹر جوزف پر تشدد کر کے میں نے اصل صورت حال معلوم کر لی ہے۔ اس کے مطابق فارمولا اس تک پہنچا ہی نہیں اس لئے لازماً وہ فارمولا تمہارے پاس ہو گا یا تمہاری وزارت سائنس کے پاس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا فارمولا تمہارے ہاتھ نہیں لگا"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" وہاں ہوتا تو ہاتھ لگتا اور میں نے ہر صورت میں وہ فارمولا حاصل کرنا ہے چاہے اس کے لئے مجھے پورے کرانس کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ بجانی پڑے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ نہیں عمران ۔ تم یقین کرو کہ فارمولا وہیں لیبارٹری میں ہی تھا اور ڈاکٹر جوزف کی تحویل میں تھا"...... اس بار آرچر نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ ہم نے ہر طرح چیکنگ کر لی ہے۔ فارمولا لیبارٹری میں واقعی نہیں تھا اور نہ ہی اس بارے میں ڈاکٹر جوزف کو علم تھا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دینی ہے اور وہ ایسے معاملات میں بے حد سخت واقع ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں عمران ۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ فارمولا وہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا بھی لیبارٹری کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ میں درست کہہ رہا ہوں ۔ میری بات پر یقین کرو"...... آرچر نے کہا۔ شاید وہ عمران کی اس دھمکی سے کہ وہ کرانس کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا، گھبرا گیا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن اگر مجھے کسی بھی وقت اطلاع ملی کہ تم لوگوں نے اس فارمولے پر کام شروع کر دیا ہے تو پھر وہ کچھ ہو جائے گا جس کا شاید تمہارے ذہن میں تصور بھی نہ ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ جب فارمولا ہی نہیں ہے تو اس پر کام کیسے ہو گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ اگر ایسا ہے تو ٹھیک ہے ۔ پھر میں اپنے چیف کو حتمی رپورٹ دے دوں گا لیکن یہ سن لو کہ اگر تمہارے آدمیوں نے یہاں ہمارے خلاف کوئی کارروائی کی تو میں سمجھ لوں گا کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

" میں اپنے آدمیوں کو روک دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ چیکنگ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو بالکل ہی بھیڑ بن گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھیڑ اس لئے بن گیا ہے کہ اس کے لئے اتنی بات کافی تھی کہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ نہیں لگ سکا اور یہ بات اس کے نزدیک ہماری شکست ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

## ختم شد


عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ہنگامہ

مکمل ناول

# ایس تھری

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ایس تھری پاکیشیائی ایٹمی آبدوز کا ایک ایسا آلہ جس کا توڑ کافرستان کے پاس نہ تھا۔ اس لئے اسے چرا لیا گیا۔ کیسے ——؟

ایس تھری جسے کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے ایک گروپ نے ایسے فنکارانہ انداز میں چوری کرلیا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوسکی۔ پھر ——؟

ایس تھری جس کی برآمدگی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ناممکن بنا دی گئی بلکہ الٹا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یقینی موت کے جال میں پھنس کر رہ گئی۔ پھر؟

شاگل کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقینی موت کے جال میں پھنسا دیکھ کر ان کی مدد کے لئے آگے بڑھا۔ کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کی۔ لیکن کیوں ——؟

شاگل جس کا کافرستان کے صدر نے غداری کے جرم میں فوری کورٹ مارشل کا حکم دے دیا۔ کیا شاگل کو موت کی سزا دے دی گئی۔ یا ——؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایس تھری واپس لے آئے اور اپنی جانیں بچانے میں کامیاب بھی ہوسکے۔ یا ——؟

انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور ایکشن سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ہنگامہ خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی تحیر خیز' انوکھا اور یادگار ناول

# خاموش چیخیں

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- ◎ خاموش چیخیں جنہوں نے ایک لمحے میں پاکیشیا کے دو ہزار انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔
- ◎ خاموش چیخوں کا آئندہ ٹارگٹ دو لاکھ افراد تھے۔ خاموش چیخیں درحقیقت کیا تھیں؟
- ◎ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک جنون کے عالم میں خاموش چیخوں کا پیچھا کرتی ہے۔ پھر قدم قدم پر موت کا پھندا۔ ہر لمحہ عذاب کا لمحہ
- ◎ دو لاکھ افراد کی زندگیوں کے خاتمے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لمحے شکار کھیلنے میں مصروف تھی۔
- ◎ دو لاکھ افراد کے سروں پر موت کی تلوار لٹک رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی عقابوں کو کبوتروں کے پیچھے چھوڑ کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔
- ◎ کیا خاموش چیخوں نے دو لاکھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ یا خود وہ خاموش ہو کر رہ گئیں ——؟

غیر ملک میں عمران اور اس کی ٹیم کا حیرت انگیز ایڈونچر
شائع ہو گیا ہے •••.....

**یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان**

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

# بلیک ہاک

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم
ایم اے

**لارڈ برینین** اسرائیل کی تنظیم جیوش چینل کا سربراہ جس نے ایرومیزائل لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ داری بلیک ہاک کے سپرد کر دی۔

**بلیک ہاک** یورپ کا انتہائی معروف ایجنٹ کرنل کارٹر۔ جس کا دعویٰ تھا کہ اس کے مقابلے پر کوئی ایجنٹ ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکتا۔

**بلیک ہاک** جس سے مقابلے پر آکر عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی بے بسی کا شدت سے احساس ہونا شروع ہو گیا۔ کیسے اور کیوں؟

**بلیک ہاک** جس نے انتہائی مہارت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف گرفتار کر لیا بلکہ انہیں اس انداز میں بے بس کر دیا کہ شاید وہ اس سے پہلے کبھی اس طرح بے بس نہ ہوئے تھے۔

**گرام پہاڑی** جس کے نیچے ایرومیزائل لیبارٹری تھی جسے تباہ کرنے کا ٹارگٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لے کر اسرائیل گئی تھی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس بار اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

بلیک ہاک اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک اور جان لیوا جدوجہد کا انجام کیا ہوا۔ انتہائی حیرت انگیز انجام؟

بے پناہ اور تیز رفتار ایکشن۔ خوفناک اور اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

**یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان**

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ، یادگار اور تحیر خیز ناول

# شیڈاگ ہیڈکوارٹر

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

**شیڈاگ ہیڈکوارٹر** — جسے تلاش کرنا ہی ناممکن تھا لیکن عمران نے ہر قیمت پر اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ پھر ——؟

**شیڈاگ ہیڈکوارٹر** — جس تک طویل جدوجہد کے بعد پہنچنے کے باوجود عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس میں داخل ہونے سے قاصر رہے۔ کیوں ——؟

**شیڈاگ ہیڈکوارٹر** — جسے تباہ کرنے کے مشن پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا واسطہ لاتعداد خونخوار شارک مچھلیوں سے پڑگیا اور عمران اور اس کے ساتھی ان خونخوار شارک مچھلیوں کے مقابل بے بس ہوکر رہ گئے۔

**جم اسکاٹ** — شیڈاگ کا چیف۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے انتہائی جدید ترین اور انتہائی مہلک اسلحے کا بے دریغ استعمال شروع کردیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

**وہ لمحہ جب** — عمران کے ساتھی جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں عمران اور دوسرے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے مشین گن کے برسٹ کا شکار ہوگئے حقیقی شکار۔ پھر ——؟

**وہ لمحہ جب** — عمران نے شیڈاگ ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کا ارادہ ترک کردیا۔ کیوں ——؟

**وہ لمحہ جب** — عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیڈاگ ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کی بجائے مشن چھوڑ کر واپس لوٹ گیا۔ کیوں ——؟

کیا شیڈاگ ہیڈکوارٹر واقعی ناقابل تسخیر ثابت ہوا۔ یا؟

انتہائی تیزرفتار ایکشن

بے پناہ سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہونے والے واقعات

انتہائی حیرت انگیز سچویشنز

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

## یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان